

روزنامہ "زینتدار" لاہور - مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۵۲ء

۱۸ جولائی کو ملک کے ملول و غمزدہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کے سلسلے میں
 "ہوم مینسٹری" * منایا جائے - تحفظ ختم نبوت کیلئے مسلمان بڑی سے بڑی قربانی
 دینے سے دریغ نہ کریں گے - مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو انتباہ -
 سر ظفر اللہ کو وزارت خارجہ کی گڈی سے الگ کر دیا جائے - وہ پاکستان کی
 بجائے مرزا محمود کے وفادار ہیں !

رو کی زمین مرزائیوں سے واپس لے لی جائے اور وہاں مسلمانوں کو
 آباد کیا جائے -

تحریک تحفظ ختم نبوت کو چلانے کیلئے آل مسلم کنونشن نے کونسل آف
 ایکشن غور کر دی - !

————— شاف رورٹر —————

لاہور :- ۱۳ جولائی - آج صبح ۴ بجے برکت ملی مسجد میں ہال

میں آل مسلم پارٹیز کنونشن کا اجلاس اللہ اکبر - ختم نبوت زندہ باد -

پاکستان زندہ باد - ظفر اللہ خان کو طعنے کودے - اور مرزائیوں کو

قرار دے کے ملک ہوسنوں کے دریاں شروع ہوا - پنجاب کے سوا

سے ہر فرقہ اور ہر جماعت کے رہنما اور علمائے کرام اجلاس میں شامل ہوئے -

پنجاب کے علاوہ سرحد کے علمائے بھی اس کنونشن میں شرکت کی - مندوبین

کی تعداد ۲۰۰ کے لگ بھگ تھی - اجلاس کی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں

سجادہ نشین سیال شریف - مولانا حافظ سید شیخ الاسلام - سید قمر الدین -

حضرت پیر صاحب گولڑہ شریف - مولانا سید آل رسول دیوان اجیر شریف اور

دوسرے مشائخ عظام نے بھی شرکت کی -

وہ نظارہ خاص طور پر کیفیت انگیز تھا - جب امیر شریعت حضرت

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے جھک کر حضرت پیر صاحب گولڑہ شریف کے

زائون کو چموا - اور آپ کے ہاتھوں کو ہوسہ دیا - پوری فضا اللہ اکبر -
امیر شریعت اور پھر صاحب گولڑہ شریف زندہ باد کے نعروں سے کوچ الہی -
جلوس کی صدارت کے لئے مولانا مفتی محمد حسن صاحب کا نام نامی اسم کراہی
پیش کیا گیا - اور آپ کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہوئے -

مولانا دائرہ غزنوی نے شیخ سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے -
تلاوت قرآن مجید اور کابریڈ جناباز کی تمام کے بعد مولانا غلام محمد ترمذ
صدر جمعیت العلماء پاکستان نے مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کے متعلق پہلی
قرارداد پیش کی - قرارداد کا متن حسب ذیل ہے -

۱ - مرزا غلام احمد قادیانی نے چونکہ اسلام کے بنیادی اور اجتماعی
عقیدہ ختم نبوت کا انکار کر کے دعویٰ نبوت کیا اور اپنے نہ ماننے والوں کو اس طرح
کافر قرار دیا - جس سے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت گئے
منکر کافر ہیں -

۲ - غلام احمد قادیانی نے اپنی امت کو مسلمانوں سے علیحدہ اقلیت
تصور کیا ہے - اور جس طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
نبی نہ ماننے کی وجہ سے عیسائی کافر ہیں - اسی طرح غلام احمد کے نبی نہ
ماننے کی وجہ سے تمام اہل اسلام کو کافر قرار دیا ہے - گویا جس طرح عیسائی
اور مسلمان ایک قوم نہیں - اسی طرح مسلمان اور مرزائی بھی ایک قوم نہیں -
اسی لئے کوئی مرزائی بڑے سے بڑے مسلمان کا بھی جنازہ نہیں پڑھتے -
چنانچہ چودھری ظفر اللہ نے قائد اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا - اور مسلمانوں کے
کسی معصوم بچے تک کا بھی جنازہ نہیں پڑھتے -

۳ - جس طرح کسی مسلمان کے ہندو مکہ یا عیسائی ہو جائے کو مسلمان
مرتد تصور کرتے ہیں - اسی طرح مرزائی اس شخص کو مرزائیت سے تائب ہو کر
مسلمان ہو جائے مرتد قرار دے دیتے ہیں -

۴ - مسلمانوں کے تمام فرقے اس بات پر متفق ہیں کہ مرزا غلام احمد

قادیانی اور اسکے ماننے والے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

۵ - اسلام کا مدار عقیدہ توحید اور ختم نبوت پر ہے۔ اگر کوئی فرقہ

توحید و رسالت کا اقرار کرے رسول کریم صلعم کی ذات گرامی پر نبوت کا اہتمام کرے

تسلیم نہ کرے۔ بلکہ تسلسل نبوت کا قائل ہوئے اسلام سے خارج تصور ہوتا ہے۔

برہموسماج حضور نبی کریم صلعم کو نبی تو مانتے ہیں لیکن آپ کے بعد تسلسل نبوت

کے قائل ہونے کی وجہ سے خارج از اسلام سمجھے جاتے ہیں۔ ایسے ہی غلام احمد

اور اسکی امت برہموسماج وغیرہ کی طرح تسلسل نبوت کے قائل ہونے کی وجہ سے

دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

۶ - پاکستان کی بنیاد دو تہوں کے دائرہ پر رکھی گئی ہے اللہ تعالیٰ

کی ذات کو دنیا کے سب اہل مذاہب مانتے ہیں۔ لیکن انبیاء کی نسبت اختلاف

پایا جاتا ہے۔ اور نبوت کی تنسیم سے قوم جدا ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ یہود

میں سے کسی نے عیسیٰ علیہ السلام کو نبی تسلیم کر لیا تو وہ یہودی نہ رہا۔ حالانکہ

اسی نے موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار نہیں کیا۔ کسی عیسائی نے حضرت

محمد رسول اللہ صلعم کو نبی مان لیا۔ تو عیسائیت سے ہٹ کر گیا۔ اگرچہ

عیسیٰ علیہ السلام کا اس نے انکار نہیں کیا۔ اسی طرح جب کسی سلطان نے

مرزا غلام احمد کی نبوت کو قبول کر لیا۔ تو وہ سلطان نہ رہا۔ اگرچہ حضرت

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مانتا ہی ہو اسی لئے نقاش پاکستان علامہ اقبال

مرحوم نے انگریزی دور اقتدار میں مطالبہ کیا تھا کہ مرزائیوں کو اہل اسلام سے جدا

غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے جس طرح ہندو سے سکھ جدا کر دیئے گئے ہیں۔

تفصیل حرف اقبال میں موجود ہے۔ چنانچہ حضرت علامہ اقبال نے انجمن حمایت

اسلام کی رکنیت اور دیگر ذمہ داریوں سے مرزائیوں کو غیر مسلم ہونے کی وجہ سے خارج

کر دیا گیا۔

2 - مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیانی نے وزاری مشن کی آمد کے زمانہ میں اپنی جماعت کو علیحدہ تسلیم کرانے کا مطالبہ کیا تھا - جس کا اس نے خواہ ذکر کیا - میں نے اپنے ایک نمائندہ کی معرفت ایک بڑے ذمہ دار انگریز افسر کو کہلوا بھیجا کہ پارسیوں اور عیسائیوں کی طرح ہمارے حقوق بھی تسلیم کئے جائیں - جس پر اس افسر نے کہا کہ وہ تو اقلیت ہیں - اور تم ایک مذہب فرقہ ہو - اس پر میں نے کہا کہ پارسی اور عیسائی بھی تو مذہب فرقہ ہیں - جس طرح انکے حقوق علیحدہ تسلیم کئے ہیں - اسی طرح ہمارے بھی کئے جائیں - ہم ایک پارسی پیش کردہ اس کے مقابلہ میں دود واحدی پیش کرتا جانتا - بنا بریں یہ کنونشن مرزا غلام علی خاں قادیانی اور اسکے ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ انکو مسلمانوں سے علیحدہ غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے انکے حقوق مسلمانوں سے جدا کر کے مسلمانوں کے حقوق دستبرد سے ملحوظ کرے -

مولانا غلام محمد ترم نے قرارداد پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ مرزائیوں کی مباشرت - ان کی تہذیب - انکا تمدن اور انکے رہنے سہنے کا طریقہ ہم سے مختلف ہے - وہ ہم سے الگ ہیں - ہم ان سے الگ ہیں - وہ ہماری تقریبات میں شامل نہیں ہوتے - وہ رشتے نااطے کرنا ہم سے گناہ سمجھتے ہیں - انکے نزدیک ہمارا جنازہ پڑھنا گناہ عظیم ہے - اور سب سے بڑی بات یہ کہ وہ حضور نبی کو صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلین کے منکر اور قرآن کے اس قدسی فیصلہ اور اعلان کے باغی - کہ میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا - اور اب اسکے بعد اور کوئی شریعت اور نہیں نہیں آئیگا - میں قرآن کے باغیوں اور رسالت کے باغیوں کے ساتھ مسلمانوں کا کوئی تعلق نہیں وہ ایک اقلیت ہیں - جنہیں اقلیت قرار دینا ہوگا - کیونکہ وہ مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں - اور ہم انہیں کافر سمجھتے ہیں - اعلیٰ انہیں یہ حق

نہیں پہنچتا کہ وہ مسلمانوں کے حقوق پر داکہ ڈالیں - بشرے بزرے عہدوں پر قابض ہو کر سرکاری دفاتر کو اور ممالک غیر میں پاکستانی سفارت خانوں کو مرزائیت کی تبلیغ کا اڈہ بنائیں - آپ نے فرمایا کہ مرزائیوں نے اپنی الگ عدالتیں بنا رکھی ہیں ان کا اپنا آئین ہے - اسی آئین کے ماتحت ان عدالتوں میں باقاعدہ سزائیں دی جاتی ہیں - جرمانے کئے جاتے ہیں - مخالفوں کا سوشل بائیکاٹ کیا جاتا ہے - اور پھر ان سزائوں کے خلاف اپیل کرنے کیلئے بھی عدالتیں موجود ہیں - گویا کہ انہوں نے شوازی حکومت قائم کر رکھی ہے جس طرح ایک بیان میں دو تلواروں سے نہیں سکتیں - اسی طرح ایک ملک میں دو حکومتیں قائم نہیں ہو سکتیں - ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس خدشے کو جو عظیم فتنہ بننے والا ہے ابھی دبا دے - اور مرزائیوں کو اقلیت قرار دیکر انکے حقوق کا دوسری اقلیتوں کی طرح تعین کر دینا چاہئے -

اس قرارداد کی تائید مولانا محمد اسماعیل میکروری انجمن اہل حدیث

منہیں پاکستان اور حضرت پرمصاحب سیال شریف نے تقویٰ میں کیں -

شیخ السلام حضرت پرمصاحب سیال شریف نے فرمایا کہ مرزائی کافر نہیں

بلکہ مرتد ہیں - کافر کو معاف کیا جا سکتا ہے - لیکن مرتد کے لئے اسلام میں

کوئی معافی نہیں ہے - آپ نے کہا - کہ اگر حکومت اس فتنے سے ملک کا امن

بچانے میں کمزور ہے - تو وہ مجھے ایک مہینہ کی مہلت دے دے - میں ملک میں

کھل امن وامان قائم کر دوں گا - آپ نے کہا کہ مسلمان ہر چیز کو برداشت کر سکتا

ہے لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کو برداشت نہیں کر سکتا -

انکی شان میں گستاخی کو سن نہیں سکتا - حکومت کو وقت کی نزاکت حالات کی

رفتار اور آنے والے خطرات کے امکان کے پیش نظر اس فتنے کے سدباب کے لئے فوراً

قدم اٹھانا چاہئے - اگر اس ملک کے مسلمان نہ رہے تو آپکی گدیاں بھی نہیں ہوں

آپکی گدیاں ہم سے وابستہ ہیں آپکی وزارتوں کے ہم محافظ ہیں - مرزائی نہیں

جو اس ملک میں مرزائی حکومت قائم کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں -

حضرت علامہ حافظ کفایت حسین نے قرارداد کی تائید مزید کرتے ہوئے

فرمایا کہ ہم میں سے کوئی شیعہ ہو یا سنی - وہابی ہو یا اہل حدیث - احرار

ہو یا مسلم لیگ - کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو - وہ ختم المرسلین کے

مسئلے پر حقیق و متحد ہیں - جب اس فرقہ فساد نے جنم لیا اور مرزا غلام احمد قادیانی

نے انگریز کی سیاسی مصلحتوں کے پیش نظر ہونے کا دعویٰ کیا تو ہندوستان کے

تمام علماء نے خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے اسے کفر قرار دیکر مرزائیوں کو

خارج از اسلام قرار دیا تھا - جو شخص حضور نبی کوہم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب

کرتا ہے اور انکا مفہوم اور مطلب ذاتی اغراض کے ماتحت بدل دیتا ہے - وہ شخص

کاذب ہے - اسلام کی تکذیب کرنے والا ہے اور جو شخص اسلام کی تکذیب کرتا

ہے - قرآن کی آیات قطعی سے انکار کرتا ہے - احادیث سے بناوٹ کا مرتکب

ہوتا ہے - وہ کافر ہے اور کافر مسلمان نہیں ہو سکتا - لہذا اسے مسلمان کے

حقوق میں سے حصہ دینا نا انصافی ہے اور مسلمانوں کے حقوق پر چھایا ہے -

مسلمان یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس فرقے کو جو مسلمانوں میں سے نہیں ہے بلکہ

ایک الگ اقلیت ہے حکومت آئین میں اسے اقلیت قرار دیکر مسلمانوں کے جائز مطالبے

کو تسلیم کرے - یہ مسلمانوں کے سوار اعظم کا مطالبہ ہے - یہ کالی کالی والے آقا

کے غلاموں کا مطالبہ ہے - اور اس مطالبے سے روگردانی کرنے والے مسلمانوں کے

نمائندے نہیں ہو سکتے - لہذا میں اپنی حکومت کے وزراء سے استدعا کروں گا کہ

رائے عامہ سے ٹکرا کر دنیا کی کوئی حکومت قائم نہیں رہ سکتی - رائے عامہ کا نام

حکومت ہے - اور رائے عامہ حکومت بناتی ہے - اور رائے عامہ آج یہ مطالبہ کر رہی

ہے کہ آپ مرزائی کو اقلیت قرار دیں - اسکے بعد قرارداد متفقہ طور پر اللہ اکبر

کے نعروں کے درجیان منظور ہوئی -

اس کے بعد دوسری قرارداد مولانا محمد بخش مسلم نے ایک
بصیرت افروز اور ہرجوش تقریر کے ساتھ پیش کی - اور مولانا محمد داؤد غزنوی
نے اس کی تائید فرمائی -

قرارداد کا متن حسب ذیل ہے -

"آل مسلم پارٹیز کنونشن پنجاب (معتقدہ لاہور)

کا یہ اجلاس اس حقیقت کو پورے زور سے واضح کر دینا اپنا
ایمانی - قری - ملی اور ملکی فرض تصور کرتا ہے - کہ ختم نبوت
یا روزمرائیت کے ضمن پر کسی فرد یا جماعت کا اظہار کرنا خواہ
وہ مسجد میں ہو یا کسی جلعہ میں نہ صرف جائز ہے بلکہ اسلام
کا اہم ترین فرض ہے کسی مسلمان جماعت خواہ وہ احرار میں
یا غیر احرار اس حق سے محروم کرنا صریحا "مداخلت فی الدین
تصور کرتا ہے اور ہم اسے کسی صورت میں برداشت کرنے کو تیار
نہیں - نیز ہم اس امر کو مزوم سمجھتے ہیں - کہ حکومت نے
مرزائیت اور احرار کو یکساں قرار دیا ہے -

امن عام کے پیش نظر حکومت کا یہ فرض ہے کہ
دفعہ ۱۲۲ آئینہ کر گرفتار شدگان کو رہا کر کے نفا کو تکرار کو دور
کرے - ورنہ کسی جماعت یا فرد پر پابندی جلعہ اہل اسلام پر
پابندی سمجھی جائیگی -"

محراک - محمد بخش مسلم

مؤید - مولانا داؤد غزنوی

قرارداد معتقدہ طور پر منظور ہوئی -

اس کے بعد تیسری قرارداد جو چودھری ظفر اللہ کی علیحدگی

کے مطالبے پر مشتمل تھی - مولانا بہار الحق قاسمی نے پیش کی - آپ نے

قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا کہ چودھری ظفر اللہ نے آجکے پاکستان کی کوئی

خدمت سرانجام نہیں دی آجکے سیرد پاکستان کا جو کس بھی ہوا -

وہ طے ہوئی بجائے الجھتا ہی چلا گیا - ریڈ کلف ایوارڈ سے لیکر مسئلہ کشمیر تک

ایک بھی تو ایسی چیز نہیں جو ظفر اللہ خان کی ہر وقت پاکستان کے حق میں

ہوئی ہو - آپ نے کہا کہ ظفر اللہ خان منخواہ پاکستان کے خزانہ سے لینا

ہے اور احکام مرزا بشیر الدین سے حاصل کرتا ہے - اس بشیر الدین محمود سے

جس کا عقیدہ یہ ہے کہ :-

* "اول تو پاکستان بن ہی نہیں سکا -

✓ اگر بن گیا - تو چند دنوں میں ختم ہو جائیگا

اور پھر اکھنڈ ہندوستان بن کر رہے گا -"

ایسا شخص جس کی پاکستان سے وفاداری مشکوک ہو - اس کو وزارت خارجہ

جیسے اہم قلمدان وزارت کام سپرد کرنا ملک کی سالمیت کو ہلاکت میں ڈالنے کے

شراف ہے - اس لئے ہم مسلمان جنہوں نے پاکستان کے قیام کے لئے اپنے

بچوں - بھائیوں بہنوں - عزیزوں کی قربانی دی ہے - اور پاکستان حاصل

کیا ہے - یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ

..... کس ایسے شخص کی بدولت جس کی پاکستان سے وفاداری

مشکوک ہے جو پاکستان کے بانی قائد اعظم محمد علی جناح کی نماز جنازہ تک

نہیں پڑھتا - اسے وزارت خارجہ کی گدی پر بٹھا کر پاکستان کی آزادی کیلئے

شاید خطرہ پیدا کر دیا جائے - پاکستان جسے ہم نے ایک مسلمانوں کی

قربانی دیکر حاصل کیا ہے - دنیا کی ہر چیز سے پرہیز ہے - اور اس کی

آزادی دنیا نے اسلام کی آزادی ہے - اس لئے مسلمان مطالبہ کرتے ہیں کہ

سر ظفر اللہ خان کو وزارت خارجہ کی گدی سے فوراً الگ کر دیا جائے۔

علامہ عبداللہ صدیقی کی تقریر۔

آپ نے بن گمشدہ تاج ایک پرجوش تقریر کر کے ہوئے فرمایا۔ کہ

مرزائیت کے پیروں کو علماء کرام نے پارہ پارہ کر دیا۔ اور اب ضرورت ہے کہ اس

دندے کو بھی اکھاڑ پھینکا جائے۔ جس پر کفر و ضلالت کا پتھر لہرا رہا ہے

تاکہ نہ ہو بانس نہ بجے بانسری۔ آپ نے فرمایا۔ کہ سر ظفر اللہ خان نے

وزارت خارجہ کے منصب سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے غیر مالک کے پاکستانی

سفارت خانوں کو مرزائیت کی تبلیغ کا آلہ بنا لیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس

بیسویں ثبوت موجود ہیں کہ ان سفارت خانوں کے بعض افسروں نے کلمہ کھلا مالک غیر

میں مرزائیت کی تبلیغ کی۔ چنانچہ کیا میں ایسا نوجوان نے پاکستانی سفارتی

نمائندے سے کہا کہ میں مسلمان ہوتا چاہتا ہوں اور اسلامی تعلیمات حاصل

کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے پاکستان کی کون سی دینی درسگاہ میں جانا چاہئے۔

تو اس نوجوان سے یہ کہا گیا کہ "وہ" چلا جائے۔ اسی طرح ایسا اور

ملک میں ایک انگریز نے اسلامی تعلیمات کے حصول کے شوق

کا اظہار کیا تو اسے بھی پاکستانی سفارت خانے کے غلطی کے بعض مرزائی ملازمین

نے اسے بھی "وہ" کا راستہ دکھایا۔ یہ تو ایسا درخالبین ہیں۔ میرے پاس

بیسویں دستاویزی ثبوت موجود ہیں۔ کہ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پاکستانی

سفارت خانوں کو مرزائیت کے آلے کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے اور کیا جا

رہا ہے۔ آج یہ کہا کہ کشمیر کا مسئلہ تھا۔ اسلئے مل نہیں ہو رہا۔ کہ

ظفر اللہ خان نے اسکو برطانوی سامراجی مفادات کے پیش نظر اس قدر الجھا دیا ہے

کہ اس کے سلجھنے کے راستے میں کوہنوں رکاریں ہیں۔ یہ تو آپ جانتے محکمین

کہ مسیح موعود کے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے مظہر خان یار میں عیسیٰ کے مزار کو

اپنی مسیح موعودیت کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج بعض خاص مصلحتوں کی بنا پر کشمیر سے یہ آواز اٹھ رہی ہے کہ کشمیر میں بھارتی حکومت کوئی جائزہ نہ لے سکتا ہے۔ بلکہ ایسے ایسے آزاد ریاست بنا دیا جائے آپ جانتے ہیں؟ کہ یہ تارکھان سے حل رہی ہے۔ اسے ملائے والا کون ہے؟۔ وہی سامراجی انکیز جسکے سینے پر پاکستان اور ہندوستان کی آزادی کا بھنگ ہر وقت لٹتی رہتی ہے۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے اسی طرح کورداسپور کے پاکستان سے اللہ ہونے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کورداسپور کبھی پاکستان سے چھینا نہ جاتا۔ اگر مرزاؤں اپنے کيس کو مسلمانوں سے الگ و بگلف مشن کے سامنے پیش نہ کرتے۔ آپ نے تقریر ختم کرتے ہوئے دوبارہ یہ مطالبہ کیا کہ ظفر اللہ خان مسلمانوں کے نمائندے نہیں۔ نہ وہ مسلم لیگ کے نمائندے ہیں اور نہ وہ کبھی مسلم لیگ کے درآئے کے میراث اور نہ آج ہیں۔ لہذا وہ کسی کے بھی نمائندے نہیں۔ جب وہ کسی کے نمائندے نہیں تو انہیں وزارت میں کسنا ہر رکھا گیا ہے۔ حکومت مسجد لے کہ اس نے ظفر اللہ خان کو وزارت میں ایسا نام عہدہ پر فائز کر کے پاکستان کے آئین میں سانپ پالنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے بعد آپ نے قرارداد پڑھ کر مٹائی جسکا متن حسب ذیل ہے۔

چودھری ظفر اللہ کی علیحدگی کا مطالبہ آل مسلم کنونشن پارٹیز

پنجاب۔

چودھری ظفر اللہ خان وزیر خارجہ کی پاکستان کے ساتھ وفاداری کو مشکوک جاتا ہے نیز یقین رکھتا ہے کہ ظفر اللہ خان نے وزارت خارجہ کے عہدہ کو مرزائیت کی تبلیغ اسلامی ملکوں میں مرزائیت کے دھڑکھٹوانے اور ملازمتوں پر مرزائیوں کو قابض کرانے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ اور یہ کہ وہ پاکستان اور ہندوستان کو صرف قادیان کی وجہ سے ہی اکٹھا بنانے پر مذہبی عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور مسئلہ کشمیر کے حل کرانے میں انکی ناکامی وہ صرف انکی نااہلیت کی وجہ سے ہے۔ بلکہ بوطانیہ کے

ساتھ انکی اور انکی جماعت کی قدیم مذہبی وفاداری کو اس میں بہت بڑا
دخل ہے۔

اس لئے پاکستان - اسلامی سالک اور کشمیر کے مفاد کا تقاضا ہے کہ
ظفر اللہ خان کو وزارت سے جلد از جلد علیحدہ کر دیا جائے۔
اس کے بعد مولانا مرتضی احمد خان سے ذیل کی قرار داد
پیش کی۔

" اراضی ربوہ کی واپسی کا مطالبہ " آل مسلم پارٹیز کنونشن

مرزائی پارٹی کی گذشتہ تاریخ کے پیش نظر تقادیان میں دن دھارے
قتل کرنا مکانات کا چلنا - مخالفین کو اخراج از شہر کی مزاد یوانی۔
نوجہداری مقدمات میں جرمانہ - قرضی جائیداد - سزائے پیدزنی دینا
اور باوجود ان سب باتوں کے پولیس کا گواہ مہیا کرنے سے عاجز
رہنا اور قانون کا شاہ مو حانا جس پر امن انگریزی زمانہ کی عدالتوں
کے فیصلہ جات گواہ ہیں اس خیال کو تقویت پہنچانا ہے کہ ربوہ
کی آبادی جو اب صرف تقادیان کی بنائی جا رہی ہے - اب جس کے
ارد گرد کے اردو باشندوں کی متروکہ اراضی جو سہارن کو اڑت
موٹی تھی - اس سے چھین کر مرزائیوں کے حوالے کی جارہی ہے
جس میں کسی دیگر فرقہ کی کوئی آبادی نہیں ہوگی - گذشتہ
حالات واقعات کے اعادہ کا باعث بنتی جا رہی ہے - اس لئے
یہ کنونشن حکومت وقت سے مطالبہ کرتی ہے کہ سمیر شدہ
عسارتوں کے علاوہ باقی خالی زمین واپس لیکر دیگر فرقوں کو آباد
کر کے آنے والے خطرات کا سدباب کرے۔

مولانا مرتضیٰ احمد خان نے قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا کہ

ربوہ کے الہ کو مرزائی پاکستان کے خلیفہ مستقر کیے اور ہر استعمال کرنا جائز

ہیں۔ ربوہ میں جو تیار کیا جا رہی ہیں وہ نہایت خطرناک ہیں۔ ربوہ

پاکستان کے دشمنوں کے حاسوسوں کا مرکز ہے۔ حکومت کو علم نہیں۔ کہ ربوہ

قادیان کے درمیان رات دن نامہ و پیما کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ حکومت معمولی

شبہ پر سیاسی کارکنوں کو پکڑ لیتی ہے۔ لیکن ان لوگوں سے باز پرس نہیں کرتی۔

جو بھارت میں دن رات نامہ و پیما میں مصروف رہتے ہیں۔

آپ نے کہا کیا ہمارے ارباب حکومت یہ نہیں جانتے۔ کہ سرکاری

عہدوں پر فائز مرزائیوں کو یہ حکم ہے۔ کہ وہ سرکاری رپورٹیں دوزخ تیار کریں۔ ایسے

رپورٹ حکومت کو بھیجی جائے اور دوسری ربوہ کر۔ اب بتائیے۔ کہ سرکاری راز کشی

محفوظ رہے۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ ہمارے ذرا سے زیادہ سرکاری حکمتوں کے

معلق بشیر الدین محمود جانا ہے۔ آپ نے قادیان کے واقعات کو دہرائے ہوئے کہا۔

کہ اگر ربوہ کو بھی خالص مرزائی آبادی بنا دیا گیا۔ تو یہ پاکستان کی جمنی پر

ایک تباہی ہو سکتی ہوگا۔ جو کسی وقت بھی چل کر عمارت آزادی کا خاتمہ کر سکتا

ہے۔ یہ تو ایک مانا ہوا نظریہ ہے۔ کہ جب ایک ہی جماعت ہے ایک ہی ترقی۔

اور ایک ہی گروہ کو ایک خاص بستی میں رہنے کی اجازت ہوگی۔ اور اس میں کس اور

کو آنے کا حق نہ ہوگا۔ یہ فرق من مانی سازشیں۔ ریشہ دواشیان اور مرکز مانی

جاری رکھے گا۔ اس کا راز کبھی ظاہر نہیں ہوگا۔ حکومت اس کے راز مانی

دروں پردہ سے بے خبر رہے گی۔ اور اس صورت میں جو خطرات ہیں۔ ہماری

حکومت آج انہیں محسوس نہیں کر رہی۔ لیکن ایسا وقت آئے گا کہ وہ اس خفیہ کو

جو "ربوہ" سے سراشتا رہا ہے۔ دبانے چاہے گی۔ مگر تو نہ دبا سکے گی۔

اس لئے ہم نے حکومت کو ہر وقت بیدار کرنے کی کوشش کی ہے۔ اپنے والے خطرات

اس کے سامنے رکھے ہیں۔ اب یہ حکومت کا فرص ہے کہ وہ اپنے والے عظیم خطرات

میں ملک کی سالمیت اور آزادی کو بچانے کے لئے فوری اقدام کرے ۔

قرارداد کی تائید قاضی مرید حسین علیہ السلام اے ۔

کی ۔ قاضی مرید حسین نے قرارداد کی تائید کرتے ہوئے کہا ۔ کہ میں

مسلم لیگ میں ۔ مجھے اپنے مسلم لیگ میں ہر خطرے میں اعلان کرنا

میں کہ یہ مسئلہ احرار کا نہیں ۔ بلکہ کل عالم اسلام کا مسئلہ ہے ۔ حوالہ

اپنے نشست کہتے ہیں وہ خود شہر ، میں یہ عشق کا معاملہ ہے ۔ وہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا سوال ہے جس پر ساری کائنات کی قربان

کیا جا سکتا ہے ۔

یہ خطر کوڈ پڑا آتش نمرود میں عشق

عقل ہے محو تماشا ہے لب بام ابھی

آج سارے مسلمان خواہ وہ کسی فرقے سے ہوں ۔ کسی جماعت سے

تعلق رکھتے ہوں ۔ مسئلہ ختم نبوت کے سوال پر متحد العمل ہیں ۔ آپ نے

کہا کہ میں نے پنجاب مسلم لیگ کونسل میں عزائم کو اقلیت قرار دینے کے متعلق

قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیدیا ہے ۔ میں نے یہ بیان کیا ہے کہ اس قرارداد

پر بحث کرنے کے لئے پنجاب اسمبلی کا اجلاس فی الفور بلایا جائے ۔ یہ اب آپ کا

فرض ہے کہ ہاں آپ اپنے

حلقہ کے ایم ایل اے حضرات پر زور دیں کہ جب اسمبلی میں مسلم لیگ پارلیمانی

پارٹی میں جب مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں یہ قرارداد پیش ہو ۔

اس کی تائید کریں ۔ اور انہیں کہہ دو کہ اگر انہوں نے اس قرارداد کی تائید

کرنے سے احتراز کیا تو سارے مسلم لیگ میں ۔ آپ کی تقریر کے بعد قرارداد

مختلف طور پر منظور ہو گئی ۔ اور کنونشن کی پہلی نشست ختم ہوئی ۔

"دوسری نشست"

کنونشن کی دوسری نشست چار بجے بعد دوپہر ابو الحسنات مولانا محمد احمد صدر جمعیت العلمائے پاکستان کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن حکیمہ اور کامریڈ جانباز کی نظم کے بعد مولانا محمد یوسف سیالکوٹی نے نیشن کی قرارداد پیش کی۔

"آل مسلم پارٹیز کنونشن پنجاب (منعقدہ لاہور) کا یہ اجلاس قراردادیں ہے کہ تمام وہ مطالبات جو تجاویز کی شکل میں منظور کئے گئے ہوں۔ انکی تائید میں ۱۸ جولائی کا جمعہ یوم مطالبات منایا جائے۔ اور تمام مساحد ایرٹالما اکثر ملت سے استدعا کرتا ہے۔ کہ اس کنونشن کی منظور کردہ قراردادوں کی تائید کر کے اپنے فیملوں کی اطلاع حکام ضلع اور صوبہ کے وزیراعظم صاحب کی خدمت میں بھیج دیں۔

سر سے گفت باندھ کر اس قربانی کو پیش کریں گے۔ اگر حیلے میں جائے گا سوال پیدا ہوا۔ تو ہم جیلوں کو بھر دینگے۔

قرارداد کی تائید ہوئے۔ عبدالستار نیازی نے ایڈیٹر جوش اور بلولہ انگیز تقریر کی۔ آئیے نے کہا۔ کہ ہم لوگوں سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ جو ہمارے کماحقہ ہوں۔ ناظم الدین ہو یا درلاند۔ کورمانی ہو یا نشتر۔ انہوں نے کوئی اور۔ انہیں مسلمانوں کے سوا اعظم کے مطالبے کو تسلیم کرنا ہوگا۔ کیونکہ مسلمانوں کے سوا اعظم کے مطالبے سے انہیں ہر ممکن ہول ہوگا۔ اور اگر مسلمانوں کے مطالبے کو نہیں مانتے تو انہیں اس گدیوں پر قائم رہنے کا کوئی حق نہیں۔

آئیے نے "ٹان" کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ "ٹان" کے مزائیت نیواریڈیٹر نے منشی اعظم مصر اور علمائے پاکستان کے خلاف جو زعر چکائی کی ہے۔ شاید وہ اس کے نتائج سے راضی نہیں۔ یہ ختم نبوت کا مسئلہ ہے۔ جسے اینگلو محمدن ایڈیٹر اور

نواب زادے نہیں سمجھ سکتے - یاد رکھو - ہم اس مسئلے میں مرزائیوں کی حمایت اور ختم نبوت کی مخالفت کر کے آگے کے شعلوں سے کھیل رہے ہو - مسلمانوں کے سوا داعلم کی مخالفت کرنا آسان کام نہیں - یہ بھول نہ جاؤ کہ دوسری صدی ہجری پر پٹھان سکے تھے - وہ تمہیں گدیوں سے اتار بھی سکتے ہیں - آج نے "دان" کے لامروری نمائندے کو متنبہ کیا کہ یہ حکومت پٹھان کا معاملہ نہیں - جسکے متعلق ہم قلعہ حیرین شائع کروا دو گے - یہ ختم نبوت کا معاملہ ہے - یہ معاملہ مسلمانوں کے ایمان کا - یاد رکھو - مسلمانوں کے ایمان سے کھیلنا نہایت خطرناک فعل ہے - اس لئے اس راہی میں ذرا پھونک پھونک کر قدم رکھنا ہی اچھا ہوگا -

مولانا مظہر علی اظہر نے قرارداد کی تائید کرتے ہوئے

فرمایا کہ

"مرزائیوں کے خلیفہ مرزا بشیرالدین محمود نے اسلام سے زیادہ مرتبہ اپنی تاویروں میں کہا - اور "الفصل" میں لکھا کہ "اواء ہو پاکستان بننے کا میں نہیں اور اگر بنے گا تو چند دنوں میں ختم ہو جائے گا - اور پھر اکھنڈ ہندوستان میں کر رہے گا -" کوئی بھلائیے معین ہم تلائیں کیا -

ہم حکومت کے دانشوروں سے پوچھتا ہوں کہ آج بھی جبکہ تین سو تیرہ درویش قادیان میں موجود ہیں اور انکا ربط و ضبط مرزا محمود سے قائم ہے یہ اور قادیانی قادیان کو اپنا نسلہ رکھتے ہیں تیران کی بقاداری پاکستان سے کیسے ہو سکتی ہے - آج بھی وہ اکھنڈ ہندوستان کے خواب دیکھ رہے ہیں - آج بھی انکی سردریاں پاکستان سے زیادہ قادیان سے ہیں - اور قادیان کی رسالت سے بھارت سے ہیں - وجود ان لوگوں کا زیادہ خطرناک ہے - یا ان لوگوں کا جسوں نے پاکستان بننے کے بعد اپنے اختیار مسلم لیتے

کے حوالے کر دیئے۔ اور مسلم لیگ کا ایہ ادنیٰ سیاسی من کر مسلم لیگ کے اعضاء ہیں
خج دلوائی۔

حکومت کے ارباب، ست رکشاد کو ان خطرات کو جو مرزائیت کی آغوش
میں مل رہے ہیں۔ جو بہت جلد بلوچان بن جانے والے ہیں۔ یہاں لینا چاہیے
ورنہ وقت گزرنے کے بعد پھمتانا بے کار ہوگا۔

ہم دیانتداری سے پاکستان کی آزادی کا محفظ چاہتے ہیں۔ ہم
اس ملت کی سالمیت کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اسکے لئے بڑی سے بڑی قربانی
سے دریغ نہیں کریں گے۔ سیاسی اہم مذہبی دونوں لحاظ سے مرزائی پاکستان اور
مسلمانوں کے لئے پلیا کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اسکے بعد قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی۔ مولانا محمد نادر
ایم ایل اے نے ذیل کی قرارداد پر، کی اور علامہ محمد یعقوب نے اسکی تائید کی
اور قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی۔

آل مسلم پارٹیر کنونشن پنجاب کا یہ اجلاس پاکستان کی سالمیت کو
اپنا ملکی رسمی فریضہ تصور کرتا ہے اور ملکت پاکستان سے اسکی محبت کے پیش نظر
مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو متنبہ کرتا ہے۔ کہ چونکہ مرزائیوں کی وفاداری پاکستان
کے ساتھ مشکوک ہے اور ان کے مذہبی سیاسی رہنما مرزا محمود کے ترائم سے جیسا کہ
انکے خطبات اور دیگر تدابیر سے عیاں ہے۔ یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ پاکستان پر
اپنا مسلح جہاد چاہتے ہیں۔ اور اسی کے لئے ممکن ہوا رہا ہے کہ گورنر نے
جنکی تکمیل کیلئے انہوں نے رہو کو مسلمانوں سے بالکل الگ مخصوص مرکز بنا
رکھا ہے۔ تعلیم یافتہ مسلمان بالعموم اور ملازم طبقہ بالخصوص اپنے تجربات و
مشاہدات کی بنا پر مرزائیوں کو پاکستان اور ملت اسلامیہ کے لئے غایت درجہ خطرناک
تصور کرتا ہے۔

حکومت کو چاہیے کہ مرزائیوں پر کڑی نگرانی رکھے اور انکی خطرناک

سرگرمیوں کی تشہیش و تحقیق کے لئے ایک مجلس تحقیقات متعین کرے۔

جس کے ارکان میں فیر سرکاری مسلمان عناصر بھی شامل ہوں نیز حرم مرزائی ذمہ دار

عہدین بر فائز ہوں، انکو اپنے منصب کی آڑ میں تبلیغ مرزائیت سے روکنے کا فوری اقدام کرے۔

کراچی کنونشن کے لئے نمائندے

اس کے بعد صدارت کی طرف سے آل پاکستان کنونشن کراچی کے لئے

نمائندوں کا اعلان کیا گیا۔ اور مجلس عمل کے قیام کے سلسلے میں مختلف جماعتوں

پر مشتمل نمائندوں کی تعداد کے تعین کا اعلان ہوا۔

آل مسلم پارٹیز کنونشن پنجاب کا یہ اجلاس اپنے وفد کی تشکیل کرتا ہے

جو آل پاکستان کنونشن کراچی میں شریک ہو کر پنجاب کی نمائندگی کے فرائض

سرا انجام دے اور اس وفد کو اراکین میں اضافہ کرنے کے اختیارات دیتا ہے۔ اراکین

وفد حسب ذیل ہیں۔

مولانا سید محمد احمد صدر جمیعتہ العلماء پاکستان

مولانا محمد داؤد غزنوی

مولانا عبدالستار خان نیازی

مولانا بہار الحق قاسمی

مولانا نورالحسن شاہ بخاری

مولانا نورالحسنات شاہ بخاری

مولانا محمد علی خالد مری

امیر شریعت۔

علامہ کفایت حمزین -

مولانا مطیع الحق

مولانا عبدالحکیم

مولانا محمد اسماعیل -

مجلس عمل

آل پارٹیز کنونشن پنجاب کا یہ اجلاس ایک مجلس عمل کی تشکیل کرنا ہے جو کنونشن کی پاس شدہ تجاویز کو عملی جامہ پہنائے اور آئندہ مولانا کے لیے والے حالات و معاملات پر غور کیا کرے -

۲ نمائندے	ادارہ حقوق شیعہ
" ۲	مجلس احرار
" ۲	جمعیت المشائخ
" ۲	حزب الاحناف
" ۲	جمعیت العلما پاکستان
" ۲	جمعیت العلما اسلام
" ۲	جمعیتہ احن حدیث
" ۲	تنظیم اہل سنت

اسکے بعد مولانا عبدالغفور مزاری کی قرارداد پیش کی - اور اسکی تائید علامہ محمد یحیٰ صاحب سیالکوٹی نے کی -

مسلم لیگ سے مطالبہ

آل پاکستان پارٹیز کنونشن کا یہ اجلاس ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت مسلم لیگ کی حقروں کو سنس اور صوبہ کی نمائندہ اسمبلی

کو حوجہ کرتا ہے - کہ وہ اپنے اپنے قریبی اجلاس میں
فقد مزائیت کے سدباب کے سلسلہ میں مزائیتوں کو غیر مسلم
اقلیت قرار دینے اور چودھری ظفر اللہ کو وزارت خارجہ سے
علیحدہ کرنے کی تجویز کو پاس کر کے سنٹرل مسلم لیگ
اور سنٹرل گورنمنٹ کو روانہ کر کے پنجاب کی تمام مسلمانوں کی
ترجمانی کے فرائض سرانجام دے -

" گان " کی مزیت

اسلامی اخبارات کے شکرینے اور " گان " کی خدمت کے سلسلے میں
مولانا مرتضیٰ احمد خان نے ذیل کی قرارداد پیش کی اور اسکی تائید مولانا
غلام محمد ترمذی نے کی -

آل پارٹیز کنونشن کا یہ اجلاس ان تمام اسلامی اخبارات کی خدمات
کو استحسان کی نگاہ سے دیکھتا ہے جنہوں نے اس بازارِ مومن پر
عاجہ الناس کی خدمات کی صحیح ترجمانی کا حق ادا کرتے ہوئے
اپنا صحافی خلیہ صحیح طور پر ادا کیا - یہ کنونشن ان تمام
اخبارات کو، جو جنہوں نے اعلیٰ کلغہ الحق کرنے میں تذبذب
سے کام نہ لیا - دلی شکریہ ادا کرتی ہے -

آل پارٹیز کنونشن کا یہ اجلاس کراچی کے اخبار " گان " اور
لاہور کے " سول " کی روزانہ پراپیگنڈا غم و غصہ کا انکار
کرتا ہے - جس نے مصر کے ملحق اہتمام کے خلاف سرکاری اور
مصری اخبارات کے ایک طرفہ بیانات چھاپ کر اپنے صحافی کردار کو
دافتار کیا ہے -

مولانا محمد علی نے گجرات میں مسلمانوں کے جلسوں پر ۷ جولائی کو

پولیس کے لاشمی جانج کی مذمت میں ایک قرارداد پیش کی — جس میں مطالبہ کیا گیا کہ جن پولیس افسروں نے برائے مسلمانوں پر لاشمی جانج کیا ہے — کو سزا دی جائے۔
خلاف فوری تحقیقات کرے — اور انہیں سزا دے —

مولانا ظفر علی خان کی خدمات کا اعتراف

مولانا محمد علی خاں کی طرف سے ذیل کی قرارداد پیش کی گئی —

آل مسلم پارٹیز کنونشن کا یہ اجلاس حضرت مولانا

ظفر علی خان مدظلہ تعالیٰ کی خدمت میں دو مزائیت کے

سلسلے میں عشق رسول میں ڈیپا ہوا بیان دینے پر یہ تبرک

پیش کرتا ہے اور اپنے پورے قافلہ کی رہنمائی پر سارا پنجاب

فخر محسوس کرتا ہے —

مولانا محمد علی کی تقریر

آج میں مولانا محمد علی نے تقریر کرتے ہوئے کہا — کہ وہ

کی نزاکت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ہر قسم کے اشتعال سے الگ تھلک رہ کر

برائے اور آئینی ذرائع سے مزائیتوں کو اقلیت قرار دینے کے مطالبہ کو متایہ کرے

ذرائع اشتعال کہیں — میرے پاس مجلس احرار کے دفتر میں نہایت ذمہ دار

اور حقیقتہ ذرائع سے یہ اطلاعات پہنچی ہیں — کہ مزائیتوں نے ہمارے تحریک کو

ناکام بنانے کے لئے کدہ ٹیبلے کئے ہیں — جس میں سے چند ایذا یہ ہیں —

مسلمانوں کو اشتعال دلا کر حکومت سے ٹکرا دیا جائے —

تاکہ ان کی توجہ اصل مسئلے سے ہٹ جائے — اور سلسلے میں انکا ہر کام

یہ ہے — کہ انہوں نے مسلمانوں کے جلسوں میں کچھ مزائیتوں کو بھیج کر اشتعال

دلالتے اور گڑبڑ کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ اس طرح انہیں نے یہ فیصلہ
 بھی کیا ہے ۔ کہ اگر سلطان جلوس نکالیں تو اس میں مرزائی نوجوان شامل
 ہو کر ایسی حرکات کا ارتکاب کریں کہ جن سے پولیس اور مسلمانوں میں تصادم
 ہو جائے ۔ ہمارے دشمنوں کی ارادے اب کسے عزائم ان کا پروگرام ۔

تہایت خطرناک ہے ۔ اس موقع پر ہمارا فرض ہے ۔ کہ ہم ہر قسم کے اشتعال
 ہر قسم کی بیرونی ریشہ دوانیوں سے بچنے ہوئے اپنے کام کو جاری رکھیں ۔

بھائیو ! آپ کا فرض ہے ۔ کہ آپ وقت کی نزاکت ۔ حالات کی

رفار ۔ دشمنوں کی ریشہ دوانیوں کو پیش نظر رکھیں ۔ ہم نے مجلس عمل

قائم کر دی ہے ۔ اب ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ مجلس عمل کی

ہدایات پر عمل کرے ۔

.....

اخبار "زمیندار" مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۵۲ء (صفحہ نمبر کالم نمبر)

اس ملک کے وزرا اور صوبائی اور مرکزی مجالس آئین ساز

کے ممبر مسلمانوں کے نمائندے ہیں اور ختم نبوت کا مسئلہ

مسلمانوں کے سوادِ عظم کا مسئلہ ہے۔ لہذا وقت آگیا

ہے۔ کہ ملک کی سالمیت پاکستان کی آزادی ختم نبوت کے

تحفظ کے سلسلے میں ہمارے وزرا ہمارے ایم ایل اے

حضرات مساجد میں آئیں۔ اور مسلمانوں کے اجتماعات میں

کھڑے ہو کر یہ اعلان کریں۔

"کہ ختم نبوت کے منکر کافر ہیں۔ وہ مسلمانوں میں سے

نہیں ہیں۔ لہذا انہیں ایسا الگ اقلیت قرار دیا جائے"

اگر آج ہمارے وزرا نے ہمارے ایم ایل اے حضرات نے

جرات ایمان کا ثبوت نہ دیا تو کل انہیں اپنی کدیوں کے ساتھ

ہی پاکستان کی آزادی سے بھی محروم ہونا پڑیگا۔

ہم جو کچھ کر رہے ہیں اس ملک کی آزادی کے تحفظ اور

آپ کی کدیں کو قائم رکھنے کیلئے کر رہے ہیں۔ آؤ

مسلمانوں کا ساتھ دو۔ آج ہمارے ایمان کی آزمائش ہے۔

وزارتوں ختم نبوت پر قربان کی جا سکی ہیں۔ اولیاء اور حاکم

ختم نبوت پر قربان کی جا سکی ہے۔ لیکن مسلمان یہ برداشت

نہیں کر سکتا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلین

پر کوئی حرف آئے۔"

عبد الغفور مزاری

"روزنامہ زمیندار" مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۵۲ء (صفحہ نمبر ۱)

۱۸ جولائی کو تمام مساجد میں "یوم مطالبات" منایا جائے

آل پارٹیز کنونشن کی مسلمانوں سے اپیل

***** (سنا، رپورٹر)

آل مسلم پارٹیز کنونشن پنجاب نے فیصلہ کیا ہے - کہ ۱۸ جولائی کو

پنجاب کے قلول و مرض میں یوم مطالبات منایا جائے - مساجد کے اندر جلسے

منعقد کئے جائیں - جس میں کنونشن کی منظور کردہ قراردادوں کو دہرایا جائے -

اور مسلمانوں کی مندرجہ لی جائے - اور ان اجتماعات کی اطلاعات حکام ضلع اور

وزیراعظم کی خدمت میں بھیجی جائیں - کنونشن کے مطالبات حسب ذیل ہیں:

۱ - مرزائیوں کو اعلیت قرار دیا جائے (۱) - سرطفر اللہ کو وزارت خارجہ سے

الکے کر دیا جائے - (۲) - روہ میں جو سرکاری زمین مرزائیوں کو ارزان قیمت پر

دی گئی ہے - وہ واپس لی جائے اور روہ میں مسلمانوں کو بھی آباد ہونے کی

وہی مراعات اور رعایات حاصل ہوں - جو مرزائیوں کو حاصل ہیں -

(۲) - مجلس احرار کے جلسوں پر اچھازی طور پر جو دفعہ ۱۴۲ کا نفاذ

کیا گیا ہے - ایسے واپس لیا جائے - اور تمام گرفتار شدگان کو رہا کر دیا جائے -

(۵) - مرزائیوں کی سرکاری پاکستان کی داخلی اور خارجی سالمیت کیلئے خطرناک اور

ہیں - لہذا مرکزی اور صوبائی حکومتیں مرزائیوں کی ان عزائم کے پیش نظر کہ

وہ چمنا جانا چاہتے ہیں - مطالبہ کرتا ہے کہ انکی سرکرمیوں پر فکرائی قائم

کی جائے - اور انکی ریشہ درائیوں کی تحقیقات کے لئے ایک "مجلس تحقیقات"

قائم کی جائے - جس میں سرکاری اور غیر سرکاری عناصر شامل ہوں - جو

مرزائیوں کو تمام ذمہ دار عہدوں سے ہٹا دیا جائے تاکہ وہ منصب کی آڑ میں

مرزائیت کی تبلیغ نہ کر سکیں -

.....

روزنامہ "زمیندار" ۱۵ جولائی ۱۹۵۱ء صفحہ نمبر ۱

حکومت پاکستان قادیانی ملازمین کی تعداد کا اعلان کرے

پاکستان کی سالمیت اور حصہ رسوا انکم کے ناموس کا تحفظ نوجوانوں کی ذمہ داری ہے

اسلامیہاں ملتان — مشکری اور اوکاڑہ سے مولانا اختر علی خان کا خطاب

لاہور :- ۱۳ جولائی مجلس قائمہ میں این ای سی کے اجلاس کی صدارت

کے فرائض انجام دینے کے بعد مولانا اختر علی خان صدر پاکستان نیوز پیپر ایڈیٹر

کانفرنس آج شاہ پاکستان میں، کے در بعد وفاقی دارالحکومت سے یہاں رہائش

مشرف لے آئے —

ملتان پہنچا تو پلس فارم "پاکستان زندہ باد" قادیانیوں کو

اقلیت قرار دو "ظفر اللہ کو وزارت سے الگ کر دو" مولانا ظفر علی خان زندہ باد "اور

زمیندار زندہ باد کے نعروں سے کوچ اٹھا — مولانا اختر علی خان نے مظلومیوں

سے خطاب کرتے ہوئے انہیں صبر و تحمل سے کام کرنے کا مشورہ دیا — انہوں نے

کہا کہ آپکی تین عمرے ہوئے چاہئیں —

۱ — قادیانیوں کو اقلیت قرار دو —

۲ — سرعامانہ دار کی وزارت خارجہ سے سبوتاژ کر دو —

۳ — سرکاری ملازم قادیانیوں کی تعداد کا اعلان کیا جائے —

مولانا نے مسلمانوں کے حقوق کی کہ ر اپنی جوش و خروش پر قابو رکھیں

اور اپنے جائز مطالبات کو تسلیم کرانے کیلئے اپنی تمام سرگرمیوں کو قانون کے

دائرے میں محدود رکھیں —

ملتان میں روانہ ہوا تو فضا ایسا بارش پر قادیانیوں کو اقلیت قرار دو —

ظفر اللہ کو برطرف کر — اور زمیندار زندہ باد کے نعروں سے کوچ اٹھی —

(بقیہ صفحہ ۲۵ پر)

"منگمری"

منگمری ویلوے اسٹیشن پر ہی مقامی مسلمانوں اور طالب علموں

نے قادیانیوں اور سرخسوں کے خلاف نعروں سے مولانا کا خیر مقدم کیا ۔

مولانا نے سوجاؤں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہوشیوں کا زمانہ ختم

ہو چلا اب آپکے دور کا آغاز ہے ۔ پاکستان کی مالیت اور اسکے تحفظ کی

ذمہ داری آپکے کندھوں پر ہے ۔ اس وقت پاکستان کے استحکام کے ساتھ

ساحر رسول اکرم صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کے ناموں کی حفاظت بھی آپ پر

فرض ہے ۔ کہ آپ نے اپنے اس فرض کو بطریق احسن سرانجام دیا تو

آپ دین اور دنیا دونوں میں سرخزموں کے ۔ مولانا نے حاضرین سے

اپنی کی وہ نظم وضبط اور ہر اس طریق سے قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے

سرگرم عمل رہیں ۔ گاڑی سٹیشن سے روانہ ہوئی ۔ تربیت فارم قادیان میں

کو اقلیت قرار دے ۔ خزانہ کو وزارت خارجہ سے الگ کر دو ۔ مولانا اختر علی خان

زندہ باد زندہ باد اور پاکستان زندہ باد کے نعروں سے کوئٹہ انجم ۔

اوکاڑہ میں بھی انہی نعروں سے مولانا کا استقبال کیا گیا اور

مولانا نے وہاں بھی مسلمانوں کو مذکورہ بالا تلقین کی ۔

.....

روزنامہ "زمیندار" مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۵۲ء

صفحہ نمبر ۱ کالم نمبر ۵

آل مسلم پارٹی کی کوشش کا یہ احساس
حضرت مولانا ظفر علی خان کی خدمت
میں ختم نبوت کے مسئلے میں عشق رسول
میں گویے موشے بیان بردہ جبارک باد
پیش کرتا ہے ۔ اور ان کی رہنمائی
اور قیادت پر پورا پہنچا ہوا فخر کرتا ہے "

قرارداد :- مولانا محمد علی

مؤید :- مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری

.....

دانشمندی سے کام لیا — اور میرزا بیون کی غوغا آرائی کے باوجود
گوبینشن کے رستہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی —

جہاں تلخ اس پر رونق اجتماع کی گامیابی
کا حلق ہے — اسکا اندازہ اس امر واقعہ سے
لا یا جا سکتا ہے — کہ اس میں پنجاب کے
ہر مدرسہ فکر کے عطا اور ہر طبقہ خیال کے
طبعی رہنماؤں نے جوق در جوق حصہ لیا
اور اپنے طرز عمل سے ثابت کر دیا کہ آپس
میں ہزار اختلافات رکھنے کے باوجود وہ
محفظہ ناموس رسالت اور استعمال ہر زائیت کے
سوال پر شفق میں اور کم سے کم اس معاملہ
میں وہ اپنے موقف سے ایذا پہنچ بھی ادا کر
اد کر سکتے کرتیارت نہیں ہے — چنانچہ اس
موقع پر انہوں نے اتفاق رائے سے جو قرارداد
منطور کی ہے — وہ انکے ایمان کامل اور عزم راسخ
کی آئینہ دار ہے — انہوں نے قرارداد میں کیا ہے :-

” آل پارٹیز مسلم گوبینشن پنجاب اس بنا پر کہ :-

۱ — میرزا غلام احمد قادیانی نے چونکہ اسلام کے بنیادی اور اجتماعی

عقیدہ ختم نبوت کا انکار کر کے دعویٰ نبوت کیا اور اپنے نہ ماننے والوں کو اس طرح

کافر قرار دیا جس طرح حضرت محمد رسول اللہ علی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے

منکر کافر ہیں —

۲۔ غلام احمد قادیانی نے اپنی امت کو مسلمانوں سے علیحدہ اقلیت بنایا کیا ہے۔ اور جس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی نہ ماننے کی بنا پر عیسائی کافر ہیں اسی طرح غلام احمد قادیانی کے نہ ماننے کی وجہ سے تمام اہل اسلام کو کافر قرار دیا ہے۔ گویا جس طرح عیسائی اور مسلمان آیا، تو ہم اسی طرح مسلمان اور میراثی بھی ایک قوم نہیں۔ اسی لئے کوئی میراثی بڑے سے بڑے مسلمان کا کسی حناڑہ نہیں پڑھتا۔ حاجہ چودہری، ظفر علی خان نے نائداعثم کا حناڑہ نہیں پڑھا۔ حتیٰ کہ کوئی میراثی کسی مسلمان کے معصوم بچے کا حناڑہ بھی پڑھنے کو تیار نہیں ہے۔

۳۔ جس طرح کوئی مسلمان اگر عند سرکھ یا عیسائی ہو جائے تو مسلمان اسے مرتد تصور کرتے ہیں۔ اسی طرح میراثی اس شخص کو مرتد قرار دیتے ہیں جو میراثیت سے ناپ موکر مسلمان ہو جائے۔

۴۔ مسلمانوں کے تمام فرقے اس بات پر متفق ہیں کہ میرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے ماننے والے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

۵۔ اسلام کا مدار عقیدہ توحید اور ختم نبوت پر ہے۔ اگر کوئی فرقہ توحید رسالت کا اقرار کرے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو اس پر نبوت کا ختم ہونا تسلیم نہ کرے بلکہ تسلسل نبوت کا قائل ہو۔ وہ اسلام سے خارج تصور ہوتا ہے۔ برہمنو سماج بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی تو مانتے ہیں۔ لیکن آپ کے بعد تسلسل نبوت کے قائل ہونے کے باعث خارج از اسلام سمجھے جاتے ہیں۔ اسی طرح غلام احمد اور اسکے پیروکار تسلسل نبوت کے قائل ہونے کے باعث دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

۶۔ پاکستان کی بنیاد دو قوموں کے نظریہ پر رکھی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات کو دنیا کے سب اہل مذاہب مانتے ہیں۔ لیکن انہی کی نسبت اختلاف پایا جاتا ہے۔ ازربوت کی تقسیم سے قوم جدا ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ یہود میں سے کس نے عیسیٰ علیہ السلام کو تسلیم کر لیا تو وہ یہودی نہ رہا۔ حالانکہ اس نے یسوع علیہ السلام کی نبوت کا انکار نہیں کیا۔ کس عیسائی نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مان لیا تو عیسائیت سے نکل گیا۔ حالانکہ اس نے عیسیٰ علیہ السلام کا انکار نہیں کیا۔ اسی طرح جس گھمسان نے میرزا غلام احمد کی نبوت کو تسلیم کر لیا تو وہ مسلمان نہ رہا۔ خواہ وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مانتا ہی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ نقاش پاکستان علامہ اقبال مرحوم نے انگریزی دور اقتدار میں مبالغہ کیا تھا کہ میرزاہوں کو اہل اسلام سے جدا فرم مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

۷۔ میرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیانی نے وزارتیں مش کی آمد کے وقت میں اپنی جماعت کو علیحدہ تسلیم کرائیے کا مطالبہ کیا تھا۔ جس کا اس نے خود پھر ذکر کیا ہے۔

”میں نے اپنے ناطقہ کی معرفت لیا کہ ہوتے

ذمہ دار انگریز اسر کو کہلوا بھیجا کہ

پارسیوں اور عیسائیوں کی طرح ہمارے حقوق

بھی تسلیم کئے جائیں۔ جس پر اس افسر نے

کہا کہ وہ تو اقلیت ہیں۔ ازربتہ اہل مذہب

مرد ہو۔ اس پر میں نے کہا کہ پارسی اور

عیسائی یہی تو مذہب فرقہ ہیں۔ جس طرح

ان کے حقوق علیحدہ تسلیم کئے جاتے ہیں۔

اسی طرح طارح بھی کئے جائیں -

جم ایٹ پارسی پیش کردہ - میں اس کے

مقابلہ میں در در احمدی پیش کرتا جاؤنگا۔*

بہرزا غلام احمد نادیابی از اس کے ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ انہیں مسلمانوں سے الگ علیحدہ لبر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے ان کے حقوق کا تعین کر کے مسلمانوں کے حقوق کو انکی ہود سے محفوظ کرے۔*

قرارداد طویل ہے - لیکن اس میں چونکہ دلچسپی کا خلاصہ بھی آگیا ہے - اس لئے میں اسے اس میں درج کرتے وقت کسی معذرت کی ضرورت نہیں -

تحفہ حبسوت کی تحریک کو کراچی کے "ٹاں" اور لاہور کے "سیرا اسٹڈ ملٹری گزٹ" نے ان لوگوں کی "شور" اور "عنگاہ آرائی" قرار دیا ہے جو بقول ان اخبارات کے اپنے مخصوص سیاسی اغراض و مقاصد کی تکمیل چاہتے ہیں - لیکن اگر ان اخبارات کے نمائندے آج مسلم پارٹیز کانفرنس میں موجود تھے تو انہیں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہو گا کہ اس اجتماع میں محض احرار اسلام یا جماعت اسلامی کے

کارکن نہیں تھے - بلکہ وہ تمام علما اور مذہبی رہنما موجود تھے - جو پاکستان اور مسلم دنیا کے ہمیشہ سے وفادار رہے ہیں - ان حالات میں

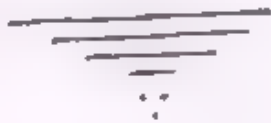
میرزاہوں کو اقلیت قرار دینے کے اجتماعی
اور صحیح و صالح مطالبہ کو "سیاسی مشن"
قرار دینا خود ایک میرزاہیت قرار "اخباری مشن"
نہیں تو کیا ہے ؟

بہر حال اب تو پنجاب کے تمام علمائے دین اور مذہبی رہنماؤں نے
شفق اللسان ہو کر یہ فتویٰ دے دیا ہے کہ میرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار
چونکہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں - اس لئے انکو خود ایک خلیفہ کی خواہش
کے مطابق اقلیت قرار دیا جائے تا کہ ایک طرف اسلام کے عاملانہ نظام کے ماتحت
انکے اپنے حقوق کا تعین ہو سکے تو دوسری طرف وہ چوردروازے سے مسلمانوں
میں داخل ہو کر انکے حقوق و مفاد پر چھاپہ بھی نہ مار سکیں - لہذا
سوال یہ ہے کہ اب حکومت کو اس قسمی مطالبہ کے تسلیم کرنے میں کیا عذر ہے ؟
آل پارٹیز مسلم کنونشن کی یہ تجویز بھی خیر مقدم کی مستحق ہے کہ
۱۸ - جولائی کو پاکستان کے اول رعرض میں "یوم مطالبات" منایا جائے -
اور اس موقع پر قرہہ قرہہ کی مسجد میں یہ مطالبہ دھرایا جائے کہ :-

"قادیانی روکے اور معتقدات کی بنا پر
دائرہ اسلام سے خارج ہیں - اس لئے ان کو
مسلمانوں میں شامل کرنے کی بجائے ایک علیحدہ
میر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔"

میں امید ہے کہ اسویان پنجاب "آل پارٹیز مسلم کنونشن" سے

فیصلوں کی روشنی میں اپنی پرامن جدوجہد اس وقت تک جاری رکھیں گے۔
جب تک دستور سارا سبلی ان کے مطالبہ کو تسلیم کر کے اسے زیر تدوین
آئین میں شامل کرنے پر آمادہ نہیں ہو جاتی۔



"نگارنامہ" روزنامہ "زمیندار" لاہور مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۵۲ء

کل سلطان پورہ (لاہور) مسلم لیگ کے برائے کارکن
معراج الدین سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے شکوہ کیا کہ میں نے
ان دنوں مرزائیوں کے متعلق کچھ نہیں لکھا - میں نے ان کی خدمت میں
عرض کیا - کہ میں اس توہین کو گامے گامے مرزائیوں کی "خدمت" کرتا رہتا
ہوں - میں نے ان دنوں اس مرتبہ باطلہ کے متعلق لکھا - جبکہ دوسرے
گاموں میں - اب چونکہ مرسلان بفضل خدا بیدار ہو چکا ہے اسلئے میں
خاموش ہو گیا ہوں - کیونکہ میرا مقصد حل ہو گیا - اور آپ جانتے ہیں -
کہ چون سوار بغزل رسد پیادہ شود

اور اس حامل فرقہ کے متعلق لکھا بھی کیا جائے ؟ جو حضرت
خاتم النبیین کے بعد ایک فاجر العقل انسان کو نبی مان بیٹھا ہے اور اس
جعلی نبی کے حمایتوں کا قائل مجھ سے زیادہ اور کون ہو سکتا ہے جبکہ
میری آنکھوں کے سامنے محمدی پیغمبر کو میرے شہر پٹی کا مرزا سلطان محمد پیادہ
کے لئے گیا اور مرزا نے اپنے "الہام" کا کاشا یوں بدل لیا - کہ محمدی پیغمبر
میں نکاح آسمان پر ہوگا - اب محمدی پیغمبر بھی جٹ کی پکی ہے اسلئے
"آسمانی نکاح" سے گور کر اپنا مرزا ہی ملٹوی کر رکھا ہے اور لاہور کے
چوہرچی کوارٹروں میں اپنے بیٹے کے پاس ایام زندگی بسر کر رہی ہے -

مرزا غلام احمد تو خیر پرائمری فیل تھا ۔ لیکن اسکا ایسا مرید
اور " الفضل " کا ایڈیٹر تو خیر سے سی ۔ اے بھی اور ایل ایل ۔ سی بھی
ہے ۔ لیکن خدا جانے اسکی عقل کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ " زمیندار " کے نام
مقالہ مدیرہ کا حوالہ دیکر لکھتا ہے :-

" ہمیں جو گالیان دی ہیں ان کے
عوض تو ہم انہیں دعائیں پیش کرتے ہیں ۔
البتہ نہ ہم اور نہ کوئی مسلمان اس توہین کو
نظر انداز کر سکتا ہے جو " زمیندار " نے اپنے اس
لیڈر کا عنوان قائم کرنے سے قرآن پاک کی توہین
کی ہے ۔ عنوان میں مصرعہ لکھا ہے ۔
(نقل کفر کفر نہ باشد)

علامہ اقبال کا مقالہ اور مرزا کی کٹ ۔ ایک حائل کہہ رہا ہے سورے قرآن کا جواب

حیرت ہے کہ مرزا سے ادبیاتی کوتاہی خدا نے استعارہ کے رنگ میں خلیفہ
کردیا ہے لیکن اسکا ۱۱ مرتبہ استعارہ کی اصلاح ہی سے نا آشنا ہے اور
نہیں جانتا ۔ کہ مندرجہ بالا مصرع میں " قرآن " کو استعارہ کے رنگ میں
استعمال کیا گیا ہے ۔

" الفضل " اس شذرہ میں رقمطراز ہے :-

مرسلطان کا فرم ہے کہ وہ مولوی
اختر علی خان اور انکے والد ماجد مولوی
طفر علی خان سے قرآن گہم کی اسطرح
کملہ کھلی توحید کا مواخذہ کرے ۔

اس ضمن میں گزارش ہے کہ مسلمان کس کس سے مواخذہ کریں ؟

ان کے سامنے یہ شعر بھی ہو ہے —

مثنوی 'مولوی' معنوی

ہست قرآن در زبان پہلوی

اور پھر شعوائے معشوق کے رج تک کو بھی قرآن سے تشبیہیں دی ہیں۔

مرزائے قادیان نے محمدی بیگ کے فراق میں حواشعار کہے تھے۔ رہ انکے

مردوں نے ضائع کر دیئے ہیں ورنہ محب نہیں۔ کہ مرزا صاحب نے محمدی بیگ

کے رخساروں کو جابجا قرآن سے تشبیہ دی ہو۔

مدیر "الفضل" نے اپنے دو جہین مقالات میں جہ پھر کے گالیاں

دہیے کر بعد جو بہ اکہ دہا ہے کہ :-

میں گالیاں دی ہیں ان کے عوض تو ہم انہیں

دھاتیں پہن کرتے ہیں۔

جزاك الله ! لیکن یہ الفاظ لکھتے وقت کیا آپ کو یاد نہیں رہا۔ کہ آپ

مرزا غلام احمد قادیانی کے عہد میں۔ جسکا عزیز توں مشغلہ بھی مسلمانوں کو

ہے نقط گالیاں سانا تھا ؟

اب فصے کو چھوڑیے اور "الفضل" کا ایہ اور دجل ملاحظہ فرمائیے

اس نے اپنی اسی اشاعت کے صفحہ اول پر "جماعت احمدیہ کا عقیدہ" کے

زیر عنوان لکھا ہے :-

ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ

کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول
اور خاتم النبیین ہیں - (ایام الملعونہ ص ۶)
پھر یہ کہ :-

حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
خاتم النبیین اور خیر المرسلین عین - حق کے
ہائے سے اکھاں دس ہو چکا -

بعض سادہ لوح اصحاب ان اختیارات کو پڑھ کر "زمیندار" اور
عامۃ المسلمین کے کہ مرزائی تو حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم اللہ
اور خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں پھر جھگڑا کس بات کا ہے اور مرزائیوں کے
خلاف خواہ مخواہ شور غوغا کیوں مچایا جا رہا ہے ؟ - ذرا ٹھہرئیے
"الفضل" کے اسی پر جس میں ایسا مضمون "کلمۃ الیقین فی تفسیر خاتم النبیین"
کے مختلف معانی بیان کرنے کے بعد صاحب مضمون لکھتا ہے :-

معزز قارئین کرام آپ خود غور فرمائیں - کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح اور کمال
پر ان چاروں معنوں میں سے کون سے معنی
دلائل کرتے عین کہ آپ ادنیٰ تدبیر سے اس
نتیجہ پر پہنچ جائیں گے - کہ خاتم النبیین
بعضی اہل النبیین بہترین معنی میں - یہ
معنی آیات احادیث - لغات اور محاورات زبان
کے مطابق ہونے کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے کمال نام پر دلالت کرتے ہیں -

ازر ظاہر ہے کہ لفظ خاتم النبیین مقام مدح
پر وارد ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ خاتم النبیین
کے ہی معنی مانتی ہے اور رہتی دنیا تک انکی
حفاظت کرتی رہے گی۔

دیکھ لیا آ، ہے ہونا وہیں ہے یعنی "خاتم النبیین" کے معنی یہ
نہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مبرا غلام خدا بن کر
نہیں آئیں گے بلکہ "خاتم النبیین" کے معنی ہیں "افضل النبیین" ہذا مر !

محولہ بالا مضمون دراصل ایک ہفتک کی نقا ہے۔ جو سید

ابن العابدین ولی اللہ شاہ ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ نے مولانا عبدالحامد بدایونی

کو ارسال کیا ہے۔ اور سائنس عربی زبان میں ایضاً خط بھیجا ہے جس میں یہ

درخواست کی گئی ہے کہ مولانا رسالہ کو بہ طور ملاحظہ فرما کر نا رد و رد و رسالہ

کے نانا کو یہ مرتبہ دے سہ بار رہیں۔ حوالہ تنالی نے انہیں "خاتم النبیین"

کے خطاء کے ذریعے بخشا ہے حضور سید المرسلین کی رحم ماریاں ہی کما کمتی

ہوگی۔ کہ بہ ہی مر نیاسہ ہس !

.....

• جب قادیانیوں کا انحصار جواہر لال نہرو کی حمايت پر تھا •

سولہ سال قبل حکم الامت علامہ اقبال مرحوم نے قادیانیت کا پردہ کیسے چاک کیا

۲۶ - جنوری ۱۹۶۱ء کو حکم الامت علامہ اقبال مرحوم کی جانب سے لاہور کے ایک رسالہ میں پنڈت جواہر لال نہرو کے ان تین مضامین کا دندان شکن جواب شائع ہوا تھا - جو پنڈت نہرو سے کلکتہ کے رسالے " مائٹن ریجن " میں قادیانیت کی حمايت کی غرض سے طبع کرائے گئے تھے - اصل مضمون انگریزی میں ہے - ادارہ زمیندار اس مضمون کا سلیس اردو میں ترجمہ پیش کرتا ہے - اخبار میں جگہ کی تنگی کے باعث بعض مقامات پر اختصار بھی کیا گیا ہے - ایسے مقامات کو نقطہ لگا کر دلائل دیا گیا ہے -

قادیانی اسلام کے دشمن ہیں - اس سے قبل قادیانیت کے متعلق جواہر لال نہرو شائع ہوا تھا - اس میں اسلامی عقیدے کو جدید اسلوب بیان کے ماتحت پیش کیا گیا تھا - پھر مئی ۱۹۵۷ء میں محسن احساس نے کہ میرے اس مضمون سے قادیانیوں اور پنڈت جواہر لال نہرو دونوں کو یکساں پریشانی لاحق ہوگئی ہے - شائد اسکی وجہ یہ ہے کہ (مختلف وجوہات کی بنا پر ان دونوں کو دل سے یہ بات پسند نہیں کہ مسلمان دینی اور سیاسی طور پر استقلال حاصل کر سکیں - بالخصوص یہ صغیر غنڈہ رشتاں میں تو یہ دونوں ملت اسلامیہ کی سالمیت کو برداشت نہیں کر سکتے - پنڈت نہرو ایسا ہندوستانی قوم پرست ہیں - انکی سیاسی تسار، نے انکو حفاظت سے بالکل غافل کر دیا ہے -

وہ شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں میں جذبہ خود اختیاریت کی بیداری
 ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ ان کو وہم ہے کہ ہندوستانی قوم صرف اس
 صورت میں آزادی حاصل کر سکتی ہے کہ ملک کی دوسری ثقافتی وحدتوں کو
 کچل دیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ ان کی یہ رائے درست نہیں۔ ہندوستان
 اس صورت میں کوئی مستقل ثقافت پیدا کر سکتا ہے۔ جب ملک کی مختلف
 ثقافتوں کو آزادی سے ایسا دوسرا برادر انداز ہوئے گا موقعہ دیا جائے۔
 جو قوم پرستی جبر و پاکراہ سے پیدا ہوگی۔ اس کا پھل سوائے ناہمی تلخی اور
 تشدد کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ یہ امر بالکل واضح ہے کہ قادیانی بھی
 ہندوستانی مسلمانوں کی سیاسی بیداری سے لرزہ بر اندام ہیں۔ وہ محسوس
 کرتے ہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی سیاسی ساکھ ترقی کر گئی تو قادیانیوں
 کا یہ منصوبہ ناکام رہ جائیگا۔ کہ رسول مہدی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت
 کو چیر کر ان کے ہندوستانی نہیں کے مانعیت ایسا نئی امت گھڑی کر دی جائے۔
 مجھے خاصا تعجب ہے کہ جب میں ہندوستانی مسلمانوں کو اندرونی اتحاد
 کی اہمیت پر توجہ دلاتا ہوں۔ یا انہیں سمجھاتا ہوں کہ ہندوستان میں
 اسلام کی تاریخ کا موجودہ عہد کیسا نازک دور ہے یا ان کو متنبہ کرتا ہوں کہ
 "مصلحین" کا چولا ابروہ کر جو لوگ ملت اسلامیہ کو پارہ پارہ کر رہا جاتے ہیں
 ان سے بچتے رہنا۔ تو ایسے موقعہ پر نہ معلوم پنڈت جی کو انتشار کی ایسی
 قوتوں سے کون مدد دی پیدا ہو جاتی ہے۔

ختم رسالت کا انکار پاکستان سے غداروں | پنڈت جی کی نیت کا پتہ چلانے کی
 کوشش ایک ناخوشگوار کام ہے جسے میں سرانجام دینا نہیں چاہتا۔ جو لوگ
 معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ادیانوں کی نسبت مسلمانوں کی عام روش کیا ہے۔

ان کی مزید تسلی کے لئے میں ان کے سامنے ایک کتاب سے کچھ عبارت
نقل کرنا چاہتا ہوں - یہ کتاب "شوری آف فیلسوفی" اور اس کتاب کے
مصنف کا نام لیورائٹ ہے - مجھے امید ہے اس حوالہ سے قارئین کو اندازہ
ہو جائیگا - کہ قادیانیت کے مسئلہ کی نوعیت کیا ہے مشہور فلاسفر "سپائی نوزا"
کو جب اس کے ہم قوموں نے ملت سے خارج کر دیا تھا تو اس وقت یہودیوں
کے زاویہ نگاہ کا لب لباب لیورائٹ نے چند فقرے میں پیش کر دیا ہے -
ناظرین کو میرے اس حوالہ پیش کرنے سے یہ مغالطہ نہ ہو چاہئے - کہ
خدا نخواستہ میں سپائی نوزا اور تحریک قادیانیت کے بانی ہیں کس قسم کی
سائلت کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں - ان دونوں کی ذہانت اور کردار میں
زمین آسمان کا فرق ہے - مسیحیت سپائی نوزا نے کبھی یہ دعویٰ نہیں
کیا تھا کہ وہ کس نئی امت کا بانی ہے یا یہ کہ جو یہودی اس پر ایمان نہ
لائے - وہ مسیحیت کے دائرہ سے خارج ہے - یہی وجہ ہے کہ لیورائٹ نے
سپائی نوزا کے متعلق یہودیوں کی رزخ کا ذکر کر ہی ہوئے حوالہ کا احتمال
کئے ہیں - ان کا حلقہ قادیانیوں کی نسبت مسلمانوں کی روئے پر بدرجہا زیادہ
شدت سے ہو سکتا ہے - یہ عبارت حسب ذیل ہے -

"ایسٹرنڈم کے شعی یہودیوں کی پیشوائی کو

ایسا نظر آتا تھا کہ اگر کوئی طاقت انہیں بارہ بارہ

ہو کر حتم نوحانی سے بجا سکتی ہے تو وہ

دینی اتحاد ہے - و یہ سنی دیکھتے تھے کہ

تمام دنیا میں بکھرے ہوئے یہودیوں کو بٹا با بٹا

اتحاد کے زنجیر نا سکے - اس پر اتحاد دین

ہی کے سہارے برقرار رہ سکتا ہے - اگر ان کی

یہی بات نہ ہو تو ان کے اتحاد کا خدا کا ہر حال

مقام ہوا۔ اگر ان کی پاس دہانہ، اقتدار
اور ثبات کے دوسرے ادارے ہوتے۔ جن
کے درجہ و اپنا داخلی اتحاد اور خارجی
وار محصور رکھ سکے تو شاید پرہیز
رو ادارے بننے۔ لیکن ان کا دین صرف ان کے
مذہب، خدمات کا آئینہ دار نہ تھا بلکہ ان کا
دین "حب الوطن" کا قائم مقام بھی تھا
یہودیوں کا "تھیکن ریائی" فقیہ رسوم و عادات
کی بجا آوروں کا مرکز نہ تھا۔ بلکہ وہ ان کی
سیاسی اور معاشرتی زندگی کا بھی مرکز تھا۔
حد توریت کی حقانیت پر اسپانی نوزائے
اجساد کے لیے۔ وہ کیا ہے اس امت کا
چلتا پڑتا "رائی" تھی۔ ان حالات میں
شر "مرتد" ان کے نزدیک ایک "نفس غدار"
تھا۔ اور رواداری ان کو مگہ میں خودکشی
کی تاثیر رکھتی تھی۔

رواداری کے معنی۔

اسٹریڈم میں یہودی اور انقلشی فرقہ تھے۔ ان حالات میں
وہ اسپانیہ پر ایک اساتذہ بنے۔ عنصر سمجھنے میں حق بجانب تھے۔
جس سے ان کی ہومی سالمہ برآئج آئے کا خدشہ تھا۔ یہی حالت آج
ہندوستان کے مسلمانوں کی ہے۔ وہ یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں کہ

قادیانی تحریک ہندوستان میں مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کیلئے اس سے
 بدرجہا زیادہ خطرناک ہے جتنا کہ اسپانی نوزا کے مابعدالطبیعی نظریات
 یہودیوں کے اجتماعی زندگی کے لئے خطرے کا باعث تھے۔ کیونکہ قادیانیت
 جو تمام عالم اسلام کے کارزار میں گو اس میں سوشل بائیکاٹ کی شائقین کوئی ہے۔
 مجھے یقین ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں میں جلی طور پر اس صورت حال کا
 احساس پیدا ہو چکا ہے۔ جس سے یہ آج ہندوستان میں دوچار ہیں۔ یہی
 وجہ ہے کہ آج ہندوستان کا مسلمان داخل بخریبی عناصر کے مقابلہ میں
 دوسرے مذاہب کے مسلمانوں سے بدرجہا زیادہ ذکی العین ہے۔ میری رائے
 میں عام مسلمانوں کا یہ جلی احساس بالکل درست ہے۔ مجھے ذرا بھر شک
 نہیں کہ اس احساس کی ترقی ہندوستانی مسلمانوں کے اجتماعی شعور کی
 گہرائیوں تک پہنچی ہوگی۔ جس سے حیران کن اسے موقع پر "واداری" کا
 ذکر کرتے ہیں۔ انہیں واداری کا لفظ استعمال کرنے کا سابقہ ہی نہیں۔
 نہ وہ جانتے ہیں کہ یہ لفظ کہاں استعمال کرنا چاہئے۔ جذبہ واداری
 انسانی دماغ کی مختلف کیفیتوں سے پیدا ہو سکتا ہے۔ مشہور مورخ کہتے ہیں
 واداری کی سمجھ گہرائی میں لگتا ہے۔

ایسا وہ واداری ہے۔ جو فلسفین کا خاصہ
 بنا کرتی ہے۔ فلسفیوں کے نزدیک تمام مذاہب
 برسر ہیں۔ مؤرخین کی واداری دوسری نوعیت
 کی ہے۔ ان کے نزدیک تمام مذاہب یکساں باطنی
 عین۔ سماجی مدبرین کی واداری الگ نوعیت کی
 ہے۔ انہیں غلامانہ سے دلچسپی ہے کہ مذہب
 برآء کی ان تمام مذاہب کے یکساں استعمال کیا

حاکم ہو سکتا ہے۔ ایک رواداری کا اظہار اس
 شخص کی جانب سے ہوتا ہے جو فکر و عمل کے
 اختلاف کو اس لئے برداشت کرتا ہے کہ وہ خود
 نگر و غور کے عرصہ میں راستے سے ہٹا چکا ہے
 ایک رواداری کمزور اور عاجز لوگوں کا خاصہ ہوا
 کرتی ہے جو فقط اپنے ضعف اور ناپاکی کے
 باعث ہر اس شے اور ہر اس انسان کی توجہ میں
 برداشت کرنے پر مجبور ہوتے ہیں جو ان کی
 نگاہوں میں مقدس یا عزیز ہو۔"

واضح ہے کہ مندرجہ بالا نوعیت کی رواداری کوئی اخلاقی خوبی نہیں رکھتی۔
 ایسی رواداریاں ان اشخاص کا شیوہ ہوا کرتی ہیں۔ جو روحانی اظہار سے
 دیوالیہ ہو چکے ہوں۔ جس کی رواداری دعویٰ کشادگی اور روحانی وسعت کی
 گمشدہ دار ہوتی ہے۔ ایسی رواداری کا اظہار فقط وہی شخص کر سکتا ہے
 جو روحانی لحاظ سے تنومند ہو وہ اپنے عقیدہ میں کٹر ہونے ہونے بھی دوسرے
 مذاہب اور دوسرے عقائد کو سمجھ سکتا ہے۔ اور برداشت کر سکتا ہے۔ یہ
 رواداری صرف مسلمان کی شان ہے۔ اسلام خود ایک ہمہ گیر دین ہے۔ اور
 اس وجہ سے وہ دوسرے تمام ادیان و مذاہب سے باآسانی ربط اور محاورہ پیدا
 کر سکتا ہے۔ ہندوستان کے مشہور اسلامی شاعر امیر خسرو نے اس قسم کی
 رواداری کو ایک بہت پرست کی تشبیہ دیگر واضح کیا ہے۔
 وہ کہتا ہے :-

اے کہ تیرے دامن بہ ہندو سری ہم رہے آموز پرستش گری

۱۔ سعدیوں کی بت پرستی پر طعنہ زنی کرنے والوں کو از کم

خندوؤں کی طاحرات ۔ سارے مذاہب پرمتش سے کوئی عرصہ جاسا کرتے ۔

زندگی اور موت کا سوال

اللہ کا کوئی سچا عاشق ہی ان دیوتاؤں کی پرستش کرنے والوں کی

نہارندی کی جیسی قدر کر سکتا ہے۔ - خبیث وہ خود نہیں مانتا۔ آج کل
حولہ کے ہمین براداروں کی تنگیں کرتے ہیں ان کی سب سے بڑی غلطی یہ ہے
کہ جو شخص اپنے اعتقاد پر سختی سے قائم رہنا چاہتا ہے۔ وہ اسے بھی
عصب کا ملزم گزرتے ہیں۔ وہ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ اپنے عقیدے کی
حفاظت کرنا بھی کوئی اخلاقی کمزوری ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ اجتماعی عصبیت سے
عامی ہو کر اس کو ارض پر کوئی مخلوق زندہ نہیں رہ سکتی۔ - جب کسی کو وہ کیر
ارکان جسمانی احساس یا عقلی استدلال کے ذریعہ محسوس کریں۔ کہ ان کا معاشرہ
تمام ایراجتماعی ریس خوارہ میں ہیں اور وہ اپنی حفاظت کے لئے کوئی قدم
انفعالی تو ایسی صورت میں ان کے اقدام کو صرف اس معیار سے مولنا چاہئے کہ
ہر زندہ شے بہرحال موت کا مقابلہ کرتی ہے۔ اس ضمن میں ہرقول و فعل
کو اس کسوٹی پر پرکھنا چاہئے۔ کہ اس سے ملت کو زندہ رکھنے میں کیا مدد
ملتی ہے۔ - ایسی مثالیں میں سوائے یہ نہیں دیا کرتا کہ کسی فرد یا قوم کا
زیادہ مرتد قرار دینے، جائے زلیہ شخص کے خلاف کسی خیالی اخلاق کے اصولوں
کے ماتحت اجما ہے یا برا۔ بلکہ ایسی صورتیں میں سوائے یہ ہوتا ہے کہ
اس ایک شخص سے جب سلوک کیا جائے گا۔ وہ زندگی کو لقمیت دے گا یا موت کا
پلہ بھاری کرے گا۔ پنڈت جواہر لال نہرو کا خیام ہے کہ جب کوئی معاشرہ
دینی اصولوں پر قائم کیا جاتا ہے تو اس کے ساتھ ہی زمیں کیتھولک کلیسا کی
طرح اپنا دینی "احتساب" اور مذہبی تعویذ" کا محکمہ بھی قائم کرنا ضروری

ہو جاتا ہے۔ یہ مفروضہ عیسائیت کی تاریخ کے لحاظ سے توضیح ہے۔ لیکن
پشت کی منظر کے برعکس اسلام کی تیرفی سو سال کی تاریخ سے ثابت ہوتا ہے
کہ دینی احتساب از رو ہی تمیز کا کوئی محکمہ کبھی کسدا اسلام طہ میں
قائم نہیں ہوا۔ قرآن مجید ا تسم کے کسی محکمہ کے قیام سے صاف منع
کرتا ہے۔ حکم ربانی ہے کہ :

وَلَا حِجْسَ لَیْسَ فِیْہِمْ جِمَاعٌ

(الحمرات رکوع ۶)

.....

روزنامہ "زمیندار" ۱۵ جولائی ۱۹۵۶ء

صفحہ نمبر کالم نمبر ۸-۷

نمائندہ "ڈان" کی غلط بیانی

(نمائندہ زمیندار)

لاہور۔ ۱۱ جولائی۔ "ڈان" کے نامہ نگار خصوصی مقیم لاہور

نے مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری صدر مرکزی جمعیت العلما پاکستان کی طرف سے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ مولانا صاحب کا خیال ہے کہ احرار کا مظاہرہ احرار کے سیاسی مقصد پر مبنی ہے۔

آج مولانا ابوالحسنات نے ایک بیان میں نامہ نگار "ڈان"

کی اس خبر کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے اس قسم کا کوئی بیان نامہ نگار "ڈان" کے پاس نہیں دیا ہے۔

"مولانا کے بیان کا ممکنہ منہ حساب نہیں ہے"

جریڈہ "ڈان" پرچہ ۱۰ جولائی ۱۹۵۶ء میں نامہ نگار خصوصی

صاحب نے مذکورہ منسوب کردہ بیان شائع کر دیا ہے۔ جس میں رقم قرائز میں کہ میں نے یہ کہا ہے کہ قائدانہوں کے خلاف احرار کا مظاہرہ احرار کے سیاسی مقاصد پر مبنی ہے۔ یہ الفاظ میرے قلم سے نہیں ہیں۔ یہ

نامہ نگار صاحب کے لئے آفریقہ دماغ کی تخلیق ہے انہوں نے اس بات میں

احرار اور دیگر اسلامی جماعتوں میں تسلیت و اخراج پیدا کرنے کی کوشش

کی ہے۔ میں یہ حقیقت واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بیان کرنا چاہتا ہوں

کہ اس معاملہ میں تمام اسلامی جماعتیں متفق ہیں۔ اور یہ ان کا ایمان ہے

(بقیہ صفحہ ۲۸ پر)

آخر میں نامہ نگار مباحثہ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ
آپ مذہب مسائل میں الحدیث کی کوشش نہ کیا کریں۔ اور اپنی سرگرمیوں
کو اچھے مخصوص سیاسی مصالح تک محدود رکھا کریں۔

.....

ایسٹیکس نمبر ۱۲

روزنامہ "آفاق" لاہور مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۵۶ء

پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں عنقریب

ختم نبوت کی مسئلہ پر غور کیا جائیگا

مسلم لیگ کے ارکان صوبہ میں سیاسی اور مذہبی خلفشار کو بڑھانے کا

ذریعہ نہ بنیں

صوبائی مسلم لیگ کے صدر میان ممتاز دولتانہ کی اپیل

لاہور - ۱۶ جولائی - ۱۶ اور ۲۷ جولائی کو لاہور میں پنجاب مسلم لیگ کی

مجلس عاملہ کا ایک اہم اجلاس منعقد ہو رہا ہے - پنجاب مسلم لیگ کے صدر

میان ممتاز محمد خان دولتانہ نے اس ضمن میں پنجاب مسلم لیگ کے ارکان سے

اپیل کی ہے کہ وہ ضبط و نخل سے کام لیں اور ختم نبوت کے بنیادی مسئلہ

پر پنجاب میں اس وقت جو مذہبی اور سیاسی خلفشار پیدا ہو گیا ہے اسے

دور کرنے میں مسلم لیگ کے اس اعلیٰ ادارہ سے تعاون کریں -

میان ممتاز دولتانہ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ختم نبوت کے بنیادی

مسئلہ کے بارے میں پنجاب میں بعض سیاسی اور مذہبی مسائل اٹھ کھڑے ہوئے

ہیں اور صوبہ کے بیشتر مسلمانوں کی توجہ اس وقت اس مسئلہ پر مرکوز ہے -

اس سلسلہ میں میں پنجاب مسلم لیگ کے ارکان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ

وہ ۲۶ اور ۲۷ جولائی کو پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد

ہو رہا ہے - اجلاس میں اس مسئلہ کے مختلف پہلوؤں بالخصوص اس سے

پیدا شدہ سیاسی مسائل پر بحث اور سکون سے غور کرنے کا پورا موقع ملے گا -

جہاں تاہم پنجاب کا تعلق ہے - پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عاملہ اور

مسلم لیگ کو متصل ہی دواغئے توہیں باختیار ادارے عین - جن سے
صوت کے مسلمان حائز طور پر تمام اہم مسائل پر صحیح رہنمائی کی توقع
کر سکتے ہیں -

چونکہ صوبائی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا عنقریب اجلاس منعقد
ہو رہا ہے - اسلئے میں پنجاب مسلم لیگ کے تمام ارکان اور کارکنوں سے
اپیل کرتا ہوں کہ وہ اجلاس کے انعقاد میں کوئی ایسی بات زبان سے نہ
نکالیں - کوئی ایسی کارروائی نہ کریں - جس سے فضا مگر موحاشے -
یا ان مسائل پر ایسا اثر ہو کہوں سے غور و بحث کرنے کے باعث کو نقصان
پہنچے -

.....

ایسٹیکس نمبر ۱۲

روزنامہ "آفاق" لاہور مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۵۲ء

کوئی سلطان قانون کو حاکم بن نہ لے۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی اپیل

اسلامیوں پاکستان میں قیمت پر امن برقرار رکھیں۔

کوئی شخص دشمن کے ہاتھوں میں مرکز نہ کھیلے۔

————— شاف رپورٹر سے —————

لاہور ۱۹ جولائی۔ آج امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے سانحہ ملتان کے سلسلہ میں اپنے خصوصی اشرویو میں تمام اسلامیوں پاکستان سے اپیل کی ہے کہ وہ کسی حالت میں بھی قانون کو مرکز اپنے ہاتھ میں نہ لیں۔ امن کو مزید قائم رکھیں اور دشمن کے ہاتھوں میں نہ کھیلنے سے اجتناب کریں حضرت امیر شریعت نے فرمایا ہے

"میں مسلمانان پاکستان کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ وقت بڑی نردانگی بڑی دانائی اور انتہائی حزم و احتیاط کا ہے۔ اتحاد بین المسلمین کا جو نظارہ مسئلہ نور پر ایزم رائیں کر غیر مسلم اقلیت قرار دینے جانے پر لاہور میں دیکھا گیا اس کے مقابلے میں مرزائی گروہ اپنے تمام دخل و غریب کو مختلف لباس پہنا کر میدان میں آ کھڑا ہوا ہے۔ ملتان کے سانحہ کے متعلق حواطیلات موصول ہوئی ہیں۔ اس سے میرے قلب کو انتہائی صدمہ پہنچا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ مسلمانان پاکستان اپنے ملکی وطن مفاد کی خاطر امن و غیب کو اس طرح قائم رکھیں کہ ملک میں امن قسم کا کوئی دوسرا واقعہ پیش نہ آنے پائے۔"

حضرت امیر شریعت نے فرمایا کہ میں ہر مسلمان سے خواہ وہ کسی فرقہ و ملک سے متعلق رکھتا ہو بحیثیت ایمان مسلمان کی تمام اہل اسلام کو واسطہ دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ دنیا میں حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ وہ انتہائی اشتعال انگیزی کے باوجود کب بھی ہر قاصد کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں۔ (ہفتہ اگلے صفحہ پر)

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ مرزائی اس وقت
 بحر طور سے اشتعال دلچسپی کی کوشش کریں گے
 اور مسلمانوں کو اپنی قائم کردہ حکومت سے
 متصادم کرنے میں کوشش کسراٹھا نہ رکھیں گے۔
 تاکہ مسلمانوں کا وہ بلند مقصد جس کی خاطر وہ
 جدوجہد کر رہے ہیں پورا نہ ہونے پائے۔
 اس وقت حوشخص بھی مسلمانوں کا رخ تشدد
 اور اشتعال انگیزی کی طرف پھیرے گا۔
 یقیناً اسے مرزائی یا مرزائیوں کا دوست اور ایجنٹ
 سمجھوں گا۔ مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے ہوشیار
 رہنا چاہیے۔"

حضرت شاہ صاحب نے آخر میں فرمایا: "میں موقع پر جہاں میں عوام
 سے بالکل برامی رہنے کی درخواست کروں گا۔ وہاں حکومت سے اپیل کروں گا کہ
 وہ ملتان کے سانحہ غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائے تاکہ اصل حقائق پتہ لگ
 سکیں آجائیں اور حقیقی دشمن کا پتہ چل جائے۔"

"میں آخر میں اہل اسلام سے ایک مرتبہ پھر اپیل کرتا ہوں کہ
 وہ امن کو ترجیحیت سے برقرار رکھیں اور دشمن کے ہاتھ میں کھیلنے سے
 احتیاط کریں۔"

حضرت امیر شریعت نے اس ایڈ کا اظہار فرمایا کہ اگر تمام امن وامان
 کے سلسلے میں مسلمان انکی اپنی برعص کریں گے۔ تو اللہ تبارک و تعالیٰ
 ان کی مدد کریں گے۔ اور اپنے نیک مقصد میں یقیناً کامیاب ہوں گے۔

.....

۱۶ اپریل ۱۹۵۲ء

"آفاق"

روزنامہ "آفاق" لاہور - مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۵۲ء

ملتان کا الحاک سانحہ

ملتان میں فائرنگ کی روئداد پڑھکر ہر اس شخص کو انتہائی

صدمہ پہنچا ہوگا جو تحریک ختم نبوت کی کامیابی کے لئے امن و امان کو ہر قیمت پر برقرار رکھنے کا حامی ہے۔ فائرنگ میں جو مسلمان شہید ہوئے ہیں ان کے پسماندگان سے دلی مدد دی جا رہی ہے اور توقع کرتے ہیں کہ یہاں متاثر محمد خان دولت خانہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے سانحہ ملتان کی جس غیر جانبدارانہ تحقیقات کراچی کا اعلان کیا ہے۔ وہ جلد از جلد پایہ تکمیل پانچویں کی۔ تاکہ عوام کو یہ علم ہو سکے کہ میں انتہائی رنجیدہ واقعہ کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے اور اس کی تہ میں کون سے عوامل کام کر رہے تھے؟ آیا یہ کسی کبیر سازش کا نتیجہ ہے یا ملتان کا انوسنٹاؤ سانحہ محض اتفاقیہ طور پر رونما ہوا۔ خطرے نزدیک، ملتان کے خوں کا ایسا دایہ، خطرہ مظہر ہے اور ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت کی تحقیقات کے منظر عام پر آجائے کے بعد اس محرم کے خلاف انتہائی سخت کارروائی کی جائے۔ اب جب کہ ملتان کے واقعہ نے ہر مسلمان کو سخت متاثر کر رکھا ہے۔ ہم ایک بار پھر اہل پنجاب کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا اپنا فرض مہمیں تصور کرتے ہیں کہ یہ انتہائی صبر و تحمل و احتیاط سے کام لیں تاکہ اصل بنیاد پر مقصد کو حاصل نہ پہنچنے پائے۔ چنانچہ ہمیں یہ احساس ہوا جس کے پیش نظر ہم نے آج سے ایک ہفتہ قبل "یوم اللالہ" کرتے ہوئے اس خدشہ کا اہل سار کیا تھا کہ :-

"ہمیں اس یوم مطالبہ سے سب سے پہلا خدشہ

یہ نظر آتا ہے کہ خداخواستہ کہیں ان

جلسوں میں قادیانوں سے تساد ہو گیا ہو

قادیانوں کے دل کی مراد پوری ہو جائے گی

محفوظ ختم نبوت نبوت کی تحریک تو وہیں کی

وہیں رہ جائے گی ۔ البتہ انسداد تشدد کا

ایک نیا سوال پیدا ہو جائے گا ۔"

اس میں افسوس سے کہا پڑتا ہے کہ اس مشورہ کو گوش ہوش سے نہ

سنا گیا ۔ چنانچہ مجلس احرار کے ایک مقتدر رہنما نے بھی اپنے تازہ بیان میں

مطارے اس مشورے کی حرف بحرف تائید فرمائی ہے ۔

حکومت پنجاب کے سرکاری اعلان میں سائنڈ ملتان کی جو تفصیل

بتائی گئی ہے ۔ اس کے مطابق جمعہ کے روز ہی لخمی چارج کے اہماء سے

عوام میں اضطراب پیدا ہو گیا تھا ۔ چنانچہ دوسرے دن حوالات پش

آئے وہ ٹائرنگ پر منتج ہوئے ۔ لیکن

ہمیں حیرت اس بات پر ہے کہ جب جمعہ کی

شام تک کی صورت حال کاظم ہو چکا تھا تو مقامی

ہائیر اڈر ذمہ دار اصحاب نے حالات کو احوال پر

لانے کی کوئی ایسی کوشش کیو، نہ کی جس کے

بعد اگلے روز کی صبح کے واقعہ کی نوبت ہی

نہ آئی ۔"

ملتان کا یہ انسوسٹاک سانحہ اس امر کا تقاضا ہے کہ صوبہ

ضلع امن و امان برقرار رکھنے کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائے۔

کیونکہ اس مرحلہ پر ذرا سی غفلت بھی خطرناک نتائج پیدا کرنے کی موجب

ہو سکتی ہے۔ ملک و ملت کے بدخواہ افواہیں پھیلا کر یا عوام کو قانون شکنی

کے لئے ابھار کر اپنا غصہ خاص کرنیکی کوشش کریں گے۔ چنانچہ

آج ہمیں دفتر میں دوسرے شہروں سے ٹیلیفون پر ایسے بے شمار پیغامات

ملے کہ وہاں لاپرواہ اور بعض دوسرے شہروں میں فائرنگ کی افواہیں پھیلانی

جا رہی ہیں۔ لیکن ہماری کامیابی اسی میں ہے کہ عوام انتہائی اشتعال

انگیزی کی صورت میں کسی مشعل نہ ہوں۔ ملک و ملت کے مفاد کو بروقت

پیش نظر رکھیں۔ قانون شکنی سے احتساب کریں۔ اور محلہ دارکشیان

قائم کر کے امن برقرار رکھیں۔

اب جب کہ اخباری اطلاعات کے مطابق احرار زعماء کو رہا کیا

جا رہا ہے۔ اور دفعہ ۱۲۲ کے ماتحت تمام احکام بھی واپس لئے جا رہے

ہیں تو ہم اپنے علماء کرام اور مسلم لیگی کارکنوں سے درخواست کریں گے۔

کہ وہ صوبے کے کونے کونے میں پھیل جائیں۔ عوام کو براہ راست رہنے

کی تلقین کریں۔ اور ان پر یہ حقیقت واضح کر دیں کہ تحریک ختم نبوت

سے اس میں بڑی دشمنی اور کوئی نہیں ہوگی کہ ہم حزم و احتیاط کا دامن

چھوڑ کر بالواسطہ یا براہ راست اس تحریک کے دشمنوں کے آلہ کار

ہیں جائیں۔

.....

ایسٹیکس نمبر ۲۷

روزنامہ "زمیندار" مورخہ ۲ اگست ۱۹۵۲ء

۱۲ اگست کو تادمیون کے متعلق حکومت پاکستان کی پالیسی کا اعلان کر دیا جائیگا

حکومت پاکستان ۱۲ اگست تا مراثیوں کے متعلق اپنے موقف کا اعلان کر دے گی
الحاج ناظم الدین

حکومت پاکستان کا فیصلہ علمائے کرام کی مرضی اور شریعت اسلامی کے مطابق ہوگا
(صدراعظم)

صدر پاکستان سے مولانا اختر علی خان کی قیادت میں وفد کی ملاقات

اور اس کی تفصیلات -

کراچی سے لکڑ لاہور تک براہ راست سفر پر مولانا اختر علی خان کا

فقید الثالی خیر مقدم

کراچی - (۱۱ سے) :- مولانا اختر علی خان کی قیادت میں تحریک تحفظ ختم نبوت

کا ایک وفد صدر اعظم پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین سے ملائی ہوا - مولانا

اختر علی خان نے سہایب شریعہ و بسط کے ساعد صدراعظم کی خدمت میں مرزائیت

کے متعلق مسلمانوں کے احساسات و جذبات پیش کئے - اور کہا کہ مسلمانوں کے

یہ مطالبات ہیں - (۱) مراثیوں کو اقلیت قرار دیا جائے - (۲) ظفر اللہ خان

کو وزارت سے الگ کر دیا جائے - (۳) گیدی اسماعیلوں پر جسکی مرزائیوں کے

اعداد و شمار شائع کئے جائیں - (۴) ربوہ کی اراضیات مرزائیوں سے واپس

لی جائیں -

مولانا اختر علی خان نے کہا - کہ ربوہ میں جو اراضی مرزائیوں کو

دیکھے گئے حساب سے دی گئی ہیں یہ علاقہ گولیمار کے ۷۵ ہزار مہاجرین کو

دیدی جائے - تاکہ وہ اس اراضی پر مکانات بنا کر آرام اور امن کی زندگی

بسر کر سکیں -

صدر اعظم نے وفد کی سرحدات کو نہایت اطمینان اور مدد دی ہے

سنا — اور فرمایا —

صدر اعظم کا جواب

صدر اعظم نے تمام سرحدات سننے کے بعد فرمایا —

"مجھے ملت کے جذبات و احساسات کا پورا علم ہے

میں جانتا ہوں — کہ سلطان کیا چاہتے ہیں — لیکن

میں اسہیں اپیل کروں گا — کہ حکومت ان کے جذبات

کا پورا پورا احترام کرتی ہے — لیکن ان کے مطالبات

کو پورا کرتے کے راستے میں کچھ آٹھنی دشواریاں ہیں

ان دشواریوں کو دیر کرنے میں کچھ وقت لگے گا —

اس لئے مسلمانوں کو توقف اور اطمینان سے کام لینا

چاہئے — اس باتوں کے سرفراز رکھنے میں حکومت سے

معاون کرنا چاہئے — ہم جو بھی فیصلہ کریں گے —

وہ حقیقت ہو گا — اور مسلمانوں کے لئے قابل قبول

ہو گا —

آپ نے کسی قدر زور دار الفاظ میں فرمایا —

ہمارا فیصلہ علمائے کرام اور علمائے اسلام کی مرضی کے

مطابق ہیں قانون شریعت اسلامیہ کے مطابق ہو گا —

مسلمانوں کو اطمینان اور امن سے حالات کا جائزہ لینا

چاہئے — اس کا احترام کرنا چاہئے

آپ نے فرمایا :-

۱۲ اگست ۵۵ء اپنی بنیادی حکمت علی کا

اعلان کر دیں گے۔ ۱۲ اگست ۵۵ء حکومت اپنے

موقف کی وضاحت کر دیگی۔ صحیحہ ابد ہے۔

کہ یہ وضاحت ملک کی رائے عامہ کو مطمئن کر دے گی۔

صدر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین کے ارشادات گرامی سننے کے بعد

مولانا اختر علی خان نے جواباً کہا۔ ہم نے بہت زیادہ توقف۔ اطمینان

اور صبر کیا۔ ہم نے انتہائی افسوسناک واقعات پر بھی صبر کیا ہے۔

ہمارے ملک کے صدر اعظم حواشیائی، بدعنوان ہیں۔ جن کے دل میں اسلام کی

بے حد محبت ہے۔ اور جو اس تاویل دہر میں باشندگان پاکستان کے لئے

واحد روشنی کی کرن ہیں۔ اگر یہ فرماتے ہیں۔ کہ سلطانوں کو مزید توقف

کرنا چاہئیں۔ اور سرحد کام لینا چاہئیں۔

تو ہم اپنے راہدہ قائد امیر شہباز زید دار صدر اعظم کو یقین دلانے میں

کہ سلطان ان سے پورا پورا تعاون کریں۔ صبر و ضبط اور تمام رنسیق کا پورا

ثبوت مہیا کریں گے۔ سلطان ان کی حکومت سے پورا تعاون کریں گے۔

مولانا اختر علی خان کا بیان ہے۔ صدر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین

ملک کے حالات، اذیتوں اور مسائل سے بے حد متاثر نظر آتے تھے۔

مولانا اختر علی خان گولسار میں

مولانا اختر علی خان گولسار کے ۷۵ ہزار سے کس اور مظلوم مہاجرین

کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ ۷۵ ہزار مہاجر کانپور۔ آلہ آباد۔

اور جمشود سے تھے۔ وہ پتہ کرکراچی پہنچے ہیں۔ یہ گولسار کے جار میں عزت

میں خاص پوش جھونپڑیں پہنے ہوئے ہیں۔ لیکن ہارشون نے ان کے

چھوڑنے کو زمیں ہوس کر دیا ہے۔ ان ان غریبوں کے پاس آستان کی نیلگوں جمع
اور زمین کا خاکستری فرش ہے۔ جس پر یہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کی حالت
نہایت قابل رحم ہے۔ کمزوروں میں پانی جمع ہے۔ سرچھپانے کو کوئی حکم نہیں۔
مجموعوں کے گائے کی وجہ سے طسرا پھٹا، حاس کا دارہ ہے۔ مکھیاں عام ہیں۔ اگر
اس علاقہ میں فروری اور پر صفائی کا انتظام نہ کیا۔ تو وبا کی امراض کے پھوٹ جانے کا خطرو
ہے۔ مولانا اختر علی خان نے ان کے مباحثوں کو خطاب کرتے ہوئے ان سے عطردی
کا اظہار کیا۔ اور فرمایا کہ جب تک کہ ان کو مکانات مہیا نہیں ہوئے۔ جب تک کہ آپ کے
مطالبات پورے نہیں ہیں کہ۔ "زمیندار" حکم پر زور دیتا رہے گا۔ آپ یہ فرمایا۔
مجھے افسوس ہے۔ کہ کراچی کے احکام نے ابھی تک ان غریب مباحثوں کے مکانات
مہیا کرنے کے سلسلہ میں کوئی موثر قدم نہیں اٹھایا۔ کراچی کے حکام کا یہ تساہل
بے رخی اور تضاد قابل مذمت ہے۔ کراچی کے حکام کا فرض ہے۔ کہ وہ ان ۷۵ ہزار
بے کسوں کو درکسم کی مدد سے لے کر۔ ان کے اٹنے مکانات بنائے۔ تاکہ یہ لوگ امن و
سکون کی زندگی بسر کر سکیں۔ مولانا اختر علی خان نے فرمایا۔ کہ بھائیو !
میں کوئی امیر آدمی نہیں۔ نہ سرمایہ دار ہوں۔ تاکہ آپ کی امداد کے لئے
ایک سو روپے کی حقیر رقم آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اور "زمیندار" کی طرف
سے آپ کو ہر ممکن امداد کا یقین دلانا ہوں۔

کراچی سے رانگی

مولانا اختر علی خان پاکستان میز کے سربراہ کراچی سے لازم لاہور روانہ ہوئے۔
اسٹیشن پر آپ کو الوداع کہنے کے لئے کراچی کے معززین مسلم لیگی کارکن۔ احرار لیڈر
تاحر۔ سینکڑوں کے تعداد میں اسٹیشن پر موجود تھے۔ گاڑی اللہ اکبر۔ پاکستان زندہ باد
اور ظفر اللہ خان کو نکال دے کے نمبر کے دریاں روانہ ہوئی۔ راستے میں خانپور۔ ڈبرہ نواس
اور ملتان میں ہزاروں مسلمانوں نے مولانا اختر علی خان کا استقبال کیا۔ حانبوال میں
مولانا اختر علی خان کے استقبال کے لئے ہزاروں مسلمان موجود تھے۔ اس حکم مولانا

اختر علی خان کی خدمت میں انجمن تحفۃ ختم نبوت کے وفد مولانا عبدالقادر خطیب
جامع مسجد - حکیم عبدالغنی محامد کشمیر - شیخ محمد سعید - اور شیخ
محمد امین نے ذیل کا مہمانانہ پیش کیا -

مہمانانہ خیر مقدم

محترم - ہم آپ کا یہ خلوص خیر مقدم کرتے ہیں - ہم اندوہ
وسرت کے لیے حل جذبات لے ہوئے - آپ کو الوداع کہنے کے لئے حاضر
ہیں - ہم اس لئے کہ ملتان کے حادثہ جانکاہ نے ہمارے دل و حشر پاش
پاش کر دیئے ہیں -

سرت اس لئے کہ اس دور الحاد و زندقہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ناموس پر کب مرتدے پالے موجود ہیں - اس سرت میں مزید
اضافہ حضرت مولانا فرطی خان کی اس پیرانہ سالی میں ناموس رسول کے تحفہ
کے لئے فرزندوں کو جمع کر لکرا کر آپ کی عاتقہ المسلمین کو ہر وقت پکارا ہے -
مولانا - تمام پاکستان میں قبل حکیم الامت حضرت علامہ اقبال نے
مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کا تحیہ پیش کیا تھا - اس کے بعد خود مرزا
بشیر الدین محمود نے حکیم الامت کے دراندیشی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے
فرقہ کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا - ہمارا دل بلیوں اچھلتا ہے - جب ہم
اس مطالبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے زہندار کو پیش پیش پائے ہیں -
ہمارے محبوب قائد - ہم آپ کی وساطت سے اپنی اسلامی حکومت کی

توجہ مندرجہ نہایت اہم مطالبات کی طرف سے بذور کرانا چاہتے ہیں -

(۱) مرزائیوں کے اقامت قرار دیا جائے - سرظفر اللہ کو وزارت خارجہ سے

علحدہ کیا جائے -

(۲) کشمیر کا حلقہ اولہ حلقہ دومہ کیا جائے -

(۳) شہری حائیداد کا حلقہ از جلد معارضہ دیا جائے۔ ضرورہ حائیداد

گوکرایہ کی وصولی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

(۲) میں نے کاری رشید ستانی - کتبہ پوری اور اقربا پروری کے مخلوط

احتیاطی اور مشترک تدابیر کی حائثین۔

(۵) اس وقت جب کہ گندہ کی فصل کا آغاز ہے۔ اور گاؤں میں گھلیے ہندوں

سازمے گیارہ روز پہلے ہی گندم کا غریف، مینا - غویا مگر لئے وہاں جان میں رہا ہے -

آپ اس سلسلہ میں ہماری مدد فرمائیں۔

(۶) نظام تعلیم میں بنیادی تبدیلیاں کی حائنین - نوز غریبا کو تعلیمی مراعات

۱۔ دی حائین -

(۷) صبح عامہ کے محفل کی خاطر عازمت سکیم کو فروغ دیا جائے۔

محکم اختراع ہے کہ آج کل موجود برسرِ اقتدار پارٹی کے قائد صحابی و ماسر

ہونے کے بغیر کسی ترغیب، تہنیت یا بہر کسی رعائے و دھماکے کے طے کی دھڑکی

ہوئی تھی یہ واقعہ رکنا ہے۔ لہذا ہم متنبی میں۔ کہ خطرے متذکرہ ہلا

مطالبات کے متوازی کے لئے اپنی شاددار سابقہ روایات پر چل کر ہمارے معاون

ثابت ہوں ۔ خدا ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

والسلام مع الأكرام

پیتر گندہ - (شمس) بشیر آرہتی غلہ منڈی

منجانبہ - اعلیٰ ترین اور کثرت -

مولانا اختر علی خاں نے سپاسدہ کا حیلہ پیش کرتے ہوئے مسلمانانِ خانیوال

کا شکرہ ادا کیا۔ اور فرمایا میں مسلمانوں کا یہ ادنیٰ خادم اور رضا کار ہوں

اگر ملت اسلامیہ اہل رب ورس رسالت، مآب، علی، ائمہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لئے مہری

جان بھی قربان ہو جائے میرے فریادی کی ۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی

حق ہو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

کسی سلطان کے لئے اس سے بڑی سعادت اور کچھ نہیں ہو سکتی - کہ

سلطان اپنی جان - اپنی اولاد - اپنی دولت - حتی کہ مزید حضور نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت پر قربان کر دے اس وقت پاکستان انسانی

فاز کے دور سے گزر رہا ہے - ہم بیرونی اور اندرونی دشمنوں سے گھرے ہوئے

ہیں - ہماری آزادی کو شدید خطرہ درپیش ہے اس وقت میں متحد ہو کر

بیرونی اور اندرونی دشمنوں کو پاکستان کو بچانے کے لئے جدوجہد کرنی چاہئے -

ہم آپ کو یقین دلانا ہوں - آپ کے مطالبات منظور ہو کر رہیں گے - مرزائیوں

کو اقلیت قرار دیا جائے گا - سفر اللہ خان وزارت خارجہ پر نہیں رہ سکا -

کوٹھکڑا نہیں سکتی - آپ کے مطالبات
کوئی حکومت رائے عامہ کے مطالبات منظور ہوں گے - اور انشاء اللہ ضرور منظور ہوں

گئے - لیکن میں آپ سے اپنا کہہ گا کہ آج ہر امن اور نظام و ضبط سے کام

لئے جائیں - اشتعال میں آکر کوئی حرکت ایسی نہ کریں - جس سے آپ

اور حکومت درمیان کوئی تصادم ہو جائے - ہمارے دشمن چاہتے ہیں کہ وہ

ہمیں اشتعال دلا کر حکومت سے ٹکرا دیں - تاکہ ہماری کامیابی مبادا یہ ناکام

ہو جائے - قانون کو کس صبر سے بھی ماتحت ہون میں لینے کی کوشش نہ کریں -

اورکار، میں استقبال

اورکار، میں بنی ہزاروں مسلمانوں سے اس کا استقبال کیا - آپ نے

اس جگہ بنی شہر کر کے دیئے مسلمانوں کو ہر امن رہنے کی تلقین کی اور فرمایا

رو مرزائی کے سلسلہ میں ہر امن، ارفقہ ہر اپنی جدوجہد کو قانون کے اندر رکھتے

ہوئے جاری رکھیں -

.....

روزنامہ "زیندار" مورخہ ۲ اگست ۱۹۵۲ء

صفحہ نمبر ۱۶ ہر کالم نمبر ۱

"فتنہ مرزائیت"

• مری (۱۱۱۱ سر) — گذشتہ جمعہ کے روز (۲۵ جولائی ۱۹۵۲ء)

بڑے ٹاکخانہ والی مسجد میں مولوی عبداللطیف صاحب نے نماز سے پہلے
فتنہ مرزائیت کے متعلق ایک موثر اور قائل تقریر میں قرآن اور حدیث سے یہ ثابت
کیا — کہ حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور ان کے بعد
کوئی تشریحی یا غیر تشریحی نبی نہیں آئیگا — خواہ اس کی نوبت کچھ ہی ہو —
وہ مرتد اور کافر ہوگا — مسجد نمازیوں سے ہماری ہوش محسوس اور انہیں نے بڑی
توجہ سے مقرر کی تقریر سنی — تقریر کے خاتمہ پر غاضب مقرر نے یہ قرارداد پیش کی کہ
چونکہ مرزائی جماعت رسوں کوہم کی خاتم النبیین کے منکر کی حیثیت سے علمائے اسلام
کے نزدیک مرتد اور کافر ہیں — اسلئے انہیں پاکستان کی غیر مسلم اقلیتوں کی طرح
اقلیت والی جماعت قرار دیا جائے — اور اسی لحاظ سے ان کے حقوق کی حد معین
کی جائے — تمام نمازیوں نے ہاتھ کھڑے کر کے اس قرارداد کو بالاتفاق مناور کر لیا —
دوسری قرارداد اس حصوں کی تھی — کہ فراللہ خان مرزائی کو اس کے عہدہ
وزیر خارجہ سے برطرف کر دیا جائے — کیونکہ مرزائیوں کی مخصوص اور خلیہ
کارروائیوں کی پس منظر یہ حمد و اسلام کا اعتبار کموچکا ہے — اور وہ اسکا اہل
نہیں رہا — یہ قرارداد بھی تمام نمازیوں نے ہاتھ کھڑے کر کے بالاتفاق
مناور کر لی —

.....

روزنامہ "زمیندار" لاہور مورخہ ۲ اگست ۱۹۵۲ء صفحہ نمبر

مسلمانوں کے خلاف متحدہ محاذ قائم کرنے کے لئے قادیانی اور لاہوری مرزائیوں میں معاہدہ ہو گیا۔ ۲۸ سال کے بعد اندلس اور دمشق مرزائی مسلمانوں کے خلاف متحد ہو گئے۔ ————— لائحہ عمل مرتب کر لیا گیا۔

دنیا کی کوئی طاقت ہمیں احمدیت سے منحرف اور تزلزل نہیں کر سکتی
ہندوؤں کی طرح بھاگو نہیں ہاگہ "مٹالون" کی مدافعت کرو۔ ربوہ میں ظفر اللہ کی
موجودگی میں مرزا محمود کی انتہائی اشتعال انگیز تقریر۔

"احمدیت" کا نام ترک کر کے مرزا محمود خفیہ تحریک چلانا چاہتے ہیں
"قادیانیان قادیان" کی جماعت انقلابی پارٹی ہے ؟
فضیل سر رہسچ انسٹی ٹیوٹ کے خلاف سرکاری طور پر تحقیقات کرائی جائے۔
————— ہمارے سیاسی نامہ نگار سے —————

لاہور۔ ۲ اگست۔ مجمعے نہایت مستند اور معتبر ذرائع سے معلوم
ہوا ہے کہ مرزائیوں کی لاہوری اور قادیانی جماعتوں کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا ہے
اور ۲۸ سال کے بعد مرزائیوں کی دونوں جماعتیں مسلمانوں کے خلاف متحدہ محاذ
قائم کرنے پر تیار ہو گئی ہیں۔ مجمعے لاہوری اور قادیانی جماعتوں سے قریبی تعلق
رکھنے والے حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ دونوں جماعتوں کے مقتدر ارکان کے مابین
اس سلسلہ میں خط و کتابت کے بعد ملاقاتیں بھی ہو چکی ہیں۔ اور ان ملاقاتوں
میں دونوں جماعتوں کے رہنماؤں نے مسلمانوں کے خلاف متحدہ محاذ قائم کرنے کا
ہرگز کام بھی وضع کر لیا ہے۔ اس پروگرام کی تفصیلات معلوم نہیں ہو سکتی۔ لیکن
مرزا محمود احمد کے بیان مجریہ ۲ اگست سے حوالہ فضل مورخہ ۲ اگست کے صفحہ ۲
پر "حضرت امیر المؤمنین اید اللہ تعالیٰ کا ارشاد کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔
اس بات کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ لاہوری اور قادیانی جماعتوں کا گہر جوڑ کیا جا رہا ہے

اس میں مرزا محمود احمد - بالاعادہ دہل قادیانیوں اور لاہوریوں سے اتحاد کی اپنا
کی ہے -

دوسرے اور ۱۱ دوسرے سے تعاون کریں - ایسا
دوسرے کی مدد کریں اور خطرہ کے وقت میں ایسا
دوسرے کا ساتھ دیں - بہت سی مشکلات ہو
اسی ایک تحویز سے ٹل سکتی ہیں - جس میں
اس اعلان کے ذریعہ سے اپنی جماعت کے دوستوں کو
اس امر کی طرف توجہ دیتا ہوں کہ ایسے نازک مواقع
پر اختلاف کا خیال بھی کرنا ایسا خطرناک کٹھن اور ایسا
سخت ہتھیار ہوتا ہے -

مرزا محمود احمد نے مرانیوں کو تدابیر کی یہ کہ وہ مسلمانوں کے خلاف متحد ہو
جائیں اور اسے تمام اختلافات دور کر دیں - یہ جو نہیں کہا جا سکتا - کہ دو پارٹیوں
میں سے کسی نے دوسرے پارٹی کے حامی ہتھیار پھینکے ہیں - لاہوری جماعت
قالبہ ۱۹۱۲ء میں قادیانی پارٹی سے الگ ہوئی تھی - ۱۹۱۲ء سے ۱۹۵۲ء تک
دونوں پارٹیوں کے مابین شدید اختلافات رہے ہیں - دونوں پارٹیوں نے ایسا دوسرے
کے رهنماؤں کی ذاتی اخلاقی اور اندری زندگی پر شدید خطے جاری رکھے - موجودہ
تحریک تحفظ ختم سو کے شروع ہوتے ہی دونوں پارٹیوں کے رهنماؤں میں خط و کتابت
اور پیام رسانی کا سلسلہ شروع ہو گیا - تاکہ مسلمانوں کے خلاف متحدہ محاذ قائم کرنے
کے سلسلہ میں ایسا متحدہ محاذ قائم کیا جا سکے -

مجموعہ مطلوبہ ہوا کہ قادیانی پارٹی کے مقتدر ارکان سے جن میں
عبدالرحیم درد وغیرہ شامل تھے - لاہور میں خواجہ نذیر احمد ماسٹر بمقرب خان اور
لاہوری پارٹی کے امیر مسٹر عبدالدین سے ملاقات کی - اور مرزا محمود احمد کی طرف سے

ایک خاص مکتوب انکے حوالے کیا ۔ جس میں ان حضرات سے کہا گیا تھا کہ وہ
مرزائیت کے تحفظ و بقاء کے لئے متحدہ خطہ قائم کرنے میں تادیاں پارٹی سے تعاون
کریں ۔ چنانچہ دونوں پارٹیاں میں ایسا معاہدہ طے پا گیا ہے اور لاشیٰ آن ایکشن میں
مقرر کر لی گئی ہے ۔

مرزا محمود کی انتہائی اشتعال انگیزی

مرزا محمود احمد نے کئی رپورٹیں جو خطبہ جمعہ دیا ہے ۔ وہ انتہائی
اشتعال انگیز تھا اس خطبہ کو توڑ کر " الفضل " مورخہ ۲ اگست کے صفحہ ۲
پر شائع کیا گیا ہے ۔ ہماری رپورٹ یہ ہے کہ اس خطبہ کے وقت چودہ مری ظفر اللہ
خان وزیر خارجہ پاکستان رپورٹ میں موجود تھے ۔ مرزا محمود نے اپنے خطبہ میں
مرزاٹوں کو اشتعال دلانے میں کام کیا ہے ۔

" تمہیں کسی حکومت اور طاقت سے نہیں
ٹرا چاہئے ۔ ٹرا ، بھان اور قتل کے خلاف ہے
بردلی ہے ۔ حوالہ کو محوم کو دیکھ کر گھر کھلے
چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں ۔ یا ایک دوسرے کی
مدد کرنے سے لڑتے ہیں ۔ بہادری سے زیادہ کسی
مائدہ میں نہیں رہتے ۔ بلکہ دین اور دنیا میں لپکا
مدد کلا کر لے لے ۔

ایسا ، اور بزدلی کیسی جمع نہیں ہوتی ۔
پھر اگر کوئی ، یہ کال دو ۔ اور دنیا پر ثبات کر دو
کہ دین کا کوئی فائدہ ۔ دنیا کا کوئی ستم دنیا کا کوئی
خبرت کو صداقت سے بھرا نہیں سکتا ۔

آگے چل کر مرزا محمود نے کہا ۔

میں اپنی مدافعت کر سکتے ہیں - اور کوننگے
میں "احمدیوں" (مرزائیوں) سے کہیں گا -
جہاں خطرہ پیدا ہو - "احمدی" خصوصیت کے
ساتھ ان کمزور میں جمع ہو جائیں - جن کی
حفاظت آسانی سے کی جا سکتی ہے -

مرزا محمود احمد کی تقریر طرے پاس پوری تھیں پہنچ سکی - لیکن اس
میں بتایا گیا ہے - کہ اس تقریر میں وزیر خارجہ پاکستان کی موجودگی میں سلطان ملک
اور مسلمانوں کو شدید غصہ کی دھمکیاں دی گئی ہیں - مرزائیوں کو اشتعال دلایا گیا ہے
کہ وہ مسلمانوں کا مقابلہ کریں - کہا مرزا محمود احمد کی یہ تقریر پاکستان کی امن کے لئے
چیلنج نہیں - کیا یہ اشتعال انگیزی نہیں ؟ کیا یہ امن عامہ کو کھلی موش دھمکے
کے مترادف نہیں ؟ اس پر احتیاط میں وزیر خارجہ پاکستان کی شرکت - اور انکی موجودگی
میں مسلمانوں کو یہ دھمکیاں اس امر پر دولت نہیں کرتیں کہ مرزائی امن کو متزلزل کرنے
کے نام پر اراکے رکھتے ہیں اور اس سلسلہ میں انہیں بعض ذمہ دار مرزائی افسروں کی
حمایت و تائید حاصل ہے -

اختلاف پیدا ہو رہا ہے

معلوم ہوا ہے کہ مرزا محمود احمد کی طرف سے یہ کہا گیا تھا - کہ
اگر ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ ہمیں "احمدیت" کا نام ترا کرنا پڑا تو میں "احمدیت"
کے نام کو ترا کرتے کی عداوت جاری کرتے ہیں کسی قسم کی ہچکچاہٹ اور تاخیر سے
کام نہیں لوں گا - معلوم ہوا ہے کہ بعض خالی مرزائیوں کی طرف سے مرزا محمود احمد
کی بنیادی اصلاح کی طرف ہو گا اور اس سے خطائی نام اور مذہب رشتہ ختم ہو
جائے گا - اور علماء کا شمارہ مکر جائے گا - مرزا محمود احمد نے اس پر خاندانی
اقتدار کی خاطر جماعت کے بنیادی اصولوں کو بھی ترا کر دینا چاہتے ہیں - کیونکہ

حماقتی اور مذہبی رنار سے زیادہ مرزا محمود احمد کے نزدیک جانداںی اور ذاتی رنار اور اقتدار ہے جس کی حماقت کے مقتدر ارکان کی طرف سے شدید مخالفہ جاری ہے۔

سیاسی حماقت ہے

بعض سیاسی حلقوں میں یہ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ مرزا محمود احمد مرزائیت کو "انٹراگرینڈ" تحریک بنا کر اتھسانی خاںانہ انقلابی تحریک بنا دینا چاہتے ہیں۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے۔ "مرزائی" حماقت کسی وقت بھی مذہبی حماقت نہیں تھی۔ اور نہ اب ہے اس کا وجود انگریز کے اشارے پر منصہ شہود پر آیا تھا کہ "معاہدین کی حد و جہد" اور تحریک و حمایت کو حہ آزاد ی هندوستان کے لئے برطانوی سامراجیت کو ختم کرنے کے لئے منصہ شہود پر آئی تھی۔ حتم کر دیا جائے۔ اب یہ حماقت اپنے اصل رنگ میں نمودار ہو رہی ہے۔ اس نے مذہبی جوش انٹراگر سیاسی رنگ و رو بہ دھا لیا ہے۔ چنانچہ مرزا محمود احمد کا اپنے کسی سابقہ خطبہ میں یہ کہنا۔

کہ ہمیں پاکستان میں کم از کم بلوچستان ایسے

صوبہ پر ہی قبضہ کر لینا چاہئے۔ اور اس میں

اکثريت پیدا کر کے اس کے نظام و نسق کو سبھا ل لینا

چاہئے۔ تا کہ ہم آسانی سے اپنے حماقتی پروگرام اور

اصولوں کو پھلا سکیں۔

ان فقروں پر غور کرنے کے بعد مر سلیم العتقا، انسان غور کر سکتا ہے۔ کہ

قادیانی اور لاہوری مرزائی حلقوں کے ارادے کسی قدر خاںانہ ہیں۔ اور مرزا محمود احمد

کا یہ کہنا۔ کہ میں وقت آتے پر "احدیث" کے نام کو تراک کرنے کی ہدایات جاری کروں

گا۔ ایسا ہی اعلان ہے جیسا کہ گاندھی اور کانگریس نے ۱۹۲۳ء کی تحریک میں کانگریس

کی تحریک کو خفیہ بنا کر اسلامی بنا دیا تھا۔ اس لئے حکومت اور مسلمان دینوں کو
آنے والے خدشات سے خبردار رہنا چاہیے۔ حکومت کا فرض ہے کہ اس نئے جس طرح
"جماعت اسلامی" احرار۔ جناح عوامی لیگ "آزاد پاکستان پارٹی" اور مسلم لیگ کے
گارجن ہریہ پابندی لگا رکھی ہے۔ کہ ان حلقوں کا کوئی رکن سرکاری ملازمت پر
فائز نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح جماعت مرانیہ کو سیاسی جماعت قرار دیکر سرکاری
ملازموں سے حلف لیا جائے۔ کہ مرانی تحریک سے جو ایسا سیاسی تحریک ہے۔ کوئی
تعلق نہیں رکھیں گے۔ اگر اسوں نے سرکاری ملازمت کے دوران میں اس تحریک سے
تعلق رکھنا ہے۔ انہیں سرکاری قواعد و ضوابط ملازمت کے تحت ملازمت سے الگ
کر دیا جائے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا۔ کہ حکومت کے خفیہ راز محفوظ ہو جائیں گے۔
ملک کی حفاظت اور امن عامہ کا تحفظ بطریق احسن ہو سکے گا۔

چنانچہ ایسی اطلاعات موجود ہیں کہ جماعت مرانیہ کے تحت

"قدایاں قادیان" نامی ایک خطہ بنائی گئی ہے۔ جس کے اغراض و مقاصد قلعہ
انقلبی میں۔ مثلاً لاہور میں "فضا عمر ریسرچ انشٹی ٹیوٹ ایما ادارہ ہے۔
جس کے متعلق اس کے کارپردازہ کمٹے پھر رہے ہیں۔ کہ یہ وزارت دفاع کے ماتحت
اسلحہ سازی کرتی ہے۔ یہ کمٹہ پاکستان اور حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتے
ہیں۔ کہ وہ سی آئی ڈی کے ذریعہ اس کی تحقیقات کرائے۔ اور وزارت
دفاع پاکستان اعلان کرے۔ کہ فضا عمر ریسرچ انشٹی ٹیوٹ سے اس کا تعلق
کیا ہے۔

مرانیہ سے توبہ

تحریک تحفہ انکم ٹیوٹ کی راجہ سر بیگم سے مرانیوں نے مرانیہ سے توبہ کر
لی ہے۔ اس سے یہ سب راز کھلا دیں۔ چنانچہ مرانیوں احمد نے

اپنے گزشتہ خواب میں کہا ہے ۔

احمدیت سے تائب ہونے والوں کو

جو نہیں شائع ہو رہی ہیں ۔ وہ جب کی صبح

درست ہیں ۔ انکی غلط فہمی ہیں ۔ اس لئے

اس رو کو ۔ وہ ۔ ایسے تیری کے ساتھ بہرہ منی

طا رہی ہیں ۔ سختی سے روکنا چاہئے ۔

کوئٹہ اس سے جتنی شیرازہ خراب ہونے کا

احتمال ہے ۔

ایسٹڈیکس نمبر ۳۰

اہم ایل - ۷ -

کاروائی مجلس عامہ - پنجاب مسلم لیگ منعقدہ

پورخہ ۲۲ اگست ۱۹۵۶ء بروز جمعہ -

قرارداد نمبر ۷

مجلس عامہ - تبدیل کیا کہ مسلم لیگ کا کوئی رکن

یا شہدہ دار مجلس اس کے جلسوں کی حدارت نہ کرے -

بعد ازاں یہ اجلاس برخاست ہوا

روزنامہ "آفاق" لاہور مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۵۲ء

اقوام متحدہ میں پاکستان کی علیحدگی ختم نہوت - فگلہ کی قلت - نظام و نسق
صوبائی تعصب - حزب مخالف کی بے راہ روی اور عوام کے فرائض پر میاں ستار دولتانہ

کا تبصرہ

لاہور - ۲۱ اگست - پنجاب کو پاکستان کا دل اور لاہور کو پنجاب کی
روح قرار دیتے ہوئے میاں ستار محمد خان دولتانہ سے کل رات حضوری باغ میں اپنے
اس دور وزارت کی غالباً سب سے زیادہ جرات مندانہ تقریر کرتے ہوئے کہا کہ
لاہور کے زندہ دلوں کو مخاطب کرنا ہر سیاسی کارکن کے لئے باعث فخر ہے -
کیونکہ پاکستان کی بہتری اور پاکستان کی سلامتی کے ضامن اور پاکستان کی سرحدوں
کے محافظ جوانمردوں کی سیاست کا گہوارہ اور انکی بصیرت کا سرچشمہ یہ مقام ہے -

مشتربہ مقصد

میان مقارنہ عوام کو یاد دلایا کہ آزادی کے حصوں کے بعد پنجاب کے ہر فرد
کا اپنی مشترک مقصد ہے اور یہ ہے پنجاب کی سرپرستی اور پاکستان کی پائندگی -
یہ مقصد عوام کی طاقت اور عوام کے سیاسی شعور سے من حاصل ہو سکتا ہے -
..... سیاسی شعور کی بیداری کا مطلب یہ ہے
کہ عوام کو اس بات کا پورا پورا احساس ہو جائے کہ وہ اپنی تقدیر کے آپ مالک ہیں -
انہیں اپنے مسائل خود حل کرنے ہوں - ایسی مشکلات کا آپ میں علاج کرنا ہے
اب کوئی بیرونی طاقت نہیں جو انکی درد کا درمان کرنے آئے گی - اس لئے عوام
میں جہاں حاکموں کی سی نبود اعتماد کی ضرورت ہے - وہیں انہیں حکومت کی
کران بہا ذمہ داریوں کا بھی احساس ہونا چاہئے - کیونکہ ذمہ داریوں کے احساس کے

بغیر حقوق برقرار نہیں رہ سکے۔

یہ حکومت خود آپ کی اپنی بنائی ہوئی ہے اس کے کارپرداز خود آپ کے اپنے منتخب کئے ہوئے ہیں۔ آج آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ حکومت خراب ہے جو ہماری ہلاک ہے! جہاں حکومت بنانے کی ذمہ داری آپ پر ہے، جس حکومت کو بستریمانے کا فرور جس آپ پر ہی عائد ہوتا ہے۔ اگر آپ یہ محسوس کریں کہ جن لوگوں کے ہاتھ میں مال، حکومت ہے، وہ اس کے نااہل ہیں۔ جو پھر آپ کا یہ سیاسی اور اخلاقی میں نہیں بلکہ طبعی فوضہ ہو گا کہ ایسا ایسی حکومت کو برسرِ اقتدار لائیں۔ جو حالات کو بہتر بنا سکے۔

اسلامی ملک

میان ستاریے کہا کہ آج دنیا کے تمام ممالک میں صرف پاکستان ہی ایک ایسا ملک ہے جو اسلامی حکومت قائم کرنے کا طبعی ہے۔ آج تمام دنیا کی دہوں ہم پر لگی ہوئی ہیں۔ اگر خدا نخواستہ ہم اپنی اس ذمہ داری کو پورا کرنے میں ناکام رہے تو وہ لوگ جو پہلے ہی سے تمسخرانہ انداز میں ہماری طرف دیکھ رہے ہیں انہیں یہ کشف کا حق مل جائے گا۔ کہ آج کی دنیا میں اسلامی نظام کے لئے کوئی مقام نہیں۔

پاکستان کی سرحدوں کو اسلام کی سرحدیں قرار دیئے ہوئے

میان ستاریے نے جواب سے اپنی کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں۔ اور دورِ غلامی کی ذمیت کو ترک کر دیں اور یہ نہ سمجھیں کہ جس طرح انگریز کے دورِ اقتدار میں حکومت کی مصلحت کرنا بہت بڑی پسندوری اور خدمت تھی۔ آج بھی اسی روش پر قائم رہنا کوئی سزا کھانا ہے۔ آج محسنِ حکومت کی مخالفت کرنا کوئی کوئی شورشِ پسند انداز اختیار کرنا۔ مریات کا مذاق اڑانا اور تحریک کے رنگ میں رنگے جانا۔ اپنی تابہمی کو آپ دعوت دینا ہے۔ کیونکہ یاد رکھئے کہ اگر آج ملک میں

بھوک۔ افلاس جہالت یا غنا کر دی ہے۔ ہوا سکی زد فین پہلے آپ ہی آئیں گے
آزادی کا کمال تو یہ ہے کہ آپ سید ہیں ہو کر حالات کی اصلاح کے لئے آپ
سوجھ بوجھ لگیں۔ تو حقیقت پسندی کے اپنے دامن میں نہ جانے دیں۔ آزادی کی
حدود کو محسوس کرنا اور انی محسوس اور نہ داریوں کو پہچاننا املا آزادی
ہے.....

شیخ چلی کے سے انداز اختیار کرنا نہ صرف خود غریب ہے۔ بلکہ
ملک کے ساتھ غداری ہے۔ میں یہ محسوس کرنا چاہئے کہ حارا ملک کیا ہے۔
ہماری مشکلات سے شمار اور انوکھی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ہم نے اپنی قوم کی
بلند حوصلگی اور بے مثال دیباہی سے کچھ ایسے "مسخرے" کر دکھائے ہیں کہ
دنیا کے چاروں گوشوں سے ہمیں خراج تحسین ادا کیا گیا۔ مگر یہ کتنی افسوس۔
شرم اور بددیانتی کی بات ہے کہ ہمارے مابین کچھ ایسے لوگ اور کچھ ایسے
اخبار بھی ہیں۔ جن کو۔ صرف حکومت کی خیرات ساری نہ آتی ہے۔ بلکہ
انہیں خود پاکستان کی ہر چیز ساری لگتی ہے۔ حالانکہ وہ یہ نہیں دیکھتے
کہ روس اور امریکہ جیسے بڑے بڑے اور طاقت ور ملکوں میں بھی کچھ غریبان
اور کمزوریاں ہیں۔ وہ بھی کمی کتنی مشکلات سے مبتلا ہو جاتے ہیں۔

گندم کی قلت

قدرتی اسباب کی بنا پر گندم کی پیدا شدہ قلت کا حکومت نے جس
مستعدی کے ساتھ مقابلہ کیا اسکا ذکر کرتے ہوئے میں متاثر ہوا کہ
یہ حکومت کی دیراندیشی اور قوم شناسی کا ہی نتیجہ تھا کہ نہ صرف ہمارے
ملک میں بھوک اور فاقہ کی نوبت نہیں آتی بلکہ اب حالات بہتر ہی ہوتے
جا رہے ہیں۔ چنانچہ میں متاثر ہوا کہ حکومت نے غلے کی عارضی قلت
کو دور کرنے کے لیے نہیں بلکہ آئندہ ساز غلے کی پیداوار میں اضافہ کرنے

انتظامات کر لئے ہیں۔ کہ اسٹائلنگ ناگسام، حالات میں بھی ملے گی کوئی کمی
محسوس نہیں ہوگی۔

خورا، کی عارضی مشکلات کے اسباب ظن کی مزید وضاحت کرتے ہوئے
ہاں متاثرے بتایا کہ آج ساری دنیا اقتصادی بحران میں مبتلا ہے۔ دنیا کے
تقریباً تمام ممالک، بڑے بڑے بحران کا کسی نہ کسی حد تک اثر بردار ہیں۔ ہمارے
ہمسایہ ممالک، ہندوستان، افغانستان اور ایران، تو خاص طور سے اس بحران کی وجہ
سے سخت بد حالی ہو گئے ہیں اور لازمی طور پر پاکستان بھی اس کے اثرات سے محفوظ
نہیں رہ سکا ہے۔ چنانچہ مشرقی پاکستان کی پت سن اور پنجاب کی کپاس کی قیمتیں
بھی گری نہیں ہیں اور ہم آج ایسا، کساد بازاری سے دوچار ہیں۔ لیکن ہاں متاثر
نے یقین دلایا کہ ہماری مرکزی حکومت حالات کو سمجھنے سے کاشتکاروں کو پت سن اور
کپاس کے مناسب دام دینے کے لئے مختلف اثر موثر تدابیر اختیار کر رہی ہے لیکن
صدر پنجاب مسلم لیگ نے ایسا بار بار اپنے ہم وطنوں سے مطالبہ کیا کہ وہ کساد بازاری
اور اقتصادی بد حالی کا یہ عام دور ختم کرنے کے لئے ہر ممکن اور دوسری آزاد قوموں کی طرح
خود ہوشی کے ساتھ اپنی مشکلات کا مائلہ کریں۔ ہاں متاثر نے اپنے پیام سے
پوچھا اگر یہ کچھ دوسرے کے لئے رہے تو ان مصائب کی تاب لائے گی سکتے ہیں
رکھتے تو پھر وہ اسلام کی تربیت سے بے باک اور اپنے وطن عزیز کی حفاظت کی خاطر
جہاد کرنے۔ جان دینے اور کھڑے مرنے کے دھڑے کس سے کرے ہیں ؟

گندم کی موجودہ عارضی قلت کا ذکر کرتے ہوئے ہاں متاثر نے کہا کہ

ہمارے پنجاب میں بھی ہماری ضروریات سے ہونے والی ہزار ہا کھدائی پیدا ہو گئی ہے
پیدا ہوئی ہے۔ ایک بد قسمتی سے پچھلے سال بارش کی کمی۔ مئی میں پانی
کی کمی اور خشک سال کے باعث ہمارے ممالک، بڑے بڑے اور ہمارے ممالک میں
گندم کی عارضی کمی محسوس ہو گئی ہے۔ لیکن ہاں پر ایسا شروع ہوا ہے اور

کے باعث ہوئے ۔

ان حالات کے چند دیگر عناصر قیسی کردار کی بلندی کا تقاضہ یہ تھا کہ ہم جرات کے ساتھ اس تاریخی مشکل کا مقابلہ کرتے اور کچھ ایثار سے کام لیتے۔ مگر یہ دیکھ کر بڑا دکھ ہوتا تھا کہ ہم میں ایسی طاقت آزاد قوم کے لیے مشکلات کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرنے کی صفات پیدا نہیں ہوئی تھی۔

عَدْلًا وَبِحَقِّق

اگر گجلنا ان کا کام نہیں ہے بلکہ عوام کے دکھ درد کو دیکر کرنا ہے اور ان کی خدمت بجا لانا ان کا فرض منصبی ہے ۔

جان صاحب نے سرکاری افسروں کو رشوت ستانی بد عنوانی و اقربا پروری اور احباب نوازی کی لعنتوں کے خلاف متنبہ کرنے موثرے تالیف کی گونج میں اعلان کیا کہ بددیانت سرکاری افسر اچھی طرح سے یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ یہ " ہم کسی طاقت میں مرعوب ہوئے پھر ان کی خطاؤں کو کبھی معاف نہیں کریں گے ۔ لیکن اسکے ساتھ ہی وزیر اعلیٰ پنجاب نے یقین دلایا ہے کہ جو افسر دیانت خلوص اور محنت کے ساتھ اپنا فرض ادا کرتے ہیں ۔ انہیں پوری پوری تائید اور حمایت حاصل ہوگی ۔ ان فرض شناس افسروں کو سیاسی دھڑے بددی یا پارٹی بازی کے مہم ہاتھ سے پوری طرح محفوظ رکھا جائے گا ۔

مضمون ساز کی اصلاح کے لئے صوبے کے فرد سے اپنا فرض ادا کرنے کی اپیل کرتے ہوئے یہاں صاحب نے بتایا کہ نام رنسرز کی سب سے بڑی خرابی رشوت ستانی ہے ۔ اور یہ بیماری اس وقت ترقی پزیر نہیں ہو سکتی جب تک کہ عوام خود منظم اور متحد ہو کر اسکے علاج میں حصہ نہ کریں ۔ یہاں متنازع نہیں بتایا کہ اگر ہم میں ہر فرد کسی صورت میں بھی کسی کو رشوت نہ دینے کا عزم کرے تو بحالہ رشوت ستانی ختم ہو جائے گی ۔

مسئلہ کشمیر

مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے یہاں صاحب نے حاضرین کی ہر جوش تالیف میں اعلان کیا کہ کشمیر کے بنیہر پاکستان اور بھارتی آزادی کو جدوجہد نامکمل ہے ۔

کشمیر کے معاملے میں اقوام متحدہ سے اسکا کا جو خون کیا ہے اس کے خلاف
احتجاج کرتے ہوئے میں صاحب نے پاکستان کے ایسا شہری کی حیثیت سے یہ
مطالبہ کیا کہ پاکستان کو اقوام متحدہ سے نکل جانا چاہئے۔ کیونکہ انکی رائے
میں اقوام متحدہ ایسی بددیانت طاقتوں کا ایسا ٹولہ ہے۔ جو طاقتور قوموں کو اور
زیادہ طاقتور اور کمزور قوموں کو اور زیادہ کمزور بنا دیتا ہے۔ اور صرف امریکہ و برطانیہ
انکے اغراض کو پورا کرتا ہے۔

میں صاحب نے مزید فرمایا۔ کہ جب تا امریکہ اور برطانیہ اس گمان
میں مبتلا رہیں گے۔ کہ ہم انکے بدلے یہ دام ہیں۔ وہ ہماری کوئی پروا نہیں
کریں گے۔ لہذا ہمیں اپنا خود دار قوم کی طرح اقوام متحدہ کی ذلت سے نکل
جانا چاہئے۔ اور خدا کی عطا کردہ ہر شے سے کٹے ہوئے اپنی طاقت کے پام بویے ہر
اپنی بین الاقوامی برسرِ کوسوں اور مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے چاہئے
میں صاحب نے یقین دلایا۔ کہ ان کی دانت میں اقوام متحدہ سے نکل جانے سے
پاکستان کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ البتہ ہم بڑی طاقتوں کے ماحول
ذلت و خواری سے ضرور بچ جائیں گے۔

"ختم نبوت"

ختم نبوت کے مسئلے پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے جان مٹار
محمد دولتانہ نے ہر جوش خالیوں اور تحسین و آفرین کے نعروں میں اعلان کیا کہ:-
اس معاملے میں ہر آدمی غلط ہے جو ایسا، سلطان کا ہونا چاہئے
ہیں نزدیک بہ لاکھ اسلام سے باہر ہیں۔ خدا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کو آخری نبی نہیں مانتے۔ اس میں شک ہے کہ صحیحاً میں کہ ختم نبوت کے مسئلے
پر بحث کرنا بھی گھڑی کیونکہ بحث ایسے مسائل پر ہونا کرتی ہے۔ جن میں
شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہ ہو۔ ختم نبوت کا معاملہ تو ہمارے عقیدے سے

معلق رکھتا ہے اور یہ بحث و منطوق سے بالا و بلند ہے۔

مرزاہوں کے خلاف، آجکل جو عام نفرت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کا خود مرزاہوں کو ذمہ دار گردانتے ہوئے یہاں متاثر نے فرمایا کہ ان حضرات نے خود ہی طبعی پسندی کی ریز اختیار کی۔ زندگی کے ہر شعبے میں وہ ہم سے علیحدہ رہنے لگے۔ انہیں نے اپنے ذاتی سیاسی اور مجلسی تعلقات کو اپنی برادری کی حد تک محدود کر لیا۔ قادیانی افسروں نے اپنے القے کے لوگوں کے ساتھ ناجائز رعائیں کیں۔ محرم مرثیت کی بنیاد پر الاحشیں بھی مٹوئیں۔ انہوں نے اپنی سرکاری پوزیشن کا ناجائز استعمال کیا۔

لیکن یہاں متاثر نے کہا کہ اسکا علاج محض جذباتی جلسوں اور تقریروں سے نہیں ہو سکتا۔ ان حالات سے نکلنے کے لئے حکومت پاکستان نے ایسا اعلان جاری کر دیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ہر اس شخص کے خلاف خواہ وہ مرکز کا وزیر یا افسر۔ حکومت سخت کاروائی کرے گی۔ جو اپنی سرکاری پوزیشن میں اپنے عہدے کی بنا پر اپنے فرقہ کی ناجائز سرپرستی کرے گا۔

یہاں متاثر نے کہا کہ جہاں تا پنجاب کا معلق ہے وہ پوری سختی کے ساتھ یہ دیکھیں گے۔ کہ پنجاب میں کوئی فرقہ وارانہ جانبداری نہ ہونے پائے اگر اس سلسلے میں کوئی شکایت آئے۔ پہنچے گی تو وہ اسکی تعمیلی تحقیقات کرائیں گے۔ اس یقین دہانی کے بعد یہاں متاثر نے پنجاب کے مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات اور اپنی قوم کی بیک نامی کا راستہ دیتے ہوئے کہا کہ انہیں ہر اس فرد کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کرنی چاہئے۔ جو خود کو پاکستانی سمجھتا ہو۔ چنانچہ یہاں صاحب نے اعلان کیا کہ جب تاہم یہ رویہ اعلیٰ عین اپنے صوبے میں کسی کا خون ناحق نہیں ہونے دینگے۔ کسی کی عزت و آبرو کی حفاظت میں کوتاہی نہیں برتیں گے۔ یہ انکا مذہب ہے۔ اخلاقی اور سرکاری فرض ہے جس کو ہر قیمت پر ادا کریں گے۔

مرزاہوں کو اس مسئلہ پر اردو کے مخالفین کے مختلف پسلیوں پر بحث کرتے ہوئے میان متنازعہ کہا کہ یہ اس آئینی سوال ہے ابھی تک ہمارا آئین نہیں بنا ہے۔ اور تاحال مجلس دستور ساز نے اقلیتوں کا امتیاز باقی رکھنے یا نہ رکھنے کا بھی کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ لہذا اس مسئلہ کو اپنی مجلس آئین ساز پر ہی جمود دینا چاہئے۔

لیکن بیان صاحب نے یہ سوال کیا کہ اگر ہم بحث کی خاطر یہ طے ہو جائے کہ مرزاہوں کو ضرور اقلیت قرار دینا چاہئے۔ تو پھر اس صورت میں کیا ہوگا۔ جب مرزاہی اپنے آپ کو مرزاہی کہنا ہی جمود دینے کے علاوہ جان صاحب نے سمجھایا کہ کسی گروہ یا فرقے کو اقلیت قرار دینے کا آئینی مطلب یہ ہوا کرتا ہے کہ اس فرقے یا گروہ کے حقوق کا نہ صرف وہ بین کر دیا جائے بلکہ ان کے حقوق کی حفاظت کی جائے اور انہیں ملازمتوں اور اسمبلیوں میں مراعات بھی دی جائیں۔ تو پھر ایسی صورت میں یہ کہنا درست نہیں ہوگا۔ کہ اگر نادیاہوں کو اقلیت قرار دے دیا جائے۔ تو ہم انہیں یہ رعایتیں ایڑھوں پر دینے پر مجبور ہو جائیں گے۔ جو اس وقت آپ انہیں دینا نہیں چاہتے؟۔ یہاں متنازعہ کیا کہ یہ ایک بہت پیچیدہ مسئلہ ہے جن پر ہر طرف غور و فکر کی ضرورت ہے یہ ایسا مسئلہ نہیں جو جلسوں میں منکاح آرائیوں اور سنگ باری سے حل ہو سکے۔ جو لوگ تحریک ختم نبوت چلا رہے ہیں۔ اور اس سلسلے میں جلسہ سلسلہ کر رہے ہیں ان سے بھی یہاں متنازعہ یہ سوال کیا کہ جب ہم میں سے ہر ایک ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہے تو پھر ختم نبوت کے جلسے آخر کس لئے منعقد کیے جا رہے ہیں۔ ان غیر ضروری جلسوں سے بعض اوقات ان کے ان مقصد کے حاملین شہہ موجے لگتا ہے۔ اور فساد شائع بھی مرتب ہو سکتے ہیں۔

ایڈیٹر کے نام پر

روزنامہ " آفتاب " لاہور مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۲ء صفحہ نمبر ۱

ماضی کے سب سے زندہ رہنا آزاد قریبوں کا شیوہ نہیں

مسلطانی کے مختلف فرقوں میں نفاق ڈالنے والے پاکستان کے دشمن ہیں
دائم آباد میں میان ممتاز دولتانہ کی تقریر

————— مشاعرہ پورٹریٹ سے —————

لاہور - ۱۵ اکتوبر - میان ممتاز محمد خان دولتانہ صدر صوبہ مسلم لیگ نے

فرقہ پرستی کی خدمت کرتے ہوئے کہا کہ مولوی مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں
نفاق کا بیج بٹ رہے ہیں یہ نہ صرف اسلام کے اتحاد کو پارہ پارہ کر رہے ہیں
بلکہ پاکستان کی سالمیت پر خطرات بھی نازل ہو رہے ہیں۔

صدر صوبہ نے کہا کہ سرگرمیوں کو براہ راست، مسلم لیگ، کارکنوں سے
خطاب کر رہے ہیں۔ مسلم لیگ میں اپنا کی ہے کہ یہ ان فرقہ پرستوں کی
انتشار پسندانہ سرگرمیوں سے الگ تعلق رکھتی ہے۔

میان ممتاز محمد خان دولتانہ نے اپنی تقریر میں اس امر کا پھر اعادہ
کرتے ہوئے کہ کوئی جماعت جس ماضی کے شاددار کارناموں پر زندہ نہیں رہ سکتی۔
ایک کارکن سے مسلم لیگ کو ایسا عقائد، جماعت بنانے کی اپیل کی۔

انہوں نے کہا کہ ماضی کی یادیں میں بھٹکتے پھرنا آزاد امیر زندہ

قوتوں کا شیوہ نہیں کرنا اور " پدرم سلطان بید " کے نعروں سے کسی فرد

اور جماعت کی فلاح ہو سکتی ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم مسلم لیگ

کے سابقہ کارناموں کو بحران کے بجائے اس جماعت کو عوام کی دھڑکیں سے ہم آہنگ

کر دیں اور اسے زیادہ سے زیادہ عوام دوست بنائیں۔

یہاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے کہا کہ پاکستان کے تحفظ بقا اور استحکام کے لئے مسلمانوں کا استحکام اشد ضروری ہے۔ کیوں کہ یہ دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وزیراعلیٰ نے پاکستان کے شاندار مستقبل پر اپنے کام یقین کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستان کسی بادشاہ کی عاثر سے سلا ہے۔ اور نہ اسکا حصول چند امرا کی کوششوں کا رحمن منت ہے اسے عوام نے حاصل کیا ہے اور انشاء اللہ وہی اسے قائم رکھیں گے اور اپنی مخلصانہ تعمیریں کوششوں سے اسے ایسا خوشحال اور ترقی یافتہ ملک بنائیں گے۔

صدر صوبہ مسلم لیگ نے پاکستان کے شاندار مستقبل کے لئے عوام کی رسی درسی پر کامل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان عوام کے بے پناہ جذبہ حب الوطنی کی بنا پر قائم رہے گا۔ لیکن اسے ایک مثالی ملک بنانے کے لئے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم اپنے سیاسی اصولوں کو انقلابی شکل دیں اور ملک کے تمام عوامی کواستخرج استوار کریں کہ انسان اپنی بنیادی ضروریات میں بالکل بے نیاز ہو جائے۔ اس سلسلے میں ماحول کو خوشگوار بنانا اور ہر شخص کو خود دارانہ اور عزت مدانہ زندگی بسر کرنے کے قابل بنانا ایک اچھی حکومت کے ابتدائی فرائض میں شامل ہے۔ جس کا سربراہ حکومت وزیراعلیٰ ہی ہے اس مقصد کے حصول میں کوشاں ہے کہ اسی صوبہ کے کسانین مزدوروں اور چھوٹے زمینداروں کا مہیا ہر حیات بلند کیا جائے۔ انہیں زندگی کی حلقہ آسائشیں سے محروم ہونے کے یکساں مواقع فراہم کئے جائیں۔

وزیراعلیٰ پنجاب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہم نے ہر سواقتدار آتے ہی صوبے کے زرعی اور معاشی نظام کا ایسا تفصیلی جائزہ لیا اور اول الذکر کی اصلاح کیلئے زرعی اصلاحات کے نفاذ کا فیصلہ کر دیا۔

میان ممتاز محمد خان دیوانہ نے زرعی اصلاحات کے نفاذ کو اپنا انقلابی اقدام قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس اقدام سے انکا اصل مقصود مزارعوں - کسانوں اور چھوٹے زمینداروں کی فلاح و بہبود اور ان کے ذکر طبقہ کو ناخائز بنے دھلیوں سے نجات دینا تھا ۔

میان ممتاز محمد خان دیوانہ نے تالیف کے درمیان اعلان کیا کہ اگرچہ کچھ لوگ زرعی اصلاحات کے خلاف ہیں ۔ لیکن انکی حکومت سے زرعی اصلاحات کو پوری سختی سے نافذ کرنے اور اس سلسلے میں ہر قسم کی مخالفت کو ختم کر دینے کا قطعی ارادہ کر لیا ہے ۔

" استہاء "

وزیر اعلیٰ پنجاب نے زرعی اصلاحات کے مخالفوں کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہوئے کہا کہ پہلا گروہ ان سے ہے زمینداروں پر مشتمل ہے جو ان اصلاحات کو ناکام بنانے کے لئے ہر جائز و ناجائز حربہ استعمال کرنے پر طے ہوئے ہیں ۔ اور دوسرا گروہ ان کے لئے شامل ہیں جو غیر ملکی اثرات کے تحت اس ملک میں اتفاقی جنگ کو ہوا دیکر اپنا آئو پیدا کرنے کی فکر میں ہیں ۔ میں آپکو اس گروہ کی ریشہ درایت سے خاص طور پر متنبہ کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ان کا شعار اللہ ایسے جس کی پس کی زمین جن کو وفادار پان کسی اور ملک سے ہیں اور یہ اسد کے لئے ہر وقت غیر ملکی طاقتوں کے اثرات دیکھتے رہتے ہیں ۔ یہ لوگ غیر ملکی سے عداوت اپنے اور ہندی قانون کے اشاروں پر ناچتے ہیں اور اس سے انکا منہد صرف نگرانی و مدد سے انتشار پیدا کرنا ہوتا ہے ۔ ورنہ حاصل ثناء زمینداروں اور کسانوں کے ساتھ مل جل کر کام کرنے کا تعلق ہے میں ان سے پرہیز کرتا ہوں کہ زرعی اصلاحات کے نفاذ سے جس انہیں کسانوں مزارعوں اور چھوٹے زمینداروں کے حقوق و مفادات کا کچھ خیال نہ آیا !

اب جب کہ مسلم لیگ نے زرعی اصلاحات کا تحفہ عوام کو ہین مانگے
پیش کیا۔ غریبوں کے یہ نام نہاد ہمدرد بھی اپنے گریہوں سے باہر نکل آئے ہیں
ہیں ان سیاسی سہروپیوں کی فریب میں نہیں آنا چاہئے جو عوام کے موٹس و
ہمدرد اور غمخوار ہوئے گا سوائے رجا کر درحقیقت اپنے غیر ملکی طاقت کے
آلہ کار بننے ہوئے ہیں۔

وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنی وزارت کی کارگزاریوں کے ضمن میں ان
تعمیری منصوبوں اور سڑکوں کی سکیموں کا تفصیل تذکرہ کیا۔ جنہیں گزشتہ سال
سال میں علی خطہ پہنایا جا چکا ہے یا جو حکومت کے زیر غور ہیں۔
آپ نے محل میں پندرہ لاکھ ایکڑ غیر مزروعہ اور پندرہ لاکھ ایکڑ
تونسہ پراجیکٹ کی تکمیل پر عم آئندہ اور ۹ لاکھ ایکڑ زمین کو قابل کاشت
بنالین کے۔ جس سے پنجاب کی زرعی معیشت پر نہایت خوشگوار اثر پڑے گا۔
یہاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے غالبین کے درمیان اعلان کیا کہ
جہاں انکی حکومت کی پالیسی زیادہ سے زیادہ پنجر اور ناقابل کاشت اراضی
کو زیر کاشت لانا ہے۔ وہاں سیم اور تعمیر کے ماحول تباہ شدہ زمینوں
کو درست کرنا بھی ہے کیونکہ یہ ایسا خزانہ ہے جس پر ہر وقت تکیہ
یا سکنے کی صورت میں صورت کی زرعی معیشت پر تباہ کن اثر پڑ سکتا ہے۔
یہاں ممتاز دولتانہ نے رفاہ عامہ کے امور میں حکومت پنجاب کی دلچسپی
اور پائیدار کارگزاریوں کا ایسا مکمل خاکہ پیش کرتے ہوئے جب یہ انکشاف کیا کہ
اگلے پانچ برسوں میں انکی حکومت صوبہ میں اس قدر پختہ سڑکیں تعمیر کرے گی
جس قدر گزشتہ سو سال میں بھی تیار نہیں ہوئیں۔ تھپڑاں زندہ باد کے
نعرے سے گوج اٹھا۔ آپ نے آخر میں خوراک کی صورت حال بیان کر کے
ہوئے عوام سے حقائق کا سامنا کرنے کی اپنا کی۔

چودھری صلاح الدین

چودھری صلاح الدین — ایم ایل اے — صدر ضلع مسلم لیگ نے جو حال ہی میں پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے ہیں — صدر مجلس استقبالیہ کی حیثیت سے بیان ممتاز محمد خان دولتانہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو اس بات پر مبارکباد دی کہ انہوں نے مختلف افراد اور جماعتوں کی ریشہ درانیوں کے باوجود صوبہ میں زرعی اصلاحات نافذ کیں اور اس طرح ان وعدوں کو جو مسلم لیگ نے انتخابات عمومی سے قبل اپنے منشور میں عوام سے کئے تھے — پورا کر کے معاشی و سماجی عدل و انصاف کی بنیاد رکھ دی ہے —

چودھری صلاح الدین نے زرعی اصلاحات کے ضمن میں صدر صوبہ مسلم لیگ کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے کہا ————— پنجاب کا وہ محنت کش کسان اور عوام جو سال بھر خوں پیسہ ایسا کرتے کے باوجود بیدخلی کے خوف میں مبتلا رہتا تھا اور جس کے رزق کا انحصار زمیندار کے اشارہ چشم و ابرو پر ہوا کرتا تھا اب اپنے آپ کو سبوتا محدود بناتا ہے اور اس کے دل میں خود اعتمادی آگئی ہے۔ آگئی خوف کی جگہ لے رہی ہے —

رکارڈوں کو دور کرنے کی ضرورت

جنرل سیکرٹری پاکستان مسلم لیگ نے کہا — کہ آج پنجاب کے ہر فرد کو اس امر کا احساس ہے کہ زرعی اصلاحات صوبہ کیلئے ایسا درخشندہ مستقبل کی نوید ایکڑ آتی ہیں — لہذا اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکا کہ اصلاحات کے عملی نفاذ کے رستہ میں کچھ عناصر ایسی تھیں رکارڈیں لال رہے ہیں ظاہر ہے کہ ان رکارڈوں کو دور کرنے اور ایسی ریشہ درانیوں کا

مقابلہ کرنے کیلئے مسلم لیگ کو فوری اور موثر اقدام کرنا پڑے گا۔

اصلاح نظم و نسق

چودھری صلاح الدین نے صوبہ کی مسلم لیگی وزارت کی ہر سالہ کارگزاریوں پر قائد پنجاب کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا —————

کہ یہ آپ نے صوبہ کی اصلاح کا جو بیڑہ اٹھایا ہے اس میں زرعی اصلاحات کے بعد نظم و نسق کا مسئلہ بیحد اہمیت رکھتا ہے۔ ہمیں تسلیم ہے کہ نظم و نسق کے متعلق عوام میں بڑھتی ہوئی ہے اطمینانی اور بد اعتمادی کسی حد تا عوام کی عقلت پسندی اور اعجاز طلبی اور حکومت کے مخالف عناصر کے ہر ایک کی وجہ سے ہے۔ لیکن ہمیں یہ کہنے میں ہلکا نہیں کہ نظم و نسق کے لئے حکومت اور مسلم لیگ کے لئے ایک عظیم خطرہ کا باعث بنتی جا رہی ہے۔ اور اصلاح میں نظم و نسق کی اصلاح کا معاملہ اس وقت مسلم لیگ اور اسکی قائم کردہ حکومتوں کی صلاحیت کار کا اعلان ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ پاکستان مسلم لیگ کونسل نے اپنے اجلاس گدھا کے میں گوجرانوالہ صوبہ مسلم لیگ کے ایما و سرپرستی پر رشوت ستانی سے کچھ دوری اور نا اہلیت کے اسناد کے حلق ایک قرارداد پاس کی ہے۔ اور مرکزی اور صوبائی حکومتوں سے اس سلسلہ میں موثر اقدام کرنے کا مطالبہ کیا ہے چودھری صلاح الدین نے یہ ریسق کی تحریروں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس امر میں اتنا نہیں کہ تمام ریسق کی ابتری کی ذمہ داری کیلئے سرکاری حکام پر عائد نہیں ہوتی۔ اور ہمیں یہ بھی تسلیم ہے کہ پاکستان میں دہشت گردی فرض شناس اور نا اہلیت سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بعض بعض گروہوں میں سیاسی دہشت گردی اور دہشت گردی کے سرکاری کاروبار میں سیاستدانوں کی مداخلت ہمارے نظم و نسق کو تباہی کی طرف لے جا رہی ہے۔ حکومت کو جہاں بددعا سے پرنا اہل اس کے استیصال کی صرف پوری توجہ کرنی چاہئے۔ وہاں فوجی طاقت اور

دیانت داران سر پرستوں کو سیاسی دباؤ اور سیاستدانوں کے انتقام سے بچانے کیلئے بھی واضح اقدام کرنا چاہئے۔ پاکستان مسلم لیگ نے مؤخر الذکر ضرورت کا احساس کرتے ہوئے مسلم لیگ کے ارکان کے لئے ایک ضابطہ اخلاق مرتب کرنے کی قرارداد منظور کی ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ یہ ضابطہ اخلاق دنیا کی سب سے بڑی جمہوری جماعتوں کے لئے قابل رشاد ثابت ہوگا۔ اور ہر مسلم لیگی اپنے طرز کی سیاست کو آلودگی سے بچانے اور اپنی عزت نفس کو برقرار رکھنے کے لئے اس ضابطہ اخلاق کی پابندی کی پوری کوشش کرے گا۔

مسئلہ کشمیر

مقررین کشمیر کے بارے میں کہا کہ یہ مسئلہ اہم و گہرائی میں پیدا ہوا ہے۔ اور مجلس اقیام متحدہ کی تاخیر پسندی ہمارے عوام کے صبر کی آزمائش کر رہی ہے۔ محسوس کرتے ہیں کہ باوجودیکہ ہم دولت مشترکہ کے ایک رکن ہیں۔ حکومت برطانیہ کا رویہ ہمارے ساتھ اس مسئلہ میں واضح طور پر غرضدہستانہ ہے۔ اندرین حالات پاکستان کے عوام یہ سوچ رہے ہیں کہ مجلس اقیام متحدہ یا دولت مشترکہ کے ساتھ ایسا تعاقب اور اشتراک کس حد تک ایک ملکی مفاد کے لئے ضرور ہو سکتا ہے۔

پاکستان مسلم لیگ کونسل نے حال ہی میں اپنے اجلاس لانگ میں کشمیر کے حوض کے لئے "دیگر ذرائع" کا ذکر کر کے کونسل نے عوام کے جذبات کی صحیح ترجمانی کی ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ہماری حکومت اس قرارداد کی روشنی میں کشمیر کے متعلق اپنی حکمت عملی پر نفاذاتی کوئی۔ جہاں تک عوام کا تعلق ہے پاکستان میں ایسا شخص ہی ایسا نہیں جو کشمیر کے لئے اپنی جان قربان کرنے کے لئے آمادہ نہ ہو۔ اور ہم آپکو یقین دلاتے ہیں کہ رفت پڑنے پر عوام کشمیر کے لئے جو ہماری اقتصادی زندگی

کے لئے شہر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اپنا سب کچھ تیار کرنے پر آمادہ
نظر آئیں گے۔

اقتصادی بحران

جودھری صلاح الدین نے کہا کہ عمارا صوبہ اس وقت جس اقتصادی
بحران سے دوچار ہے اسکے رد کے لیے ہر شخص بخوبی آگاہ ہے۔ عمارے
صوبہ کے عوام کو بے روزگاری کے ساتھ ساتھ گرانے اور بلیک مارکیٹ کا مقابلہ کرنا
پڑا ہے۔ اور اگرچہ اس صورت حال پر اصلاح ہے۔ لیکن حکومت کو بلیک
مارکیٹ اور گرانے کو دور کرنے کے لئے مزید موثر اقدام کرنا پڑیگا۔ کیونکہ غلہ کی قیمتیں
اب بھی عمارے عوام کی قوت خرید سے بہت زیادہ ہیں۔ اس سلسلہ میں
ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ کاشتکاروں کے لئے بیج کی وسیع سرکاری
کا انتظام کیا جائے۔ تاکہ بیج کی کمی کی وجہ سے فصلیں میں کمی واقع نہ ہو
اناج کی کمی کا مستقل علاج کرنے کے لئے زراعت کو امداد باہمی کے اصولین پر
چلتے کیلئے ایک کمیٹی عمارے عوام کی جانب سے۔ اور حوالہ اس اصول پر کاغذکاری
کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ جس سے آگے کی دیر اور ٹھوکر پڑا کر اس کے لئے
تقاریر کی سہولتیں مہیا کی جائیں۔ جودھری صلاح الدین نے اپنی تقریر کے
اواخر میں زور اعلیٰ پہنچا کہ اس سلسلہ کی طرف توجہ دینا گرانے۔

دینی آبادی کے مسائل

اس سے قبل تحصیل مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری جودھری
محمد نواز حوند، نے زور اعلیٰ پہنچا کہ خیر مند کرتے ہوئے انکی توجہ دیہاتی
آبادی کے مسائل کی طرف مبذول کرائی۔ انہوں نے کہا کہ
ابھی تک دیہاتی مسائل کو دیکھ کر غور کرنے میں حیلہ نہیں کر سکی۔

دیہاتوں کو اپنے شہری بھائیوں سے کوئی حد نہیں۔ لیکن جب یہ دیکھتے
ہیں کہ شہریوں کے مقابلے میں ایسی زندگی کی بہت کم سہولتیں حاصل ہیں
تو وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ ————— کیا تا ملائی کی یہ
پچاس فیصد آبادی جو دیہات میں بستی ہے۔ اپنے شہری بھائیوں کے
شانہ بشانہ ترقی نہیں کرے گی۔ ملائی مجموعی طور پر کبھی ترقی نہیں
کر سکے گا۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی دیسی آبادی کو جمالت
محنت۔ اداس اور بیماری سے نجات دلائیں اور ان میں زندگی کی ترقی پہنچیں۔
جس کے لئے پنجاب ایک زمانہ میں زندہ دلن کا وطن کہلاتا تھا۔

=====

ایسٹیکس نمبر ۲۸

روزنامہ "زمیندار" لاہور مورخہ ۳۰ فروری ۱۹۵۳ء صفحہ نمبر

۲۶ فروری تک ہمارے مطالبات تسلیم نہ کیے گئے تو نتائج کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی وقت آگیا ہے کہ ہم تحفظ حتمیہ کے لئے کس مالی و جانی قربانی سے دوچار نہ کریں ہم ہتھکڑیوں کے زور پہننے اور جیلوں میں جانے کیلئے تیار ہیں

مجلس عمل کے زیر اہتمام مودی دروازہ کے عظیم الشان جلسے میں زعمائے ملت کی تقریریں

————— سنات رہوئے —————

لاہور - یکم فروری - مودی دروازہ کے باغ میں غالباً مجلس عمل کا یہ آخری اجلاس ہے - اسکے بعد ہو سکتا ہے کہ ہماری رہائش پر خالی اداں دنیے خائیں - جس میں ہتھکڑیاں پہنا کر جیلوں میں پھینکا دیا جائے - اور اسکے ساتھ یہ کوشش بھی کی جائے کہ مجلس عمل کے طعنائے کرام اور مشائخ غلام اس مطالبہ سے دستبردار ہو جائیں جو قوم نے اجتماعی طور پر حکومت پاکستان کے سامنے پیش کر رکھا ہے - ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم اس مروجہ حکومت کو مزید قائل شواہ کا مورخہ نہیں کریں گے - اور ۲۶ فروری کے بعد اگر سر ظفر اللہ خان کو وزارت خارجہ سے ملجھو دیا گیا - تو مجلس عمل حکومت پاکستان کے خلاف برائے حق کا آغاز کرے گی لئے ٹائٹلکٹ ایکشن کا اعلان کر دیگی - اور یہ ایکشن اس وقت جاری رہے گا - جب تک مجلس عمل کے مطالبات میں و عن تسلیم نہیں کر لے جاتے - اگر ہمیں جیلوں میں لایا دیا گیا تو ہم اس وقت تک قید و بند کی صعوبتیں برداشت کریں گے جب تک سر ظفر اللہ کو اسکی موجودہ کرسی سے ملجھو نہیں کر دیا جاتا -

یہ ہے وہ ہائیں شکن اعلان جو آل مسلم پارٹی کونشن کی مجلس عمل

کے صدر ابوالحسنات مولانا محمد احمد نے آج مودی دروازہ کے باغ میں لایا، لاکھ

فرزندان توحید اور شمع رسالت کے پرانیوں کے سامنے کیا -

مولانا ابوالحسنات نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ مجلس عمل

کے ارکان سے کسی روز تا، کراچی میں عادلہ خیالات کیا اور ارباب حکومت کے دروازن
پر دستک دی۔ ہم نے اکابر ملت کو جمعہ صومر کر آئیے جذبات سے آگاہ کیا۔

میں ہر بار یہی کہا گیا کہ ہمارے مطالبات پر غور کیا جائے گا۔ اور ان پر

پانی پھرتے کی کوشش نہیں کی جائیگی۔ اس سے پیشتر بھی ہم کئی مرتبہ

ہر مآب خواجہ نانلم الدین سے ملے۔ ہمیں ہر بار یہی کہا گیا کہ حکومت مسلمانوں

کی ہے اور وہ مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرتی ہے۔ دہلی دروازہ کے باغ میں

مجلس عمل کے زمرہ اہتمام ان جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں ہم نے خواجہ صاحب

کا پیغام عوام کے سامنے پیش کر دیا۔

اس مرتبہ ہم نے یہ مطالبہ کرنے کی کوشش کی کہ مجلس عمل کے

فیصلوں کو کس قدر عرب کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ

قادیانیوں کے عظیم متہ کو دیر کرنے کے لئے دستوری سفارشات میں کوشش

رکھی نہیں گئی۔

مولانا محمد احمد نے جماعت اسلامی کے امیر مولانا مودودی پر نگہ چینی

کرتے ہوئے کہا کہ جب کراچی میں ملحد کی کونشن منعقد ہوئی اور اس میں

شہولیت کرنے کے لئے مودودی صاحب بھی تشریف لے گئے۔ تو انہوں نے اپنی

تجویزوں میں طرہ پر یہ کہا دیا کہ ہم آئین کے فریم بگاڑنے کے حق میں نہیں

مگر چند شقوں کی تبدیلی کر دینے کے حق میں ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہم نے

ان آئینی سفارشات وغیرہ اسلامی محسوس کیا۔ چونکہ ان میں رسول مقبول کی

ختم المرسلین کا تحفظ موجود نہیں تھا۔ ہم نے اپنی ترامیم پیش کیں۔

جنہیں قبول کرنے سے انکار کر دیا گیا۔ آخر کار ہم مجبور ہو گئے۔ اور میں

نے مجلس عمل کے صدر کی حیثیت سے اختلافی نوٹ لکھ کر ان سفارشات کو

قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

مولانا محمد احمد نے کہا کہ ان دستوری سفارشات پر غور کرتے ہوئے ملک کے گوشہ گوشہ سے اس قسم کی آوازیں بلند کی گئیں کہ مولوی کو پکڑ لو۔ یہ فرمایا ہے۔ دستوری معاملہ میں ملّا کو دخل دینے کی مطلق اجازت نہ دی جائے ہم نے جس اپنی عزت افزائی پر غور کیا۔ اور آخر کار اس نتیجہ پر پہنچے کہ محض ایڈوائزری بورڈ کے ممبرس حانیہ سے معاملہ حل نہیں ہوتا۔ چنانچہ ہم نے اختلافی نوٹ کے ساتھ اس جگہ رائزرز بورڈ میں شرکت سے انکار کر دیا۔ آپ نے کہا کہ اگر یہ ملک اسلامی ہے اور اس کا آئین اسلامی ہوگا۔ تو میں ملک کے گوشہ گوشہ تک یہ آواز پہنچا دینا چاہتا ہوں کہ علما نے کرام کو دستوری معاملہ میں نظر انداز کیا نہیں جا سکتا۔

مسئلہ ختم نبوت کے بارے میں مجلس علی کا موقف بیان کرتے ہوئے ابوالحسنات مولانا محمد احمد نے فرمایا کہ جب ہمارا اعتقاد ٹکڑ چکا ہے۔ اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم النبیین کو تسلیم نہ کرنے والا غیر مسلم ہے۔ تو اب یہ سوال ہے پیدا نہیں ہوتا کہ ہم رسول پاؤں صلعم کے بعد مرزا غلام احمد کو ہی مائیس اور انکے اور کو مسلمانوں میں شمار کرنے کی اجازت دیں اور اس لئے بنیاد سوال ہے کہ ان کے لئے کی نردبان مراثی مسلمان میں یا غیر مسلم؟ آپ نے کہا کہ ہم نے کراچی میں آخری طور پر بھی اتمام حجت

کر کے دیکھ لیا۔ اور خواجہ ناظم الدین سے بھی مؤقتین کرنے کے بعد ہم یہ فیصلہ کرتے ہوئے مجبور ہوئے کہ اب ہمیں ختم نبوت کے محفظہ کھلنے سے بچاؤ ہو جانے کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر شہر خدا مولانا علی نبوت کی عظمت اور احترام کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر سکے ہیں۔ ہم کون ہیں جو اس میدان میں پشت دکھائیں۔

مولانا ابوالحسنات نے اعلان فرمایا
 کہ حکومت پاکستان اس وقت شہریت کی نگاہ
 سے دیکھنے کے مستحق ہے۔ جب تک وہ
 تابع و تحت ریت کو سرحد رکھنے کا اعلان
 کرے۔ ہم کسی ایسی حکومت کی عظمت کو ماننے
 سے انکار کرتے ہیں۔ جو رسول کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کی ختم المرسلین کا تحفظ کر سکے۔

مولانا ابوالحسنات محمد احمد یحییٰ آخر میں فرمایا کہ مومن دروازہ کے باغ میں
 ملائیے ہمارا آخری جلسہ ہے۔ بہت ممکن ہے کہ اس کے بعد جو جلسہ اس باغ میں
 منعقد ہو۔ اس موقع پر آپ بھی پہل پہنیں۔ اور میں بھی حاضر ہوں۔
 ورنہ حالات میں دکھائی دیتے ہیں کہ جسے اس مرتبہ پھر ہم کے بادل چھوڑ رہے
 ہیں۔ اور مابوسی کی کہنائیں اٹھنے لگی ہیں۔

مولانا ابوالحسنات نے آخر میں حکومت کو دعوت دی
 ہے کہ اگر وہ عفت کرے اور ہم ایسے بزدلوں سے
 پکڑ لے۔ ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہم اپنے موقف
 پر قائم ہیں۔ اور آخرت، قائم رہیں گے۔ ہم
 رخصت کرنا جو ہم کہہ رہے ہیں۔
 اگر ہمیں گرفتار کر لیا گیا ہو ہم الحمد للہ کہہ کر
 آپ کی حیلوں میں پھرنے لائیں گے۔ اور اس
 وقت تک باہر نہیں آئیں گے جب تک ہمارے
 مطالبات تسلیم نہیں کر لئے جاتے۔ ہم جب باہر
 آئیں گے تو چودھری خضر اللہ حسین وزارتی گڈی پر

نکار دسہن آئیں گے ۔ آج نے فرمایا کہ
یقین کر لو کہ ہم نے رسولِ حق کی عزت
اور حرمت پر ختم ہو جانے کا تہیہ کر دیا ہے
ہم آن محمدؐ اور شانِ محمدؐ کے لئے ہر ظلم
برداشت کریں گے ۔

مولانا نے فرمایا ۔ کہ ہمارا کام ہمارے سامنے ہے ۔ آپ دیکھنا یہ ہے
کہ آپ ہمارے بعد کیا کرتے ہیں ۔ یاد رکھو کہ اگر آن محمدؐ کو ختم کر دیا گیا
تو اس روز ہمارے مزد زندہ رہنے کا کوئی امکان نہیں ہوتا چاہئے ۔
انہوں نے کہا ۔ کہ مجھے بتایا جائے ۔ کہ اگر حکومت ایسا سترو
کے حقوق اور اسکی عزت کا تحفظ کرتی ہے ۔ تو کیا وجہ ہے کہ اسے ناموس محمدؐ
کا پاس نہ ہو ۔ حکومت کاں میں تیں لالے بیٹھی ہے ۔ آخر یہ کیا فضب ہے ۔ ہم
دیانتدار سے سمجھتے ہیں ۔ کہ اپنے مطالبات متوائے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ
ہم ٹائٹل ایکشن کریں ۔ اپنے لئے نہیں کلمی والے کی حرمت کے لئے ۔ اسکی
عزت کی پاسبانی کی خاطر اور اپنے ایمان اور عقیدہ کے واسطے ۔
ہم اعلان کرتے ہیں ۔ کہ ہماری خانیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے لئے قربان ہیں ۔

ماسٹر تاج الدین انصاری

ماسٹر تاج الدین انصاری یہ مجلسِ عمل کی گذشتہ سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے
ہوئے فرمایا ۔ کہ ہم نے کئی مرتبہ خیابانہ ناظم الدین کی خدمت میں حاضر ہو کر
عوام کے اسلامی مسائل کو یہ دیا ۔ مگر ہر مرتبہ انہوں نے یہ کہہ کر ٹال دیا ۔
کہ یہ ملک اسلامی ہے ۔ اور میں سلطان ہوں ۔ یہ دینوں اہم باتیں سننے کے بعد
شک و شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی ۔ اگر اسلام تقاضا کرتا ہے کہ

مرتد کے کان کھینچ دو۔ اور خواجہ صاحب اپنے آپکو سلطان کہتے ہیں۔
 تو ہمارے مطالبہ کو تسلیم کرنے کے بارے میں مافی کیا کمرورہ جانتی ہے۔
 بلاشبہ ہر ملاقات میں ہمیں کامیابی کی حتمی دکھائی دیتی رہی۔ مگر جب ہم
 دربار گھڑی نظر سے مطالبہ کرتے۔ تو ہمیں محسوس ہوتا۔ کہ ہم دھوکا
 کھا رہے ہیں۔ کیونکہ سر ظفر اللہ ہمیشہ خواجہ صاحب کے ساتھ رہے۔
 ہمارا مطالبہ صرف یہ تھا کہ جس پانی میں گٹا کر گیا ہے۔ اسے
 پاک کیوں نہیں کیا جاتا ؟

آخری مرتبہ پہلے دنوں مجلس عمل نے ایک وفد ترمیم دیا۔ جسکا
 کام یہ تھا کہ وہ خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان کی خدمت یا برکت میں
 حاضر ہو کر آخری ملاقات کرے۔ اور ملت کے شفق اور متحدہ مطالبات کو
 اپنی خدمت میں پیش کرتے ہوئے ان دستوری سازشات کو تسلیم کرنے سے انکار
 کر دے جن میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا گیا۔

مابشر تاج الدین انصاری نے کہا کہ وفد میری قیادت میں خواجہ صاحب
 کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم نے سوا گھنٹے تازہ ملاقات کے دوران میں اس سجدہ کو
 یک لخت سرکا دیا جو ہمارے ایر خواجہ ناظم الدین صاحب کے درمیان حائل تھا۔

مجھے بے انتہا افسوس کے ساتھ اعلان کرنا پڑتا ہے
 کہ جب اس مرتبہ آپ ہم سے گفتگو فرما رہے تھے
 تو ہم نے پوری ذمہ داری کے ساتھ محسوس کیا۔ کہ
 الحاج خواجہ ناظم الدین مرزا بیون کے نمائندہ کی حیثیت
 سے قادیانیوں کی وکالت نہایت احسن طریقے سے کر رہے

تھے۔

(شیم شیم کی آوازیں)

ہم نے اس عتبہ پر محسوس کیا ہے کہ انھوں صرف خود ہی سر
ظفر اللہ کی اسکی کرسی سے علیحدہ کرنا نہیں ہے ۔ بلکہ خواجہ ناظم الدین کو بھی
بھی قوت بخشنا ہے ۔ آپ نے کہا کہ مرکزی حکومت میں آئے گا آیا بکرا نظر
آتا ہے ۔

ماسٹر تاج الدین امصاری نے تفریر جاری رکھتے ہوئے اب وہ نکالے دھرائے
جو مجلس علماء کے حکم کے تحت پچھلے دنوں آخری عتبہ کراچی میں خواجہ
ناظم الدین سے ہوئی ہے ۔

ماسٹر تاج الدین نے مسلمانوں کا دالہ خواجہ ناظم الدین کی خدمت میں
پیش کرتے ہوئے کہا کہ اب مسلمان اس کورنگ کی پالیسی کو زیادہ دیر تا برداشت
نہیں کر سکتے ۔ اس پر خواجہ ناظم الدین نے فرمایا کہ مجھے مسلمانوں کی جذبات
احساسات اور مطالبات کا علم ہے ۔ میں مسلمان ہوں اور یہ مسلمانوں کا ایسا مطالبہ
ہے ۔ اب باتیں کم کر موشے نہیں تو ماسٹر تاج الدین نے شکایت کی ۔ کہ
سندھ کے چیف سیکرٹری نے حکومت پاکستان کی سرکاری اعلان کو پاؤں تلے روند دیا
ہے ۔ اور اس اعلان کی موجودگی میں انہوں نے ایسا ایسے جلسے کی صدارت کی
ہے ۔ جو لاہور میں مرانیوں کی جانب سے احمدیہ بلڈنگز میں منعقد ہوا تھا ۔

اس پر خواجہ صاحب اور انکے سیکرٹری کے درمیان ذیل کا

مقالہ ہوا ۔

خواجہ صاحب ۔ (ایچ پرائیویٹ سیکرٹری سے) یہ چیف سیکرٹری کون ہے ؟

پرائیویٹ سیکرٹری ۔ جناب بشیر احمد فاروقی ۔

خواجہ صاحب ۔ اچھا ۔ یہ تاجر جماعت سے تعلق رکھتے ہیں ۔

ماسٹر جی ۔ وہ لاہوری نہیں ہے بلکہ مرانی ہیں ۔

ماسٹر تاج الدین نے فرمایا کہ میرے جواب پر اب خواجہ ناظم الدین نے

لاہوری اور قادیانی پر بحث کرتے ہوئے مرزا یحیٰی کی نہایت خوبی کے ساتھ
وکالت کرنی شروع کر دی۔

اب ہم نے شدت کے ساتھ محسوس کیا ہے کہ یہاں نہ شدہ ہو

اب جبکہ خواجہ صاحب الدین اور ولد کے درمیان حاکم شدہ پردہ خود بخود
ہی سڑ گیا اور ہم نے محسوس کیا کہ حیا صاحبہ سلطانہ کے سامنے جھکنے
کے لئے تیار نہیں۔ تو ہم نے آپکی خدمت میں وہ لٹاف پیش کر دیا۔ جسے
مجلس عمل کی جانب سے ہمارے سپرد کیا گیا تھا۔ اور مذاکات کی گئی تھی کہ
لکڑ کوئی مناسب سبب دیکھ کر ہو سکے۔ تو ہم اس الٹی پیشم کو انکی خدمت میں
پیش کر دیا۔ اور اسکی کوشش کے بعد الٹی پیشم وزیراعظم کی خدمت میں
پیش کر دیا۔ اور یہاں حیا صاحبہ کو الٹی پیشم دینے ہوئے صاف صاف کہہ دیا
کہ ہم آپ کی اس بات کی صحت دیتے ہیں۔ اگر ایسا مادہ ۱۲ فروری
تک چودھری سرافراغ کو وزارت خارجہ سے طے شدہ نہ کیا گیا۔ تو ہم ۲۳ فروری
کو ڈائریکٹ ایکشن کرنے کے قدم پر غور کریں گے۔ ہمارا ملاحظہ نہایت ہی صاف تھا
کہ

۱۔ مرزا یحیٰی کو غیر مسلم اقلیت قرار دے۔

۲۔ چودھری سرافراغ کو وزارت خارجہ سے طے شدہ کر دے۔

۳۔ کلیدی آسامیوں سے مرزا یحیٰی کو ہر طرف کر دیا جائے۔

ماشرع الدین انصاری - سربراہی رکھتے ہوئے فرمایا کہ آخری ملاقات
کے بعد ہم نے مسجد پر محاصرہ کر رکھا ہے کہ ہمارے اہلکے کو عزت و آبرو
کے ساتھ ماننا خواجہ صاحب کے لئے ناممکن ہے۔ ان میں یہ حمت ہی نہیں ہے
کہ وہ انگریزی سامراج کے ایجنٹ اور پاکستان کے مولانا دشمن خیر اللہ کو اپنی
قوت کے ساتھ ساتھ اسکی مدد سے کہ خواجہ صاحب کو اپنی

صورت حال کو سمجھنے سے غاصر ہیں۔ جبکہ بین الاقوامی عالم پر اس شخص نے
 صحت ایسے چھڑا دی ہے کہ لاکھوں لاکھوں پاکستانیوں کو تیسری عالمی
 حصہ لینے کے لئے مجبور کر دیا جائیگا۔ آپ نے فرمایا کہ افریقہ کو اس کرسی پر
 بشعائے رکھنا اس ملک کو تباہی کے گڑھے میں دھکیلنے کی عداوت ہے۔ اس لئے
 ہم عرقیت پر غفرالہ کو اس کے بوجہ ہمدردی سے نشانہ بناتے ہوئے ہیں۔
 آپ نے فرمایا کہ میرا مطالبہ نہایت واضح ہے۔ مجلس علم کبھی ہے
 کہ غفرالہ کی عداوت یا اپنی کرمیاں بھی خالی کر دو۔

ماسٹر تاج الدین انصاری نے اپنی تقریر میں مطالبہ کیا کہ
 میں آپ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ ورائیں کا سوشل بائیکاٹ کھینچے۔ زندگی کے
 ہر پہلو میں اس بائیکاٹ کو جاری رکھا جائے۔ جب یہ تادیبیں سنیں
 تو ہمارے رشتے بند کر دیئے گئے ہیں اب جبکہ یہ رویہ میں ہیں۔ انہوں نے
 ہمارا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ حالانکہ ہمیں چاہئے تھا۔ کہ ہم انکا بائیکاٹ
 کریں۔ سوشل بائیکاٹ کے پروگرام کے متعلق مجلس میں غفران اعلان جاری
 کر کے اب اس پر عمل کیا گیا ہے۔ کریک کے وہ اس پروگرام کو اپنا ہے اور انہیں محسوس
 کراد کہ وہ مسلط نہیں ہیں۔ بلکہ غیر مسلم اقلیت ہیں۔

ماسٹر تاج الدین انصاری نے مجلس علم کی تحریک
 پر امن تحریک کا پتہ دیا ہے کہ کیا۔ کہ اگر
 ملک میں بد امنی پیدا کی گئی تو ہمیں مجبوراً
 اس منزل پر پہنچنے کا خیال کرنا پڑیگا۔
 جو اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ ہم نہیں چاہتے
 کہ ہمارے کسی نازیبا حرکت کی بنا پر ہماری منزل
 آگے سے ہٹ جائے۔ ہمارے سامنے ہے آپ سے اپنا

کرتا ہوں، کہ آپ اس وقت تک کوئی قدم نہ
اٹھائیں۔ جب تک کہ کسی آواز، انکس آپ کو
کوئی راستہ نہ بتائے۔

ماسٹر تاج الدین یہ سب کچھ اس امر سے بے خبر نہیں جس کے
مراٹھی ہر تندرست ہر دم سے اچھے کر، کر، کرینگے۔ ابراہیمی صورت پیدا کرنے
کی کوشش کی جائے گی۔ کہ ہم اشتہار میں آ کر خبر پوری کی طرف مائل ہو جائیں
لیکن ہم میں دلائل ہیں کہ اگر حال کو ناکام بنا دیں گے۔ ابراہیمی۔ اس
کے ساتھ محض ہم کی ہدایات کے تحت یہ اقدام اختیار کریں گے جس کی وجہ سے
ہماری منزل نزدیک سے نزدیک تر رہتی چلی آئیگی۔ میں آپ سے اپنا گھر
کہ وقت آنے پر آپ کسی مرحلہ پر بھی اشتہار میں آئیں گے۔ مجھے امید ہے کہ
قوم پوری تنظیم کے ساتھ محتاط رہے گی۔ ابراہیمی طریق پر اپنی جگہ جاری
رکھ کر ناموس محمد صلعم کا تحفظ کرے گی۔

ماسٹر تاج الدین انصاری نے اپنے غلط فہمی دور کر کے ہوئے کیا
کہ ہم نے کراچی میں آخری قرارداد الٹی میٹم کی صورت منظور کی ہے۔ اسکا
تعلق صحت کی نگاہ سے نہیں بلکہ اس قرارداد کا براہ راست تعلق
مرکزی حکومت سے ہے۔ اس کے تحت کہ قرارداد کی وجہ کا رشتہ خواجہ
نام الدین کے ساتھ ہے۔ اگر ضروری ہو، ظفر اللہ کو اسکے عہدہ سے
الٹ نہ کیا گیا۔ تو ہم ضروری کو مبالغہ کرتے کہ خواجہ نام الدین
وزارت کی کدی چھوڑ دیں۔

ماسٹر جی۔ خواجہ نام الدین ابراہیمی خواجہ شہاب الدین
کیونکہ صوبہ سرحد سے اشتہار کریں گے کہ ان صحابیوں نے صوبہ سرحد کے
کی قسم کیا رکھی ہے صوبہ سرحد میں خواجہ بوزداران نے وزیر اعظم کے مجبور کر دیا

نہیں اور محمد رسول اللہ کی ناموس محفوظ رہیں - تو دستور کیا معنی رکھتا ہے -

آپ نے فرمایا کہ اگر پاکستان میں چھوٹے
چھوٹے بچوں پر محض اعلیٰ گولی چلائی گئی کہ
وہ البتہ کر رہے ہیں کہ تعلیم کو سستا کیا جائے
اور فیس کم لی جائیں - تو کوئی عجب نہیں کہ وہ
ناموس مصطفیٰ کے محافظین پر بھی گولی چلا دی جائے
آپ نے کہا کہ ہم گولیوں سے گرنے والے نہیں -
کراچی کے المنا نے ہمیں خوب درس دیا ہے کہ اے
مولویو! ہم فیس کے منالینے کیلئے جام شادیت نوش کر گئے
اور ہم ناموس مصطفیٰ کے لئے قربانی دینے سے کمتر آئے ہو -

مولانا عبدالغفور ہزاری نے فرمایا کہ اصلاً طاقت خواجہ ناظم الدین کی طاقت
نہیں ہے بلکہ اصلاً طاقت عوام کی طاقت ہے اور عوام کی طاقت وہ ہے جسکے
ساتھ دنیا کی سر حکومت کو جھٹکا ہی پڑا ہے - اور آج بھی پاکستانی عوام
کے ساتھ خواجہ ناظم الدین کی طاقت کو ہتھیار ٹالنے کے سوا کوئی چارہ نہیں -
میں پوچھتا ہوں کہ اگر وہ یہ ادارہ مرحلہ پر جبکہ دستگیر ہو رہا ہے -
اپنی طاقت کا مدار نہ کیا - تاکہ اسے سوا اور کونسا دے آئیکا - اور قیامت کے روز
ہم محمد عریٰ کو کونسا دے دکھائیں گے - اور کس کی شفاعت کے امیدوار
ہوں گے -

آپ نے فرمایا کہ ہم طاق میں بداعتی نہیں جانتے -
مگر جب وہ ادارہ کو محدود کیا، ایکشن کوئی مناسب
نہ لے سکتے تھے - تو نتائج کے ذمہ داری حکمت کے سوا کس

برطانیہ ہوگی۔ میں افسوس سے کہتا ہوں کہ

اس روز خواجہ صاحب ایرانکی کابینہ نتائج کی

ذمہ داری قبول کرتے ہوئے مجبور ہوں گے۔

مولانا عبدالغفور ہزاری کے ایک خطبہ کے اختتام سے خطاب کرتے ہوئے کہا

کہ ناموس رسول کے قربان ہونے والے ہاتھ کھڑے کریں۔ اس پر مجمع نے دوہرے

ہاتھ کھڑے کر کے حضور صلیب کی ناموس ہر قربان ہر جانے کا عہد کیا۔ ایرافلان

کیا۔ کہ رسالت مآب کے تحفظ کے لئے سلطان اپنے خون کا آخری قطرہ بہا

دین کے۔

ان حضرات کے علاوہ مولانا محمد بخش مسلم مولانا غلام محمد جرم

مولانا حافظ خادم حمیس مولانا غلام دین۔ اپنے مخصوص انداز میں حکومت پاکستان

کو انتباہ کیا وہ مور، حاکم، کرپکڑی سے بچائے۔ مسلمانوں کی آزمائش نہ کی جائے۔

اگر ایسا بار بار پتوٹتا رہتا تو اسے سنبھالنا مشکل ہو جاتا۔ ان علماء نے

مثالبہ کیا کہ صلح اسی میں ہے کہ۔ مرالہ کو اسکی وزارتیں کرسی سے علیحدہ

کر دیا جائے۔ اگر قوم کے ووٹوں سے ہٹا دیا جائے حکومت ان گروہوں پر برا حاکم

عین عباسی وفد میں ہے جسے بردار رہے۔ جب قوم یہ کہدیاں چہن لے گی۔

علمائے نے کہا۔ کہ ناموس رسالت کے سوا، ہر قسم نے فیصلہ کیا ہے کہ اس معاملے

میں کسی کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔ ایر ۶۶ فروری کے بعد مزید محنت نہیں

دی جائے گی۔

سید مضر علی شمس

سید مضر علی شمس نے اپنی تقریر میں کہا کہ محمد رسول خدا

اس وقت آئے ہیں اپنی ذات کا اقرار مانگیے میں۔ انہوں نے میں قرآن مجید

عطا کیا۔ اسلام دیا ایر آج اسی قرآن اسلام ایر خود تاحدار مدینہ کی ذات اقدس

پردستان رسو، جلسہ آر میں - ایک مدت کے بعد اس دور میں آیا، بار پھر اسلام
برکتر کی یلغار ہے - آج عین دیکھنا ہے کہ انکی عزت و ناموس کی حفاظت
کے لئے کون آگے ہڑتال ہے کون قربانیاں پیش کرتا ہے -

اس مرحلہ پر مسلمانوں نے بلند تعزین کے ساتھ اس امر کا یقین دلایا
کہ ہم محض حصور کے نام کی خاطر کے لئے زندہ رہے - آخر ہم اس خدمت کو
قائم تھیں رکھ سکیں، تو ہماری زندگی موٹ گئی ہر امر ہے -

سید مائت علی شمس نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ شمع رسالت
کے ہوا میں کو اس نعرہ میں حصہ لے کر کے لئے رضا کارانہ طور پر اپنے ناموں کا اعلان
کر دینا چاہئے - اور حصور صلح کے محافظین میں اپنا نام درج کرا دینا چاہئے -

اس عظیم الشان جلسہ کی صدارت - آل مسلم پارٹیز کمیونٹس کی مجلس، عمل
کے صدر ابوالحسنات مولانا محمد احمد نے کی - جلسہ سوا دس بجے شروع ہوا -
اور دو بجے بعد درپہر - عشاء خیر تقریریں عورتی زمین - نعرہ ہائے تکبیر اور
نعرہ ہائے رسالت بلند ہوئے، رشتے - چچی دروازہ کے باغ میں کہیں تل دھرنے
کو جگہ نہ تھی - ٹرڈا - جس کی سی کبھی راک جاتا - اور شرک ہر پولیس کو ٹریفک
میں آس پاس پیدا کرنے کے لئے خصوصیت کے ساتھ اہتمام کرنا پڑا -

دو بجے بعد درپہر تحفظ ختم نبوت کے نعروں کے درمیان

جلسہ برخاست ہوا -

کاروائی اجلاس، مسلم لیگ اسمبلی پارٹی
ضلع، تاریخ ۱۹۶۳ء - وقت ۱۰ بجے صبح
واقعہ کیشی رزم - پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی -

.....

تلاوت قرآن مجید چودھری سلطان علی صاحب

آئریبل لیڈر سے فرمایا کہ بوقت التوائے اجلاس (۱۶ مارچ تا ۱۵ مارچ)

رسمی لیجسلیٹو کی طرف توجہ نہیں دی جا سکی ہے -

موجودہ حالات پنجاب کے متعلق آئریبل لیڈر نے فرمایا کہ ان حالات

اور واقعات کو آپ کے سامنے پیش کرنا ضروری ہے - جن حالات سے پاکستان کو

بھی صدمہ پہنچا اور پنجاب کو تواناں تلخی نقصان ہوا ہے - ہم جانتے تھے

کہ پنجاب کو استقلال ضروری اور ہم آپ کی کاروبار درجہ حاصل ہو - مگر

اسکو بے حد دھکا دیا ہے - اس بحران میں آپ کا بھی حصہ اہم داری ہے

تفصیل یوں ہے -

ایسا حال ہے کہ اس وقت شروع کی گئی - ابتدا میں اس

تحریک کو مجلس احرار نے شروع کیا - مزائیت کا لہر تھی اسلام میں متعلق

نہیں رکھتا اسلئے (۱) سر ظفر اللہ کو پاکستان کی وزارت خارجہ سے ہر طرف

کیا جائے - (۲) مزائیت کو اقلیت قرار دیا جائے - لیکن اب مطالبات بڑھ

گئے ہیں - چنانچہ مزید مطالبات یہ ہیں - مزائیتوں کو کلیدی آسامیوں سے

علیحدہ کیا جائے اور ریوہ کی خصوصیت ختم کر دی جائے - اور رہاں دیگر لوگوں کو

بھی برابر کی مراعات دی جائیں - یہ تحریک حادہ نگاہ اور لوگوں کی توجہ کا

مرکز کرنے والی تھی - اس میں سیاسی مقاصد نہیں تھے - یہ اس تحریک کے

متعلق تھے جس سے کہیں بھی - ہم نے مرکز کو کہا کہ ان مطالبات

کے متعلق حکومت کا رویہ واضح ہونا چاہیے - اگر مطالبات کو ماننا ہو تو ہم

تحریک کی قیادت کریں اور اگر اسکی مخالفت کرنا ہو تو اسکا مقابلہ کیا جائے۔
لیکن مرکز سمجھتا تھا کہ Issues کا فیصلہ کئے بغیر اس تحریک کا مقابلہ کیا جا سکتا
ہے۔ مگر میرا خیال اسکی برعکس تھا۔ جولائی ۱۹۵۲ء میں اس تحریک کے بارے
میں پنجاب لیگ کوئٹہ کا اجلاس ہوا۔ جس میں قرارداد پاس ہوئی جسکا مفہوم
یہ تھا :-

(۱) - ختم نبوت کا عقیدہ درست ہے۔

(۲) - Issues کے بارے میں مرکزی حکومت فیصلہ کرے گی۔

(۳) - امن عامہ کا قیام ایرخان و مال کی حفاظت معمارا اولین فرض ہے۔

میں نے دھاکہ میں مجلس عامہ کے سامنے یہ مسئلہ پیش کیا۔ مگر وہاں
قیادت سے وہاں بھی اس مسئلہ کا کوئی حذر نہ کیا۔ اس کے بعد اور مسائل
درپیش آئے۔ مثلاً (۱) خوراک (۲) ہی۔ ہی۔ ہی۔ ہی۔ ہی۔ ہی۔ ہی۔ ہی۔ ہی۔ ہی۔ ہی۔ ہی۔
کے پیش نظر پہلا مسئلہ کچھ ٹھنڈا سا پڑ گیا۔ مگر اندرون اٹنا قائدین احوانے
یکتہ Direct-action (راست اقدام) کا نوٹس دیدیا۔ میں نے وزیراعظم
صاحب اور گورنر صاحب سے یہ عرض کیا کہ یہ مسئلہ کورنرز کانفرنس میں پیش کر دینا چاہئے
تاکہ اس امر کے متعلق کوئی فیصلہ ہو سکے۔ مگر وہاں بھی کچھ نہ ہوا۔ جب
راست اقدام Direct action کا رقت قریب آیا تو خواجہ صاحب یہاں

تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ حسان تاج العالیات کا تعلق ہے یہ تحریک
پنجاب میں ہوئی کہیں نہ ہوئی، ایر احرار مرد کا مرکزی مقام پنجاب میں ہی
ہے۔ اگر آپ نے مطالبات مانے ہیں تو ایسی ستر ہے ورنہ تحریک شدت سے ہوگی
اور اس کے نتیجہ کے اور ہر اگر مطالبات مانے گئے تو کچھ عرصہ کے بعد اور مطالبات
پیش کئے جائیں گے۔

اس کے بعد تحریک کے لیڈر کراچی چلے گئے۔ گنگو برمی بھی کہ
خواجہ صاحب نے لایا۔ چنانچہ جلسہ صاحب۔ آئی جی پولیس ایر ہوم سیکرٹری کو

وہاں بھیجا گیا - کوئی فیصلہ نہ ہوا - اگلی رات ٹیڑھ بجے صبح دوبارہ جلسہ ہوا (اس وقت وہ تحریک کے لیڈروں نے صبح سات بجے راست اقدام کرنے کا اعلان کر دیا) فیصلہ کیا گیا کہ اس جیلنگ کا مقصد ہر مقابلہ کرنا ہے کیونکہ مرکزی حکومت کے پاس اور کوئی چارہ کار نہیں - ہمیں اگلے دن درمیان میں فیصلہ کی اطلاع چشمہ صاحب کی واپسی پر ملی - مدھے احساس تھا کہ تحریک مضبوط اور عہہ گیر ہوگی - مگر میں سمجھتا تھا کہ یہ تحریک اتنی جلد Violent ہوگی - ایزر زبر پکر جائیگی - سیالکوٹ لاہور اور دیگر کئی ایک مقامات پر یہ تحریک غیر ذمہ دار اور غلط عناصر کے ہاتھ میں آ گئی - چنانچہ لاہور میں ایک دن لوٹ مار آتشزدگی - قادیان میں گانا اور گورنمنٹ دھاتر میں خوب دھراس کی صورت پیدا ہو گئی - ٹیلیفون کی تاریں کاٹی گئیں - ولین اکھائ دی گئیں اور ایسا تعطل سا پیدا ہو گیا - میں مرکزی حکومت کے سامنے میں رہا - میں چاہتا تھا کہ فوج کو اعتظام نہ دیا جائے - ہم ایک کوشش کریں تاکہ سادہ دل عوام جو محض الفت رسول کی بنا پر اس تحریک کے سامنے ہیں علیحدہ ہو جائیں - چنانچہ اپنی تائید کے ساتھ مرکز کو مطالبات بھیجنے کا اعلان کیا گیا - مگر افسوس کہ یہ کوشش کوئی پھل نہ لاسکی - اور فسادات بڑھتے ہی گئے - لوگ رندہ چلنے لگے - ٹاکخانے لوٹنے لگے - اور مکانات نظر آتے ہی گئے - اس موقع پر میں نے سب جرحوں اعظم کو کہا کہ وہ شہر کا قبضہ لے لیں - مرکز سے گفتگو ہوئی اور فیصلہ ہوا کہ مارشل لا کا نفاذ کر دیا جائے - اس رات کھارہ بجے تھک کھارہ ہلاک اور کچھ لوگ زخمی ہوئے - موجودہ حالت اسی طرح سے جاری تھی - اصلاح میں پولیس نے فوج کی امداد سے استقامت سنبھال رہی تھی - اگر اس وقت لیڈران تحریک کو مذاکرات کی دعوت دی جاتی تو مطالبات بہت بڑھ جاتے - پنجاب کو بچانے کی صرف ایک

● میں صورت تھی کہ ہر صنف پر اس زمانہ کو قائم اور بحال کیا جائے۔ کیونکہ مذاکرات اور گفتگو سے امن زمانہ کی بحالی ممکن نہ تھی۔ بلکہ یہ کوشش ایسے عناصر کے ساتھ مضبوط کرتی جن کا مقصد ملک میں افراتفری پیدا کرنا تھا۔ ہم کو چاہئے کہ ایسی نضا پیدا کریں جو عقلندی اور Sanity کے مطابق ہو۔ لاہور میں مارشل لا ہے۔ باقی اصلاع میں تحریک موجود ہے مگر وہ قابو میں ہے اور دن بدن کم ہو رہی ہے۔ تحریک کو کنٹرول کرنا یا مضبوطی سے دہانا عروفت آسان ہے۔ لیکن یہ تحریک ہمارے ملک میں اسلام کی تحریک ہے اگر اسے بھی دبا دیا جائے۔ مگر پھر بھی لوگوں کے دلوں میں اسکی خواہش باقی رہے گی۔ پوری رائے میں ایک ہی پالیسی عمت اور سختی اور درستی کی ہے۔ جس سے اس تحریک کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ اسوقت ترس یا مذاکرات کے متعلق سوچا بھی نہیں جا سکتا۔

کافی افواہیں ان حالات کی پیدا کردہ ہیں۔ مگر افواہوں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ ہمیشہ ایسا ہی کی اہمیت دیتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وزارت استعمانی دے رہی ہے۔ کیونکہ مرکز اور پنجاب کا اختلاص ہے۔ ممکن ہے کہ دفعہ ۹۲۔ ۱۔ لگا دی جائے۔ مگر یہ سب افواہوں سے زیادہ کچھ نہیں۔ اس بحران میں مسلم لیگ پارٹی کو سناں سرور ہوا ہے۔ مگر اس میخان سے کسی دیگر سیاسی پارٹی کو اائد نہیں ہوا۔ جب کوئی اور پارٹی متبادل حکومت نہیں بنا سکتی تو ہمارے حاسے سے خلا پیدا ہو سکتا ہے۔ جسکا نتیجہ برہادی کے سرا کچھ نہیں۔ اسلئے ہمیں کسی صورت میں ایسی گزوری نہیں دکھانی چاہئے۔ جس سے ملک کی مالیت کو ذرا سا بھی دھکا لگنے کا احتمال ہو۔ اذیر یہ کہ ہمارے مرکز سے اختلاصات ہیں۔ اختلاصات ضرور ہیں لیکن وہ یا تو آئیں سے متعلق ہیں یا تربیاتی سکیموں Development Plans کے

ہارے ہیں ہیں۔ یہ مرکز اور متحدہ گورنمنٹ ہوگا۔ یہ ایسی جماعتیں
جماعتیں اختلافات کی بنیاد پر ملک کے کمر کر رہیں۔ یہیں ہر روز ان سے
مٹا رہتا ہوں۔ یہیں ملک میں دلتا ہوں کہ حسان تان امن و امان کے
بحال کرنے کا ارادہ کی آئندہ پالیسی حلانے کے مسائل میں ہمارے اور
مرکز کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

۹۹۔ الف۔ مرکز اور عوام دونوں کیلئے خیر ثابت نہیں

ہو سکتی۔ اگر انتخابات میں تو مرکز کے حق میں کوئی آدمی نہیں آئیگا۔
جس سے عوام اور مرکز کے درمیان رابطہ ختم ہو جائیگا۔ جو ان حالات کے
تحت کسی صورت میں بھی پاکستان کی سالمیت کیلئے فائدہ مند نہیں ہے۔
افواہوں سے تذبذب پیدا ہوتا ہے۔ ہمیں ان سے بیدار شدہ
حالات کا مقابلہ کرنا چاہئے اور ان ظالمین کو ختم کرنا چاہئے۔ جو ایسے معیار
استعمال کر کے ملک کی سلامتی کو خطرہ میں ڈالنے کا باعث بنتی ہیں۔
میں اس آپ پر اپنی قوت اور ایمان پر اطمینان ہونا چاہئے

ہم نے جمہوری قدریں کو اس قدر زیر عمل میں لایا ہے۔ جیسا کہ ہم
انگلینڈ اور یو۔ ایس۔ اے جیسے جدید جمہوری گہواروں میں آباد ہیں
لیکن موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ ہم ان تحریات کو مدنظر رکھ کر جمہوریت
کی حدود میں امتیاز پیدا کریں۔ ہم نے تجربہ کر دیکھا ہے۔ ہمیں اس
تجربہ سے اپنی آئندہ پالیسی وضع کرنی چاہئے۔ ہمیں سختی کی پالیسی
پر کاربند ہونا ہوگا۔ اور سختی سے حکومت کرنا ہوگی۔ اور اس امر کے
متعلق حکومت چلاس بالین کو آپس میں کلی اطمینان اور اتفاق ہونا چاہئے۔
آپکو مجھ پر اور اس پر آپ پر مکمل اطمینان ہونا چاہئے۔ اور نئے جذبہ یکانیت
ایجاد اور اتفاق اور ضبطی سے کام کرنا چاہئے تاکہ ہم اپنے رفتار اور

اپنی شان کو قائم کر سکیں۔ اسوقت ہمارا ریاست خیرپور سے زیادہ وقار عین رہا۔
اگر آپ کہیں تو جی ہاں تیار ہوں۔ بڑے اگر آپ چاہتے ہوں کہ ہم ان چیزوں سے
صلحہ ہو جائیں تو اس کے لئے بھی میں تیار ہوں۔

میر عبد القیوم صاحب نے فرمایا کہ آئینہ لیدر نے فرمایا ہے کہ
سب سے پہلے امن و امان قائم ہوا اور ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ وہ سختی اور
درستی کی پالیسی اختیار کرے۔ بالے میں لیکن آپ نے موجودہ مسئلہ کے متعلق
اپنی رائے کو واضح نہیں کیا۔ گورنر کی پالیسی نے عین پہلے ہی نقصان
پہنچایا ہے۔ اگر آپکا اور عوام کا ایک ہی ارادہ ہو تو آپ کیسے لوگوں پر گولی
چلائیں گے۔ تحریک اسی اضلاع میں جا رہی ہے اگر آج فوجی زیرِ مٹا دیا گیا
تو تحریک زرین پر مزاحمتیگی۔ اس موحدہ قیادت نے بہت غلطیاں کی ہیں۔
آپ اپنے ۶ تاریخ والے اعلان کو مرکز کے سامنے پیش کریں اگر مرکز اتفاق نہ کرے
تو آپ حکومت چھوڑ دیں۔ مرکز جو چاہئے اور جس طرح بھی چاہے حکومت کا
انتظام کرے۔

ملک قادر بخش صاحب نے فرمایا کہ یہ درست ہے کہ ہم اپنا وقار
عوام میں کھو چکے ہیں لیکن میں آج ہی یہ فیصلہ نہیں کرنا چاہتے کہ آیا جو
اب تک ہم نے کیا ہے وہ سب غلط ہے یا درست۔ میں سب سے پہلے اپنے
وقار کو قائم کرنا ضروری ہے۔ عوام کہہ رہے ہیں کہ ایم ایل ایز مجرم اور ملزم
ہیں۔ اگر مجرم بھی اگستے مرکز کیس کہ ہم متحد ہو جائیں تو اس اتحاد
کے کیا معنی ہیں۔

چودھری فیض احمد (سرگودھا) نے فرمایا کہ اگر لوگ ہیں
تنگہ کریں تو اس کا مرکز یہ عدالت نہیں ہے کہ ہم اپنے مرائض کو نہ پہچانیں اور
اپنی دہ داریوں کا احساس نہ کریں۔ میں آج ہی پروگرام مرتب کرنا چاہتے اور

اس پر عمل پیرا ہونا چاہئے ۔ تاکہ اس طرح ہم عوام سے مل کر ایسی تحریکوں کا
مردانہ وار مقابلہ کر سکیں ۔

رانا گل محمد صاحب نون نے فرمایا کہ میان صاحب کا ۶ مارچ والا
اعلان واضح تھا اور آپ کی پالیسی واضح تھی مگر اب اس سے انحراف کیوں ہو ۔
اگر عوام کی جیسی رائے ہو تو ان کو سختی سے دبانے کی بجائے سامنے آئے ۔

مہر محمد صادق صاحب نے فرمایا کہ یہ تحریک پاکستان کو
ٹکڑے ٹکڑے کر کے کی شرادہ تھی ۔ میں ہی سی کی رپورٹ نے ہنگامہ اور
مرکز و خواجہ صاحب کی نفرت برپا دی ۔ اور اس تحریک کیلئے سازگار فضا پیدا
ہوئی ۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ مسلم لیگ میں احرار والوں کو جگہ دی ہوئی تھی ۔
جو عاصر اس سے پورا فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ آپ نے پارٹی کو بتایا کہ ڈی سی
لائل پور نے لائلپور میں تحریک کے شرم میں میں مسلم لیگ والوں کو بلایا ۔
ان حالات کے پیش نظر لوگ یہ سمجھنے لگے کہ انہیں حکومت کی امداد حاصل
ہے ۔ ہمارے لیڈر اور ایم ایس اے صاحبان خلوسوں میں شامل تھے ۔
انہیں یقین تھا کہ صوبہ اور مرکز کی آپس میں نفرت ہے اور تصادم ہے ۔ اگر
ہم سب اور آپ اتحاد کا یقین دلایں تو یہ تحریک بہتر تشدد کے بند
ہو سکتی ہے ۔

حاجان منظور الحسن (گجراتی والے) نے فرمایا کہ میں
اس سے اتفاق ہے کہ صوبہ میں سب سے پہلے امن برقرار کرنا چاہئے ۔ اور
دشمنوں کے مانتوں بہ تبرک ایدہ آلہ ہے اگر ہم نے اتحاد سے اور تدبیر
سے اپنی پالیسی واضح کی تو یہ ہمارے ملک کے لئے سودمند ثابت ہوگا
اور اس دفعہ بھی یونینسٹون جیسا آپکا طاع ہوگا ۔

چودھری علی اکبر نے فرمایا کہ کوئٹہ کی پالیسی درست نہیں ہے۔

اس مسئلہ کے فیصلہ کے بغیر اس تحریک کا کوئی حل نہیں ہوگا۔ لیکن ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہم نے مطالبات کا حل کس صورت میں کرنا چاہئے۔

شیخ محمد حمید صاحب نے فرمایا کہ تحریک کے تین مدارج ہیں۔

(۱) کہ ختم نبوت کے عقیدہ کو مانا جائے۔ (۲) ختم نبوت کو تسلیم کر دینے ہوئے سر ظفر اللہ کو وزارت خارجہ سے نکال دیا جائے۔ (۳) ختم نبوت کو تسلیم کرتے ہوئے اقلیت قرار دیا جائے۔ اس تحریک کے پیچھے کوئی اور ماحد کام کر رہا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو شروع ہی سے پاکستان کے خلاف ہیں۔ ہمیں اس عقیدہ سے اتفاق کرتے ہوئے ان کے مطالبات کو مسترد کر دینا چاہئے۔

میاں عبداللطیف (شیخ پور) نے فرمایا کہ ہم غیر معمولی حالات میں

غیر معمولی فیصلہ کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ ختم نبوت کی تحریک شدید ہو رہی ہے

ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ کیا اس تحریک کا لبادہ اور بھڑک کر ختم نبوت نہیں بلکہ

ختم پاکستان مقصود تھا۔ کیونکہ ان لوگوں کا یہ نعرہ تھا کہ ان مردودوں سے

نہرو کی حکومت اچھی ہے۔" اسلئے ہمیں ان لوگوں کے مقاصد کو بھادپ کرانکے

ارادوں کو پائے تکمیل تک پہنچانے کیلئے سخت کاروائی کرنی چاہئے۔

شیخ ظفر حمید نے فرمایا کہ پاکستان میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے۔

جس کا عقیدہ یہ ہو کہ قادیانی مسلمان ہیں۔ مگر اس عقیدہ کے باوجود لاقانونیت

نہیں ہونی چاہئے۔ اگر ہو تو ہمیں اسے سختی سے دبا دینا چاہئے۔

چودھری فضل الہی صاحب (گجرات) نے فرمایا کہ کوئی بھی

تحریک ہوا ایسی ہی ہو اگر اس نامہ کو حجاز میں لگائے تو اس حکومت کا فرض ہے

کہ اسے سختی سے دبا دیا جائے۔

سردار محمد حسین صاحب نے فرمایا کہ امن عامہ برقرار رکھتے کیلئے سختی سے کاربند رہنا چاہئے۔ البتہ حسان تحریک کا تعلق ہے اگر مطالبات تسلیم کر لئے جائیں تو یہ خود بخود ختم ہو جائیگی۔

آئرلینڈ چٹھ صاحب نے فرمایا کہ مجھے بعض مقرروں کے اس نقطہ نگاہ سے اتفاق نہیں کہ حکومت کی پالیسی کوکڑ ہے۔ گو اس تحریک کے مقاصد سے ہمیں اتفاق ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن بس ناقصی حالات کے پیش نظر یہ ناگزیر تھا کہ اس تحریک کو کثرت کیا جائے۔ نائد کے ان الفاظ کے ہم لائحہ عمل کو ختم کرینگے یہ مطلب ہرگز نہیں کہ تحریک پر تشدد کا احاطہ۔ مارشل لا کے نفاذ کے ضمن میں اگر آئرلینڈ لیڈر کامن ممبر اور دوراندیشی سے کام نہ لیتے تو آج لاہور کی اینٹ سے اینٹ بچ جاتی۔ بعض حضرات کا یہ موقف کہ وزارت مستعفی ہو جائے ملک و ملت کی سالمیت کیلئے کوئی نیک فال نہیں ہے۔ ہم اپنی ذمہ داریوں کے پیش نظر پامردی کے ساتھ پیدا شدہ مشکلات کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ آج عوام کو ہماری رہنمائی کی ضرورت ہے اسلئے میں اپنے آپ کو انکی رہنمائی کیلئے پیش کرنا چاہتے۔

موجا اسلام الدین (ملتان) صاحب نے فرمایا کہ اس مسئلہ کو سلحمانا نہایت اہم اور ضروری ہے مگر آپ اس تحریک کو سختی سے نہیں دیکھ سکتے۔ البتہ غنہ گردی کو ختم کرنا ضروری ہے۔

سید مصطفیٰ شاہ صاحب خالد گیلانی (راولپنڈی) نے فرمایا کہ تحریک بد قسمتی سے جن مرحلوں میں داخل ہوئی اسکا طم انکو بھی نہ تھا جو اس تحریک کے پائے تھے۔ اس پر کوکھد کیا کہ کسی نہ ہوتا۔ اگر مرکزی حکومت اس صحن میں اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرنی نتیجہ یہ ہے کہ آج ہم اپنے عوام کے اعتماد سے محروم ہیں۔ آئرلینڈ لیڈر صاحب نے برکننگ کیش کے

اجلاسی میں فرمایا تھا کہ جو حضرات اس قسم کی تحریک میں حصہ لیتے انکے خلاف انتظامی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ لیکن آج ہمیں سنجیدگی سے یہ سوچنا ہے کہ آیا ہم اس عقیدہ پر قائم رہ کر پارٹی کے سہارے کئے ہیں ؟ میں ایسے محسوس کرتا ہوں کہ میاں صاحب اس قسم کی اعتراضات سے ڈکٹیٹر بن رہے ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ بحیثیت مجموعی جید ہری مرزا خان صاحب ایک ناکام شخصیت ہیں یہ از خود مستعفی ہو کر قوم کو ایذا پہنچائیں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ پاکستان کے دستور میں مرزائیں کو اقلیت قرار دیا جائے۔

آنریبل لیڈر نے فرمایا میں نے اپنے ۶ مارچ کے بیان سے انحراف نہیں

کیا۔ میں ناگزیر سمجھتا ہوں کہ اس تحریک کے مطالبات کا فیصلہ حلد ہونا

چاہئے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ تحریک میں تشدد نہیں ہوا۔ اگر حکومت امن کو قائم

نہ رکھے تو اب بھی خطرہ ہے کہ غیر پسندیدہ عنصر ملک کے خرم امن کو جلا کر

راکھ کر دینگے۔ مطالبات کی صحت پر مجھے اعتبار نہیں۔ لیکن اس وقت

انکو تسلیم کرنا ملک کے امن کیلئے اور خطرہ کو ہٹانے کے شرارہ ہے۔

آج پوزیشن یہ ہے کہ اگر ان مطالبات کو تسلیم کر بھی لیا جائے پھر بھی تحریک

ختم نہ ہوگی۔ کیونکہ تحریک تشدد پسند عنصر کے ہاتھ میں ہے۔ اور انکا مقصد

سوائے اسکے کچھ نہیں کہ ملک ملک کی آزادی کو خطرہ میں ڈال دیا جائے۔

لیکن حکومت تشدد کو برداشت نہیں کر سکتی۔ میں سنجیدگی سے سمجھتا ہوں

کہ آئندہ حکومت کسی ٹھیلے پالیسی کے ماتر نہ چلا سکیگی۔ اب ہمیں غیر تائیدی

تحریک میں حصہ لینا آپکی شان کے شانیں نہیں۔ موجودہ حالات میں اگرچہ ✓

ہماری تنخیم کو یہ دھکا لگا رہا ہے لیکن میں طبعی کا قائل نہیں۔ دوسری سیاسی

پارٹیاں بھی عوام کے اعتماد سے محروم ہیں۔ میں اس خیال سے اتفاق نہیں کرتا کہ

ہمیں اپنی وزارتی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو جانا چاہئے۔ میری رائے
میں ہمیں یہ راستہ صرفاً فرار کا راستہ ہے۔ اور صوبہ کی ترقی اور بہبود
کے لئے خطرہ کا الزام ہے۔ آج کے حالات میں ضرورت ہو اس امر کی ہے
کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو پہلے سے زیادہ شدت کے ساتھ محسوس کریں اور
ان سے عہدہ برآ ہوں۔ اس تحریک کے مطالبات کے ضمن میں
آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ قیام امن تاکہ کسی بہتر فیصلہ کے لئے انتظار
کیا جائے۔

میان صاحب کی تقریر کے اختتام پر اجلاس بشکرہ صدر برخواست

ہوا۔

دستخط مسکند احمد العزیز	دستخط ممتاز درلانا
سیکرٹری	آئریبل لمیٹر

کاروائی اجلاس پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی
منعقدہ مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۵۲ء واقع کیشی رزم
پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی - لاہور -

تلاوت قرآن مجید - ابو سعید صاحب انور -

آنریبل لیڈر نے ہاؤس کو مطلع کیا کہ حزب مخالف نے بحث پر
دو تحریک تخبہ پیش کر دیں۔ حکم ہماری پارٹی نے اس تحریک تخبہ پیش کرنے
کا نوٹس دیا ہے۔ اس تمام کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے :-

حزب مخالف

- ۱ - عام نظم و نسق دو روز
- ۲ - بحالیات ایک روز

مسلم لیگ اسمبلی پارٹی

- ۱ - زراعت
- ۲ - تعلیم
- ۳ - آبپاشی

قرار پایا کہ تعلیم کی سناٹے صنعت پر تحریک تخبہ پیش ہو۔

مشراب سعید انور کے مطالبہ پر آنریبل لیڈر نے طرطرا کہ

میان محمد شفیع مولانا محمد زاہد ابراہیم قاضی مرید احمد صاحبان ممبران مسلم لیگ
اسمبلی پارٹی زیر حراست ہیں۔ ان کو پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت ماخوذ
کیا گیا ہے۔

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں چند اراکین پارٹی نے حزب مخالف کی طرف سے اپنی گورنمنٹ پر اعتراضات کئے تھے۔ جس کے باعث پارٹی میں ایک ہیٹل اور اضطراب پایا جاتا تھا۔ اسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے سید مرید حسین صاحب، فرمایا کہ آج کل یہ کہا جاتا ہے کہ دوسری وزارت بن رہی ہے۔ شیخ ظفر حسین صاحب نے اعتراض کیا کہ اس معاملہ کو طول نہیں دینا چاہئے۔ لیکن سید مرید حسین صاحب (مظفر گڑھ) نے فرمایا کہ حاضری نظام راتفاق قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس معاملہ کو زیر بحث لایا جائے۔

آنریبل لیڈر نے فرمایا : میں جانتا ہوں کہ سب اراکین مسلم لیٹ کے فرما بردار ہیں اور اپنی پارٹی کو مضبوط بنانا چاہتے ہیں اور بھرپور اس پارٹی کے رکن رہنا چاہتے ہیں۔ اس امر کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ ہمارے کچھ اراکین کے دلوں میں امرا ہیں اور مخالفین کی چالوں سے کچھ شکوک پیدا ہوئے ہیں۔ میرا موقف یہ ہے کہ میں لیٹ منٹ بھی اس پارٹی کا لیڈر نہیں رہنا چاہتا۔ اگر پارٹی کی معمولی اکثریت کے سوا بر محض کام کرنا پڑے۔ حال اگر آپکی بہت بڑی اکثریت جاملے کہ میں آپکا لیڈر رہوں تو آپ مجھے اپنے ساتھ لائیں گے۔ اور اگر مجھے قیادت سے علیحدہ ہونا پڑا تو میں بغیر دلوں میں کہ میں اسی پارٹی کا شریک کار رہونگا اور کسی طریق سے مزاحمت نہ کروں گا۔

اگر آپ اس پارٹی کے نظام، منہ کے قائم رکھتے ہوئے لیٹ پر اعتماد رکھتے ہوئے اور مختلف جماعتوں سے وابستگی نہ رکھتے مدد کوں اور لیٹ کا انتخاب کرنا چاہیں تو ہمارے اعتراضات نہیں اور آپکی ایسا کرنے سے پہلے اور آپکی ذاتی تعلقات میں کوئی نزاع نہیں آئیگا۔ بلکہ میں اس جماعت کا رکن رہتے ہوئے آپ کے لئے لیڈر کے ماتحت اس پارٹی کو مضبوط سے مضبوط بنائونگا۔

میں توقع رکھتا ہوں کہ اگر کوئی رکن لیڈر سے غیر مطمئن ہے تو اسے چاہئے کہ بجائے اپنی شکایات کو دوسروں کے سامنے ظاہر کرے اسے خود لیڈر سے بات کرے چاہئے جب مسئلہ پارٹی کا ہے تو پارٹی سے باہر نہیں جانا چاہئے۔ اگر اسمبلی میں تقاریر ایسی ہوں جن سے یہ سمجھیں کہ مقرر نے شدید مخالفت کی ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا پارٹی ڈسپلن کو توڑا گیا ہے یا نہیں۔ جیٹا آر پارٹی میں ہوں شاید آپ لیڈر کو پسند نہ کریں آپکو سیاسی حالات میں ایسے لیڈر کو نہیں ماننا ہے۔ ہنگامہ - اراکین ڈسپلن کو اسمبلی میں نہیں توڑیں تو ناممکن ہے کہ پارٹی اسکا نوٹس نہ لے۔

آج کل ہماری پارٹی اور حزب مخالف کے چند لوگ کہہ رہے ہیں کہ پنجاب مسلم لیگ اور پاکستان کی قیادت میں کبیرا اختلاط ہے۔ "اسکے" شعلے واضح کیا کہ ہماری تنظیم کی آخری کڑی پاکستان مسلم لیگ ہے اسلئے مرکزی تنظیم ہم پر حوثیت رکھتی ہے۔ مرکزی قیادت کے دو پہلو ہیں :-

پاکستان مسلم لیگ - اور حزبہ اس مرکزی سیاسی جماعت کے صدر جناب خواجہ ناظم الدین ہیں اسلئے وہ ہمارے قائد اعلیٰ ہیں۔

۲۔ مرکزی حکومت - اس سے مراد جناب فضیلت مآب گورنر جفری -

ان کی کیسٹھ از وزیراعظم پاکستان - کیونکہ کیسٹھ کو منتخب کردارے والے خود وزیراعظم پاکستان ہیں۔ اسلئے مرکزی حکومت سے مراد فضیلت مآب گورنر جنرل اور آئینہل الحاج خواجہ ناظم الدین ہیں۔

مرکزی قیادت کو کسی سے سارش کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ ہر پارٹی میں انتشار ڈالنا مستحسن ہے۔ اگر مرکزی قیادت حکم دے بلکہ محض اشارے کرے کہ ایسی ناکہ میں میرا پیوہ کی قیادت سے علیحدہ ہونا بہتر ہوگا تو یقین جانتے کہ ایسے مرض اور منشا کے مطابق ہر عاقل پیرا ہونے کو تیار ہوں

لیکن یہاں پارٹی میں انتشار نہ ڈالیں " اس کے بعد مشرابو سعید انور نے کہا کہ آپ بھی ایسے ہی محرم ہیں جیسے ہم۔ آپ جس چیز کو ختم کرنا چاہتے ہیں اسے خود آپ ہی ختم کریں۔ اور جو کچھ کہنا چاہتے ہیں اسے واضح طور پر کہیں۔

نصیر احمد صاحب ملہی نے کہا " آپ بہت سی باتیں کہہ گئے ہیں جن باتوں کی طرف آپ اشارہ کر رہے ہیں اسے مکمل طور پر بیان کہیں "۔
عبد القیوم صاحب۔ " آپ ان لوگوں کا نام لیں جو کسی سازش میں شامل ہیں "۔

نصیر احمد صاحب ملہی۔ پارٹی کے سران پر آپ کے خوف کا وشتہ ظاہری ہے۔ بات آزاد فضا میں مونی چاہئے۔

آنریبل میاں صاحب نے فرمایا کہ آپس میں تلخی پیدا کرنا مناسب نہیں۔ ہر کسی رکن پر اس وجہ سے ناراض ہو کر نہیں ہونگا۔ اگر وہ مافہ طور پر یہ کہے کہ اسے مجھ پر اعتماد نہیں ہے۔ لیکن پارٹی کا رکن ہونے کو پہلے کا توڑنا یقیناً ناخوشگوار صورت ہے۔ میں نے اپنا موقف بیان کر دیا ہے۔ آپ اس پر غور کریں۔ آپس میں مشورہ برطائن جس نتیجہ پر پہنچیں اسکے مطابق عمل کیا جائیگا۔

اسکے بعد اکثر اراکین نے فرمایا کہ اس موضوع پر مزید گفتگو کی ضرورت ہے۔ اراکین کے غور و خوض کیلئے موقع دیا جائے اور معاملہ آئندہ اجلاس میں پڑائے بحث و تحقیق پیش ہو۔

حکمہ برخاست ہوا۔

دستخط (طاہر عبدالعزیز) دستخط (یہاں ممتاز محمد خان دولتانہ)
سیکرٹری آنریبل ایڈیٹر

کاروائی اجلاس پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی
معتقدہ مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۵۳ء بوقت ۹ بجے صبح
واقع کبھی روم - پنجاب اسمبلی چیمبرز - لاہور
.....

کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔

میان ممتاز محمد خاں دبستان۔

محترم رفقاء کار: برادران کرام۔ آج کو یاد ہو گا کہ گذشتہ پارٹی میٹنگ
میں میں نے عرض کیا تھا کہ میں خود مسلم لیگ کا اینڈ کارکن ہوں اور مسلم لیگ
کے ساتھ میری مکمل وابستگی ہے۔ اور مربیات میں میں مسلم لیگ کے نظم و نسق
اور ڈسپلن کے ماتحت ہوں۔ میں نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ میری رائے میں
جن حالات سے عمارا ملک آج گزر رہا ہے انہیں یہ لازم اور ضروری ہے اور
اس سے جو گھوڑ کرے گا وہ ملک سے غداری کرے گا۔ اس وقت پھر پنجاب کی
مسلم لیگ اور پی۔ اے۔ اے۔ پارٹی اور مرکزی قیادت کے درمیان یہ سرور مکمل اتحاد
ہونا چاہئے بلکہ انہیں اس دوسرے پر مکمل اعتماد ہونا چاہئے اور آپس میں کسی
قسم کی غلط فہمی کی گنجائش نہیں ہونی چاہئے۔ میں نے یہ بھی عرض کیا تھا
کہ ایسا برادر مسلم لیگ کی صورت میں اگر مجھے مرکز کی طرف سے کوئی ہدایت
ملیکی ہوگی اسے مانا جائے گا۔ اگر کسی کو یہ شبہ ہو کہ اسے آزموہ کارکن
کا ہونا چاہئے بلکہ مسلم لیگ کے مرکز کی کامیابی کا بھی شبہ ہونا چاہئے۔ اس بات کو
میں نے اپنی پارٹی میٹنگ کے بعد جمعہ کے روز جبکہ ہمارے بجٹ پر غور و بحث
کا اختتام تھا۔ اسمبلی میں اپنی تقریر میں اس کا اعادہ کیا تھا تا کہ اس کے متعلق
کسی کے دماغ و دماغ میں کوئی شبہ نہ رہے۔ ایسا بات شاید جواب کو
معلوم نہ ہو یہ ہے کہ اس کے فوری بعد میں نے ان خیالات کا اظہار ہونٹیاٹ

مسلم لیگ (پاکستان) کی خدمات میں کر دیا تھا اگرچہ میرے لئے ایسا کرنا ضروری تو نہ تھا۔ تاہم میں نے یہ سمجھا کہ یہ مناسب ہوگا کہ میں جو کچھ بھی کر رہا ہوں وہ ان تک پہنچا دیں کہ یہ صورت حالات تھیں۔ اب بھی جہاں تک ہر تعلق ہے یہی صورت ہے۔ آپکو علم ہے کہ ہمارے صدر پاکستان مسلم لیگ اور وزیر اعظم صاحبہ یاسین آج ہوش میں ہیں مری ان سے گفتگو ہوئی ہے اور انہوں نے مجھے فرمایا ہے بلکہ انہوں نے مجھے ہدایت دی ہے انہوں نے مجھے mandate دیا ہے کہ مسلم لیگ کی خاطر یہ بہتر ہوگا کہ میں اسمبلی پارٹی کی لیڈر شپ سے مستعفی ہو جاؤں۔ اس پر ہمیں بحث کی ضرورت نہیں۔ جب قائد کا لیڈر کا جسکو ہم نے خود چنا ہے اور جس کے ساتھ ہم ہمیشہ وابستہ رہے ہیں اور جس جماعت کے وہ لیڈر ہیں اس کے ساتھ آپ سب کی اور میری ہمیشہ وابستگی رہی ہے۔ تب جب انکا حکم ہے تو اس پر بحث و تمحیص کرنا میں سمجھتا ہوں کہ میرے لئے غداری ہوگی۔ اس لئے میرا یہ فرض ہے کہ آپ کی پارٹی کی لیڈر شپ اور قیادت سے اپنا استعفیٰ دے دوں بلکہ حکم ہے کہ استعفیٰ دے دو اور پیش کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اس کے بعد میں ایسا دو لفظ اور کہنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہیں کہ آپ دوستوں نے پچھلے دو سال میں میرے ساتھ جس ذاتی محبت جس ذاتی دوستی اور جس ذاتی مدد دی اور جس ذاتی مدد دی کا سلوک کیا میں اسے کبھی نہیں بھڑ سکوں گا۔ میں آپکو یقین دلانا ہوں کہ آپکی بہت بڑی اکثریت نے میرے ساتھ جو کرم فرمائی گئی ہے۔ میں اسکا احسان کبھی نہیں اٹا سکتا۔ سیاست آتی جاتی چیز ہے مگر آپکی ان احسانات کا ہوجہ میں ساری عمر اپنے کندھوں پر اٹھاؤں رکھوں گا۔

دوسری بات میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ

دوستوں نے پچھلے دو سال میں ہر لیٹر شپ آتی جاتی رہتی ہے۔ مگر میں آپکو یقین دلانا ہوں کہ مسلم لیگ کا کارکن ہونا کوئی آتی جانی چیز نہیں۔ یہ ہمیشہ کی چیز ہے۔ اور اس پر مجھے فخر ہے اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ جس سیاسی پارٹی کے ساتھ میں نے اپنی سیاسی زندگی کی ابتدا کی اس پر میری زندگی کا اختتام ہو۔ تالیان۔ آپ میرے ساتھ دوستی اور شہدائی کا اظہار بہتر طور پر اسی طرح کر سکتے ہیں کہ آپ بھی میری طرح پارٹی ٹھیلنے کے پابند رہتے ہوئے پارٹی کو مضبوط بناتے ہیں سرگرم عمل ہوں کیونکہ میں مسلم لیگ کی مضبوطی میں گو پاکستان کی مضبوطی سمجھتا ہوں۔

ایک اور چھوٹا سا کام میرے سپرد ہے اور وہ یہ ہے کہ میں آپکی خدمت میں عرض کروں کہ صدر پاکستان مسلم لیگ کی رائے میں آپکی آئندہ قیادت کیلئے سب سے بڑی شخصیت ملے، میرز خان نون ہیں۔ میں یہ نام آپکی خدمت میں رسمی طور پر پیش کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ پارٹی کی سالمیت کو برقرار رکھیں گے۔

میں ایسا مارا کہ آج کا دن دہلی سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ سے الوداع ہوتا ہوں۔ آپ سید خلیل الرحمن صاحب جنہیں خواجہ صاحب نے میری گزارش پر میرے ساتھ کر دیا تھا۔ اس اجلاس کی صدارت کوٹنگے۔
آئرہیل سید خلیل الرحمن صاحب۔

مطارے خواجہ صاحب نے آپکی پارٹی کی قیادت کے لئے آپکی خدمت میں ملے، میرز خان نون کا نام پیش کیا ہے۔ اگر کوئی صاحب اسکی تائید کرنا چاہیں تو کر دیں۔ (اداسہ زیادہ آوازوں نے اسکی تائید کی)۔ (تالیان)

برادران عزیز - یہ میرا ایک ناخوشگوار فرض تھا کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور اپنے خیانت میں عزیز رفیق کار اور محترم قائد کو آپ سے اور اپنے آپ سے علیحدہ ہو کر دیکھوں (میان ممتاز دولتانہ - علیحدہ کہیں جناب) - قیادت میں علیحدہ ہو کر دیکھوں - ہم مسلمانوں کی تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے - آپ کو یاد ہو گا کہ عالم اسلام کا سب سے بڑا جنرل جنہیں اللہ کی تلوار کا خطاب حاصل تھا جب انہیں یہ حکم ملا کہ وہ قیادت سے دستبردار ہو کر آیا، سپاہی کی حیثیت سے کام کریں تو انہوں نے اپنی شاہد اور قائد کے احکام کی تعمیل کی اگرچہ اس وقت انکی قوم کے جذبات شدید تھے اور وہ انکو جانیں دینے کیلئے تیار تھے مگر اپنے جذبات اور احساسات کے باوجود انہوں نے اپنے قائد کا فیصلہ سرانگہوں پر رکھا - مجھے اس بات کا فخر ہے کہ میرے قائد اور عزیز اور محترم رفیق کار نے اپنے صوبہ میں آج ان روایات کو برقرار رکھا ہے جن میں آپ حضرات کا یہ حد مشکور ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری سالمیت اور آزادی کو برقرار رکھے اور ہمارے عزائم کو زندہ رکھے اور پورا کرے -

حضرات - آپ نے فیصلہ کیا ہے کہ اب اس پارٹی کیلئے لیڈر

مذہب فیروز خان نون ہیں - تالیان -

سید مصطفیٰ شاہ صاحب خالد کیلانی - جناب صدر - میری

یہ گزارش ہے کہ ہمارے اس ہاؤس کی طرف سے ہماری اپنا درخواست ہمارے قائد محترم کی خدمت میں پہنچا دی جائے - جہاں تا، اس پارٹی کے ڈسپلن کا تعلق ہے ہم جس طرح پہلے اسکے پابند رہے ہیں اسی طرح آج بھی اسکے پابند رہیں گے - لیکن ہماری یہ عرضداشت انکی خدمت میں پہنچا دی جائے - کہ ہم نے متفقہ طور پر انکے حکم کے مطابق مذہب فیروز خان نون کو پارٹی کا لیڈر بنا لیا ہے - ہم میان ممتاز دولتانہ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے جو کیا تھا اس پر

عمل کر کے دکھا دیا ہے۔ اور ٹسپن کی پابندی کر کے ایسا مثال قائم کر دی ہے۔
مگر ہم یہ ضرور چاہتے ہیں کہ جب نئی وزارت کی تشکیل کی جائے وہ مسلم لیگ پارٹی کے
اندر سے کی جائے۔ اس میں باہر سے کوئی ایسا آدمی نہ شامل کیا جائے۔ جو اس
پارٹی کا رکن نہ ہو۔ اگر ایسا کیا گیا تو اس ہاؤس کے لئے ناقابل قبول ہو گا۔

ملک عبدالعزیز صاحب۔ جاب صدر اور میرے بھائیو۔ میرے

دوست سید غلام مصطفیٰ گیلانی نے جو فرمایا ہے میں اسکی تائید کرتا ہوں۔ جو پیغام
پاکستان مسلم لیگ کے صدر کی خدمت میں پہنچا ہے میں اس میں اضافہ کے طور پر
اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ باوجود اسکے کہ ہمارے قائد کے ساند پارٹی
کا اعتماد اور اعتقاد تمام انکی خوشنودی کے پیش نظر اپنے جذبات کو رواں کر ہم نے
اپنے قائد کی طرح مرکز کے اشارہ کو تسلیم کر لیا ہے۔ مگر دنیا کے کسی آئین میں اس قسم
کا واقعہ کبھی پس نہیں آیا بالخصوص ایسے ملکوں میں جو جمہوری لائٹن ہر چل رہے
ہیں یہ ایک غیر معمولی قدم ہے مرکز کی طرف سے جس کی ہم نے غیر معمولی طور پر
تعمیل کر دی ہے مگر میں انکی خدمت میں یہ بھی عرض کر دوں کہ اگر مرکز کی طرف سے
ایسے غیر معمولی اقدام ہوتے رہے تو ضروری نہیں کہ عروقت ان کی تعمیل ہو۔

جہاں تاہم ہمارے لیڈر کے استعفیٰ دینے کا تعلق تعالیٰ درست ہے

کہ ہم ان کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن جہاں تاہم نئے لیڈر کے چناؤ کا تعلق ہے
اس میں تمام ہاؤس کے چناؤ کا حق ہونا چاہئے تھا۔ گو اس قبضے حق کو نصب
کر لیا گیا ہے۔ مگر پھر بھی مرکزی ہدایت کی تعمیل ہم پر فرض ہے۔ (شور)
اور قطع گلابیان (لیکن میں یہ نہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس رسم کو بار بار نہ دہرایا جائے۔
آئریبل سید خلیل الرحمان۔ حضرات میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور
اسکے بعد اسکو adjourn کرتا ہوں۔

دستخط ملک عبدالعزیز
سیکرٹری

آئریبل لیڈر